عمران سیریز
بلیک فائٹرز
کلیم

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "ماریا سیکشن" سے شروع ہونے والی کہانی اس ناول "بلیک فائٹرز" میں آکر مکمل ہوئی ہے۔ لیکن اس ناول کا ماریا سیکشن سے صرف اتنا تعلق ہے کہ قبرصی ایجنٹ ماریا نے جو فارمولا پاکیشیا سے چرایا تھا وہ اسرائیل پہنچا دیا گیا اور جس کے حصول کے لئے عمران ایک بار پھر اپنے ساتھیوں سمیت اسرائیل میں داخل ہو گیا۔ لیکن چونکہ اسرائیل کے صدر کو پہلے سے معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کی واپسی کے لئے لازماً اسرائیل آئے گی اس لئے انہوں نے اس بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلے کے لئے ایک نئی ایجنسی "بلیک فائٹرز" کو تیار کر رکھا تھا۔ انہیں اس سلسلہ میں نہ صرف مکمل ٹریننگ دی گئی تھی۔ بلکہ ان کا جال پورے اسرائیل میں پھیلا دیا گیا تھا اور پھر حسب سابقہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے اسرائیل میں داخل ہونے کا ہر راستہ نہ صرف بند کر دیا گیا بلکہ ایسے سپیشل انتظامات بھی کر لئے گئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کسی صورت بھی زندہ اسرائیل میں داخل نہ ہو سکیں۔ لیکن جس طرح طوفانوں کو مصنوعی حد بندیوں سے روکا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنا بھی کسی کے بس کی بات نہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بار اسرائیل

میں داخلے اور پھر داخلے سے لے کر مشن کے آخری لمحے تک جو دیوانہ وار جدوجہد کرنا پڑی۔ شاید پہلے ایسا نہ ہوا ہو۔ اس ناول میں بلیک فائٹرز نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہر قدم پر نہ صرف کھل کر مقابلہ کیا بلکہ انہوں نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اسرائیل کو جہنم بنا کر رکھ دیا تھا اور جب جی۔ پی۔ فائیو کا کرنل ڈیوڈ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا کریڈٹ لینا چاہتا ہو۔ تو یہ خوفناک جدوجہد لمحہ بہ لمحہ اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اسرائیل پر لکھا گیا یہ ناول ہر لحاظ سے نہ صرف آپ کو پسند آئے گا بلکہ آپ کے معیار پر بھی پورا اترے گا البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

سنانواں ضلع مظفر گڑھ سے محمد اشفاق لکھتے ہیں۔ " مجھے آپ کے ناول بے حد اچھے لگتے ہیں۔ اب تک میں آپ کی تقریباً تین سو سے زائد کتب پڑھ چکا ہوں۔ مجھے آپ کے وہ ناول زیادہ اچھے لگتے ہیں جو آپ کسی کردار پر خصوصی طور پر لکھتے ہیں۔ جیسے تنویر پر " ڈیشنگ ایجنٹ " اور صفدر پر " سپر ایجنٹ صفدر " وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ خیر و شر کی آویزش پر مبنی لکھے ہوئے ناول بھی بے حد پسند ہیں۔ کرداروں میں سے مجھے جوزف اور صفدر کا کردار سب سے زیادہ پسند ہے۔ خاص طور پر صفدر کا کردار تو انتہائی پسند ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سب کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر کبھی عمران اور تنویر میں جھگڑا ہو تو موضوع بدلنے میں اس کا جواب نہیں ہے۔ اس طرح اگر تنویر اور جوزف کے درمیان جھگڑا ہو تو صلح صفدر ہی کراتا ہے۔ پھر وہ سپر ایجنٹ بھی ہے اور عمران بھی اس کی صلاحیتوں کا قائل ہے۔ البتہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ جوزف کو بھی ناول میں ضرور عمران کے ساتھ رکھا کریں تاکہ اس کی مخصوص صلاحیتوں سے عمران اور اس کے ساتھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں "۔

" محترم محمد اشفاق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ صفدر کے کردار کے بارے میں آپ نے خاصی تفصیل سے لکھا ہے اور اس کے کردار کا آپ نے جس انداز میں تجزیہ کیا ہے اس سے ہی آپ کی پسندیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ ویسے بھی صفدر ایک ایسا کردار ہے جو ہر طرح کی سچوئیشن کو ڈیل کر لیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ عمران جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ناراضی کا اظہار کر دیتا ہے صفدر کے ساتھ اس نے کبھی کھل کر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ بعض اوقات تو وہ اپنی عادت کے خلاف صفدر کی بات ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جہاں تک جوزف کو ہر مشن میں شامل کرنے کی فرمائش ہے تو اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ کیونکہ مخصوص کردار خصوصی حالات میں ہی کام آتے ہیں۔ ویسے جہاں جوزف کی صلاحیتوں سے کام لینا ہو عمران لازماً اسے ساتھ لے جاتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کلور کوٹ ضلع بھکر سے یاسر علی لکھتے ہیں۔ " مجھے آپ کے ناول

بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر جوزف، جوانا اور ٹائیگر جن ناولوں میں شامل ہوتے ہیں وہ ناول زیادہ پسند آتے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ ان کرداروں پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں"۔

محترم یاسر علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر تینوں خصوصی کردار ہیں اور جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے وہاں یہ سامنے آجاتے ہیں۔ لیکن جہاں ان کی ضرورت نہ ہو وہاں ان کی شمولیت غیر ضروری ہوتی ہے۔ اب یہ تو حالات و واقعات پر مبنی ہے کہ ایسے مشنز زیادہ سامنے آئیں جن میں ان کرداروں کو سامنے لایا جاسکے۔ تو اس کے لئے آپ بھی دعا کریں کہ آپ کی فرمائش پوری کی جاسکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم۔ ایم اے

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں موجود تھے کہ سامنے میز پر موجود مختلف رنگوں کے فونز میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر صاحب نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری عرض کر رہا ہوں سر۔ قبرص کے وزیراعظم صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ بات کراؤ"....... صدر صاحب نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ وزیراعظم قبرص بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ فرمائیے۔ آپ نے پروٹوکول سے ہٹ کر براہ راست عام

فون پر کال کی ہے"...... صدر نے نرم لہجے میں کہا۔

" ایک خاص اطلاع آپ تک پہنچانی تھی اس لئے مجھے ایسا کرنا پڑا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ کیسی اطلاع ہے"...... صدر نے چونک کر کہا۔

" اسرائیل کے مشن کے سلسلے میں سوزانو کا ماریا سیکشن پاکیشیا میں کام کر رہا تھا۔ ماریا سیکشن کا وہاں نہ صرف مکمل خاتمہ کر دیا گیا ہے بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے قبرص میں کارروائی کرتے ہوئے قبرصی ایجنسی سوزانو کے چیف، اس کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے تمام سیکشنز اور ان کے سب ہیڈ کوارٹرز ختم کر دیئے ہیں"...... دوسری طرف سے قبرصی وزیراعظم نے کہا تو اسرائیل کے صدر کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے انہیں پہلے سے یقین ہو کہ ایسا ہی ہو گا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ سوزانو اور اس کا ماریا سیکشن ناقابل تسخیر ہے۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا"...... صدر کا لہجہ بتا رہا تھا کہ جیسے وہ رسمی طور پر یہ بات کر رہے ہوں۔

" ہاں۔ ہمیں واقعی ایسا زعم تھا اور خاص طور پر ماریا سیکشن تو آج تک ناقابل تسخیر ہی رہا تھا۔ اس سے پہلے اسرائیل کے لئے جو فارمولا ماریا سیکشن نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا اس سے بھی یہ ثابت ہوتا تھا کہ ماریا سیکشن کا مقابل وہاں پر کوئی نہیں ہے لیکن اب نجانے کیا ہو گیا کہ سب کچھ تباہ ہو گیا"...... قبرصی وزیراعظم نے کہا۔

" مجھے آپ کی تنظیم اور اس کے سیکشنز کی تباہی پر دلی افسوس ہے لیکن آپ بے فکر رہیں۔ اسرائیل نہ صرف آپ کا تمام نقصان پورا کرے گا بلکہ قبرص کو ایسی مراعات بھی فراہم کرے گا جن کا تصور بھی قبرص کے عوام نے نہ کیا ہو گا"...... اسرائیلی صدر نے کہا۔

" تھینک یو سر"...... اس بار قبرصی وزیراعظم کے لہجے میں اطمینان کا عنصر شامل تھا۔

"آپ کو یہ اطلاع کس نے دی کہ یہ ساری کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کی ہے"...... اسرائیلی صدر نے کہا۔

" ہمارا ایک اور گروپ اس ساری کارروائی کی مانیٹرنگ پر مامور تھا۔ یہ اطلاع اسی نے دی ہے"...... قبرصی وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا نقصان بھی پورا ہو گا اور مزید مراعات بھی آپ کو ملیں گی اور اسرائیل قبرص کی مکمل سرپرستی کرے گا"...... اسرائیلی صدر نے کہا۔

" تھینک یو سر۔ آپ واقعی قبرص پر بے حد مہربان ہیں"۔ قبرصی وزیراعظم نے کہا تو اسرائیلی صدر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھے سوچتے رہے اور پھر انہوں نے کالے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے انہوں نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" کرنل گاسٹا بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ سپیکنگ"...... صدر نے کہا۔

"اوہ سر آپ۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے اس لئے براہ راست کال کی ہے کہ میں اس سلسلے میں سٹاف کو آگاہ نہیں کرنا چاہتا۔ ابھی ابھی قبرص سے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے نہ صرف پاکیشیا میں کام کرنے والے ماریا سیکشن کا خاتمہ کر دیا ہے بلکہ انہوں نے قبرص پہنچ کر بھی کارروائی کی ہے جس کے نتیجے میں قبرص کی ایک پوری سرکاری ایجنسی سوزانو کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"...... صدر نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن سر اس مشن کا کیا ہوا جس پر ماریا سیکشن پاکیشیا میں کام کر رہا تھا"...... کرنل گاسٹا نے چونک کر پوچھا۔

"اب یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ ظاہر ہے وہ مشن مکمل نہیں ہو سکا"...... صدر نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"اوہ سر۔ اب آپ کا کیا حکم ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو بلیک فائٹرز پاکیشیا میں اس مشن پر کام کرے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"نہیں۔ اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ میں نے کوشش کی تھی کہ ایک غیر معروف ایجنسی کو درمیان میں ڈال کر پاکیشیا کو فوری تباہ کر دیا جائے کیونکہ تھیونا میں جس پاکیشیائی فارمولے پر کام ہو رہا ہے اس میں ابھی کئی سال لگ جائیں گے لیکن ہماری یہ خواہش

پوری نہیں ہو سکی اور گزشتہ تجربات کی بناء پر مجھے یقین ہے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پاکیشیائی فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے اسرائیل پہنچے گی اور میں نے اس کے لئے بلیک فائٹرز تیار کی تھی۔ آپ کو بہرحال اتنا وقت مل گیا ہے کہ آپ بلیک فائٹرز کو مکمل طور پر قائم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور اب بلیک فائٹرز کے امتحان کا وقت آ گیا ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے ہر طرح تیار ہیں"...... کرنل گاسٹا نے جواب دیا۔

"آپ سرحدوں پر چیکنگ سخت کر دیں۔ کسی بھی مشکوک گروپ کو چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کا فوری خاتمہ کر دیں۔ آپ اگر اس سروس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو آپ کرنل ڈیوڈ سے رابطہ کر سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمام معلومات جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر سے پہلے ہی حاصل کر لی ہیں اور کرنل ڈیوڈ کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا کیونکہ کرنل ڈیوڈ کے نمبر ٹو کیپٹن مارتھر کو میں نے اس شرط پر بلیک فائٹرز میں شامل کیا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمام فائلوں کی کاپی اپنے ساتھ لائے اور اس نے یہ کام آسانی سے کر دیا ہے۔ ان تمام فائلوں کے تفصیلی مطالعے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کرنل ڈیوڈ بے حد ذہین آدمی ہیں لیکن ان کی مشتعل مزاجی ان کی کامیابی میں

سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور اس لئے میں کرنل ڈیوڈ سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتا کیونکہ وہ میرے کام میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"جی پی فائیو کو یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اسرائیل میں آمد کا علم ہو جائے گا اور انہیں یہ بھی علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کے لئے خصوصی طور پر بلیک فائٹرز قائم کی گئی ہے اس سے پہلے بھی کئی ایجنسیاں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا کر ختم ہو چکی ہیں۔ البتہ جی پی فائیو کو قائم رکھا گیا ہے کیونکہ کرنل ڈیوڈ بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل کئی بار کام کر چکے ہیں اس لئے اسے خاصے تجربات حاصل ہو چکے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے بھی کام کرنے دیا جائے اور آپ بھی کام کرتے رہیں لیکن دونوں ایجنسیوں میں کوئی رابطہ نہیں ہوگا"...... صدر نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم سر۔ ہم ہر طرح سے حاضر ہیں۔ بس ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ہمارے کام میں مداخلت نہ ہو"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا۔ آپ اب ریڈ الرٹ ہو جائیں اور یہ سن لیں کہ ناکامی کا لفظ بلیک فائٹرز اور آپ کے لئے بلیک ڈیتھ بھی ثابت ہو سکتا ہے"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا اور پھر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی آفس سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کو حکم دیں کہ وہ میرے آفس میں فوراً پہنچیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ ملاقات کے لئے حاضر ہیں"۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"بھیج دیں انہیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھے اور میز کی سائیڈ سے نکل کر سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ گئے کیونکہ وہ آنے والوں سے اس آفس میں ملاقات کرنے کی بجائے علیحدہ کمرے میں ملتے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ آفس سے ملحقہ کمرے میں داخل ہوئے تو صوفے پر بیٹھا ہوا کرنل ڈیوڈ ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھیں"...... صدر نے سر ہلا کر اس کے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی کرنل ڈیوڈ بھی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسرائیل کی نئی ایجنسی بلیک فائٹرز قائم ہو چکی ہے جس کا سربراہ کرنل گاسٹا ہے"...... صدر نے

کہا۔

"یس سر"....... کرنل ڈیوڈ نے مختصر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اس ایجنسی کے قیام کا بنیادی مقصد کیا ہے"....... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر اسرائیل آئے تو اس کا مقابلہ کیا جاسکے"....... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"آپ کی اطلاعات درست ہیں اور اب یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی لمحے اسرائیل میں داخل ہو سکتی ہے۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ پاکیشیا نے اپنے ایٹمی مراکز کے گرد کاسکس ریز کا ایسا حصار قائم کیا ہوا ہے جسے کوئی میزائل کسی صورت کراس نہیں کر سکتا۔ ہم نے قبرص کی ایک سرکاری ایجنسی سوزانو کے ذریعے پاکیشیا میں کاسکس ریز کا فارمولا حاصل کیا تاکہ ہم اس کا توڑ تیار کر کے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر سکیں اور اپنے ایٹمی مراکز کے گرد بھی ایسا ہی حصار قائم کر سکیں لیکن اس فارمولے کے مطابق اس کی تیاری اور پھر اس کے توڑ کی تیاری میں کئی سال لگ سکتے ہیں اس لئے ہم نے ایک اور پلاننگ کی کہ اس حصار کے مرکز کو تباہ کر دیا جائے تاکہ اس حصار میں چند روز کے لئے وقفہ آ جائے اور اس وقفے کے دوران ہم کافرستان کے ذریعے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کرا سکیں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دو ٹیمیں کام کریں گی۔ ایک سوزانو کے خلاف اور

دوسری یہاں اسرائیل میں کام کرے گی اس لئے فوری طور پر بلیک فائٹرز قائم کی گئی۔ لیکن یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کوئی ٹیم نہ آئی اور انہوں نے قبرصی تنظیم سوزانو اور اس کے ماریا سیکشن جو پاکیشیا میں کام کر رہا تھا کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اب وہ لازماً یہاں اسرائیل میں اس فارمولے کے حصول کے لئے آئیں گے اور اس بار سوائے میری ذات کے اور کسی کو معلوم نہیں کہ یہ فارمولا کہاں ہے اس لئے وہ فارمولے تک تو کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے اور اس بار میں نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی صورت بھی زندہ واپس نہیں جانے دیا جائے گا چاہے اس کے لئے مجھے کتنی بڑی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے اور یہ ٹاسک بلیک فائٹرز کو دیا گیا ہے۔ لیکن میں آپ کے تجربات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں اس لئے آپ نے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف بھرپور انداز میں کام کرنا ہے۔ آپ کا ٹارگٹ بھی ان کا خاتمہ ہو گا لیکن یہ بات اچھی طرح سن لیں کہ اس بار اگر آپ کی ایجنسی ناکام رہی تو پھر یہ قربانی آپ کو اور آپ کی پوری ایجنسی کو دینا ہو گی اور اگر آپ کامیاب رہے تو بلیک فائٹرز کو بھی جی پی فائیو میں شامل کر دیا جائے گا۔ لیکن یہ بات بھی اچھی طرح سن لیں کہ دونوں ایجنسیوں کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہو گا۔ اگر آپ نے بلیک فائٹرز کے کام میں کسی بھی انداز میں مداخلت کی تو پھر آپ کا انجام وہی ہو گا جو ناکامی کی صورت میں ہو گا"....... صدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

کہا۔

" سوری سر۔ پھر آپ میرا استعفیٰ قبول کر لیں کیونکہ ان حالات میں کام نہیں ہو سکتا"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صدر صاحب بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انہیں شاید کرنل ڈیوڈ سے اس طرح دوٹوک جواب کی توقع نہ تھی۔

" کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... صدر صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ اسرائیل کے لئے ہماری جان بھی حاضر ہے لیکن ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کام ہم کریں اور اس کا فائدہ دوسری ایجنسی اٹھائے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ اپنی بات کی وضاحت کریں"...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ اس سے پہلے بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ کئی مرتبہ جی پی فائیو نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس عمران پر قابو پایا لیکن دوسری ایجنسیاں انہیں اغوا کر کے لے گئیں اور اس بار بھی ایسا ہی ہو گا۔ ہم ان پر قابو پائیں گے لیکن بلیک فائیٹرز انہیں لے اڑے گی اور اسے اپنا کارنامہ بنا کر آپ کے سامنے پیش کر دے گی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" کیسے لے جائیں گے۔ کیا آپ کی ایجنسی کا کوئی سیکورٹی نظام

نہیں ہے اور پھر آپ نے دشمن ایجنٹوں کو فوری طور پر ہلاک کرنا ہے"...... صدر نے کہا۔

" جناب۔ آپ کے سامنے تو ان کی لاشیں ہی پیش کی جائیں گی اور لاشیں ہی وہ لے جائیں گے۔ جہاں تک سیکورٹی کا تعلق ہے تو یہاں ہر ایجنسی نے دوسری ایجنسی سے فائدہ اٹھانے کے لئے مخبر رکھے ہوئے ہیں اور پھر وہ مخبر سرکاری ایجنٹ ہوتے ہیں لہذا ان کے خلاف کیا کارروائی کی جائے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" تو آپ کیا چاہتے ہیں کہ آپ کو اس مشن سے علیحدہ رکھا جائے دوسرے لفظوں میں آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام نہیں کرنا چاہتے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہماری تو سب سے بڑی خواہش ہی پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہے۔ ہم کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی یہ انکار اسرائیل کے مفادات سے غداری کے مترادف ہے۔ لیکن ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی محنت کا ثمر بھی خود ہی وصول کریں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" ہونہہ۔ بات تو آپ کی ٹھیک ہے۔ پھر آپ کے خیال میں کیا ہونا چاہئے"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ صرف اتنا کہ آپ دونوں ایجنسیوں سے براہ راست رابطہ رکھیں اور ساتھ ساتھ رپورٹس بھی لیتے رہیں تاکہ آپ کو دونوں ایجنسیوں کی کارکردگی کا ساتھ ساتھ علم ہوتا رہے"۔ کرنل

ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ہی ہو گا لیکن مداخلت بہرحال نہ آپ نے کرنی ہے اور نہ کرنل گاسٹا کریں گے"...... صدر نے کہا۔

"اوکے سر"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب آپ جا سکتے ہیں اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ ملتی رہنی چاہئے"...... صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سیلوٹ کیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... میں لائبریری میں تھوڑا سا کام کر لوں۔ تم اس دوران جولیا کو فون کر کے فارن ٹیم کو تیار ہو کر اس کے فلیٹ پر پہنچنے کا کہہ دو۔ صالحہ بھی ٹیم کے ساتھ جائے گی اور میرے بارے میں بتا دینا کہ میں جولیا کے فلیٹ پر پہنچ کر انہیں بریف کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب اسرائیلی مشن سے ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے لائبریری کی طرف بڑھ گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ لائبریری سے واپس آیا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایک کپ چائے تو پلا دو۔ شاید یہ میری آخری چائے ہو"۔

عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نے چائے چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ پھر زندگی میں کیا چاشنی رہ جائے گی۔ میرا مطلب تھا کہ شاید اس مشن سے ہماری واپسی نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات جولیا کے سامنے نہ کہیں ورنہ آپ کی اسرائیل روانگی ہی ہمیشہ کے لئے ملتوی ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ لائن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

"ہیری سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہیری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ حکم فرمائیں۔ کیا خدمت کر

سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"فلسطینی گروپ ریڈ ٹائیگرز کے چیف ابو جندال سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اس دوران بلیک زیرو کچن سے واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لے کر وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ہی ہیری کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ کو نمبر بتا رہا ہوں۔ اس نمبر پر فون کریں۔ کوڈ بلیو سکائی ہو گا۔ آپ کی بات ابو جندال سے کرا دی جائے گی"۔ ہیری نے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلیو سکائی۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ابو جندال سے بات کرائیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ابو جندال بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی ۔

" پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ اوہ پرنس عمران آپ ۔ حکم فرمائیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ارے میں کون ہوتا ہوں ریڈ ٹائیگرز جیسے طاقتور گروپ کے چیف کو حکم دینے والا ۔ میں تو ایک عاجز سا بندہ ہوں "...... عمران نے کہا۔

" پرنس ۔ ہم سب فلسطینیوں کے دلوں میں آپ کی جو عزت ہے اس کے اظہار کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں ۔ آپ واقعی حکم دے سکتے ہیں اور آپ کے حکم کی تعمیل ہم پر واجب ہے "۔ دوسری طرف سے ابو جندال نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ آپ کی مہربانی ہے ۔ بہرحال آپ کا وقت بے حد قیمتی ہے جبکہ میرے پاس سوائے وقت کے اور کچھ ہے ہی نہیں اس لئے مطلب کی بات کرتے ہیں ۔ پاکیشیا سے قبرص کی سرکاری ایجنسی سوزانو کے ذریعے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کے گرد قائم ریز کے حصار کا فارمولا چرایا گیا ہے جس کے بارے میں صرف اتنی اطلاع ہے کہ یہ فارمولا اسرائیل کے علاقے تھیونا میں واقع کسی لیبارٹری میں بھیجا گیا ہے اور ہم اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے اسرائیل

آنا چاہتے ہیں ۔ لیکن چونکہ ہمیں اسرائیل کی سیر کئے ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے اس لئے ہمیں اسرائیل کے موجودہ حالات کا علم نہیں ہے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ تمام فلسطینی گروپس میں سے آپ کا گروپ اسرائیل میں بھی کام کرتا ہے اور آپ سب حالات سے باخبر رہتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ اسی لئے اسرائیل میں نئی ایجنسی بلیک فائٹرز قائم کی گئی ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دانش منزل کے فون میں لاؤڈر کا بٹن مستقل پریسڈ رہتا تھا۔

" بلیک فائٹرز نئی ایجنسی ۔ کیا مطلب "...... عمران نے کہا۔

" گزشتہ ایک سال سے اسرائیل میں سوائے جی پی فائیو کے باقی تمام ایجنسیاں ختم کر دی گئی تھیں لیکن اب دو ماہ پہلے اچانک اسرائیلی صدر نے ایک نئی ایجنسی قائم کی جس کا نام بلیک فائٹرز رکھا گیا ہے ۔ کمانڈوز سیکشن کے چیف کرنل گاسٹا کو اس نئی ایجنسی کا چیف بنایا گیا ہے ۔ اس ایجنسی نے اسرائیل کی تمام سرحدوں پر مخبری کا انتہائی وسیع نیٹ ورک قائم کر لیا ہے اور اس طرح پورے اسرائیل میں اس نے مخبری کا جال پھیلا دیا ہے جس کی وجہ سے ہمیں بھی کام کرنے میں بے حد پریشانی ہو رہی ہے لیکن ہمیں یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس ایجنسی کو قائم کرنے کا مقصد کیا ہے ۔ ہم نے صرف یہ خبر سنی تھی کہ اسرائیل کے صدر نے کسی غیر ملکی

ایجنسی کے اسرائیل میں ممکنہ مشن کے خطرے کے پیش نظر یہ ایجنسی قائم کی ہے۔ اب آپ کی بات سن کر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایسا صرف آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے کیا گیا ہے"...... ابو جندال نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر تو تل ابیب میں ہے لیکن اس کا جال پورے اسرائیل میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ لوگ حد درجہ ظالم اور سفاک ہیں اور آپ اگر اسے مبالغہ نہ سمجھیں تو اپنے قیام کے وقت سے لے کر اب تک چھ غیر ملکی گروپ ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ جسے مشکوک سمجھتے ہیں اسے ہیڈ کوارٹر میں لے جا کر پوچھ گچھ کرنے کی بجائے گولیوں سے اڑا دیتے ہیں اور ان کی لاشیں بھی غائب کر دیتے ہیں۔ سنا ہے کہ اسرائیلی صدر نے کرنل گاسٹا کو اس کی خصوصی اجازت دے رکھی ہے اور اسی وجہ سے ہمارے گروپ کی سرگرمیاں بھی تقریباً معطل ہو کر رہ گئی ہیں"...... ابو جندال نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ جلد ہی آپ کو کھل کر کام کرنے کا موقع مل جائے گا۔ تھیونا کے بارے میں آپ نے کچھ نہیں بتایا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ تھیونا عام سا پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں ایک بہت بڑا اور گھنا جنگل بھی ہے۔ یہ پورا علاقہ فوج کے کنٹرول میں

ہے کیونکہ یہاں اسرائیل کی خفیہ دفاعی لیبارٹریاں بھی ہیں اور فوجی چھاؤنیاں بھی۔ تھیونا کے پہاڑی علاقے کے آغاز میں ایک بڑا شہر ہے جس کا نام بھی تھیونا ہے۔ یہاں سیاح آتے جاتے رہتے ہیں کیونکہ اس شہر کے اندر ایک بہت بڑا احاطہ ہے جس میں ایک قدیم ترین معبد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس معبد کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا شہر آباد تھا جو حوادث زمانہ سے مدفون ہو گیا۔ اب اس کی کھدائی کی جا رہی ہے اور یہاں ایک میوزیم بھی بنایا گیا ہے جس میں سمورائی تاریخ کے آثار موجود ہیں جنہیں دیکھنے کے لئے دنیا بھر سے سیاح یہاں آتے رہتے ہیں۔ ان سیاحوں کی وجہ سے یہاں چار پانچ اعلیٰ درجے کے ہوٹل، کئی کلب اور جوئے خانے بھی موجود ہیں"...... ابو جندال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اندازاً وہاں اسرائیل کی کتنی لیبارٹریاں ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"تقریباً پانچ ہیں۔ لیکن حتمی بات کا علم نہیں ہے کیونکہ ہمارا دفاعی لیبارٹریوں سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... ابو جندال نے کہا۔

"آپ کے گروپ کا وہاں کوئی مرکز ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ہمارا سارا سیٹ اپ تل ابیب میں ہے۔ اس سے باہر نہیں ہے۔ ہمارا کام فوجی نوعیت کی معلومات حاصل کرنا ہے"...... ابو جندال نے کہا۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اگر ہم اسرائیل میں داخل ہوں تو کون

سارا راستہ محفوظ ہو سکتا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" کوئی راستہ بھی محفوظ نہیں رہا۔ انتہائی سخت چیکنگ ہو رہی ہے اور خاص طور پر گروپس کی اور پھر جسے مشکوک سمجھا جاتا ہے اسے فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جاتا ہے"....... ابو جندال نے جواب دیا۔

" کیا جی پی فائیو کو علیحدہ رکھا گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" جی ہاں ۔لگتا تو ایسے ہی ہے ۔وہ لوگ معمول کے کاموں میں مصروف ہیں"....... ابو جندال نے کہا۔

" اوکے شکریہ "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب اسرائیل میں داخلہ ہر بار مسئلہ بن جاتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" دراصل اسرائیلی ایجنسیوں کو پہلے سے علم ہو جاتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ رہی ہے اس لئے وہ پہلے سے تیار ہو جاتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"آپ نے لائبریری میں بیٹھ کر کیا کام کیا ہے ۔کیا کوئی نیا راستہ تلاش کرتے رہے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" تھیونا کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن سوائے عام سی باتوں کے کوئی بات معلوم نہیں ہو سکی اور ابو جندال نے بھی عام سی باتیں بتائی ہیں ۔البتہ یہ بات میرے لئے نئی

ہے کہ وہاں اسرائیل کی پانچ دفاعی لیبارٹریاں ہیں ۔ اب پہلے یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ پاکیشیائی فارمولا کس لیبارٹری میں بھیجا گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" یہ بات تو اسرائیلی صدر کو معلوم ہو گی اور یقیناً انہوں نے سابقہ تجربات کے پیش نظر اس راز کو اپنی ذات تک ہی محدود رکھا ہو گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" اب وہ خود تو وہاں نہیں گئے ہوں گے لامحالہ کسی کے ذریعے ہی فارمولا وہاں بھجوایا گیا ہو گا"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ مشن پر کب روانہ ہو رہے ہیں"....... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہم کل یہاں سے بذریعہ لانچ ہمسایہ ملک آران جائیں گے اور آران سے اردن اور پھر اردن سے اسرائیل میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے"....... عمران نے کہا۔

" لیکن ایسی صورت میں آپ کو تل ابیب پہنچنے کے لئے پورا اسرائیل کراس کرنا پڑے گا ۔ تل ابیب تو اردن کی مخالف سمت میں ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔اس لئے میرے خیال ہے کہ ان کی زیادہ توجہ اس طرف نہ ہو گی"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

بلیک فائٹرز کا چیف کرنل گاسٹا بلیک فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گاسٹا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"کافرستان سے اشوک کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل گاسٹا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اشوک ۔ اوہ بات کراؤ"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو ۔ اشوک بول رہا ہوں کافرستان سے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کرنل گاسٹا بول رہا ہوں ۔ کوئی خاص رپورٹ"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"کرنل گاسٹا ۔ عمران اپنے تین مرد ساتھیوں اور دو عورتوں کے ساتھ لانچ کے ذریعے آران اور پھر آران سے فلائٹ کے ذریعے اردن کے دارالحکومت روانہ ہو گئے ہیں ۔ میرے آدمی آران ایئرپورٹ تک ان کے ساتھ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے اشوک نے کہا۔

"کیا وہ اردن پہنچ گئے ہیں یا نہیں"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ۔ اب تک وہ اردن پہنچ گئے ہوں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے حلیوں اور کاغذات کی تفصیلات معلوم کی ہیں"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"وہ مقامی حلیوں میں آران پہنچے ہیں ۔ عمران اپنے اصل چہرے میں تھا لیکن آران سے جب وہ فلائٹ پر سوار ہوئے تو ان سب کے چہروں پر قبرصی میک اپ تھے ۔ میرے آدمیوں نے چونکہ تھراٹ سپیشل کے ذریعے ان کی نگرانی کی ہے اس لئے وہ انہیں پہچان گئے اور کاغذات کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ ان کے پاس بین الاقوامی سیاحتی سپیشل کاغذات تھے جن پر صرف بین الاقوامی سیاحتی کوڈ درج ہوتے ہیں"...... اشوک نے کہا۔

"ان کے کوڈ کیا ہیں"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا۔

"سپیشل گروپ ٹرپل ایکس"...... اشوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ شکریہ ۔ آپ نے واقعی کام کیا ہے ۔ آپ کو معاوضہ تو پہلے ہی بھجوا دیا گیا تھا لیکن خصوصی انعام بھی آپ کو ملے گا" ۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"شکریہ ۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا لیکن چھوٹے سائز کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی ۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرنل گاسٹا کالنگ ۔ اوور"...... کرنل گاسٹا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ کیپٹن ہامپر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن ہامپر ۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم عمران کی سربراہی میں پاکیشیا سے لانچ کے ذریعے آران اور پھر وہاں سے ایک فلائٹ کے ذریعے اردن کے دارالحکومت عمان پہنچی ہے ۔ یہ لوگ آران سے روانہ ہوتے وقت قبرصی میک اپ میں تھے اور ان کے پاس بین الاقوامی سیاحتی کاغذات ہیں جن کے مطابق اس گروپ کا کوڈ سپیشل گروپ ٹرپل ایکس ہے اور اب یقیناً یہ لوگ عمان سے رسالہ پہنچ کر اسرائیلی سرحد میں داخل ہوں گے ۔ تم رسالہ

میں موجود ہو اس لئے الرٹ ہو جاؤ ۔ اس گروپ میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں ۔ تم نے ہر لحاظ سے الرٹ رہنا ہے اور کسی چھان بین کی ضرورت نہیں ۔ فوراً انہیں گولیوں سے اڑا دینا ۔ اوور" ۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر دوسری فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرنل گاسٹا کالنگ ۔ اوور"...... کرنل گاسٹا نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ کیپٹن وان بول رہا ہوں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن وان ۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ جو چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل ہے پاکیشیا سے آران اور پھر آران سے قبرصی میک اپ میں اردن کے دارالحکومت عمان گئے ہیں ۔ ظاہر ہے وہ عمان سے اسرائیل کی سرحد میں داخل ہوں گے ۔ میں نے رسالہ میں موجود کیپٹن ہامپر کو الرٹ کر دیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ رسالہ کی بجائے ساندسی کے راستے اسرائیل میں داخل ہوں ۔ تم ساندسی میں موجود ہو اس لئے ریڈ الرٹ ہو جاؤ اور اس گروپ کو دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ۔ اوور"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔اب اس کے چہرے پر گہرے
اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ یہ لوگ
اب ہر صورت میں مارے جائے گے کیونکہ اس بار اسرائیل کے
چاروں طرف سخت نگرانی ہو رہی تھی اس لئے عمان کے بعد اسرائیلی
سرحد کے ساتھ آنے والے دونوں شہروں رمالہ اور ساندسی میں بھی
اس کے گروپ پہنچے ہوئے تھے۔کافرستان میں اس نے اشوک کی
خدمات حاصل کی تھیں جس کا تعلق کافرستان کے پاکیشیا ڈیسک سے
تھا اور اس کا گروپ پاکیشیا میں کام کرتا تھا اور وہ عمران سے اچھی
طرح واقف تھا۔اس لئے اس نے اشوک سے کہا کہ وہ عمران کی
جدید مشینری کی مدد سے نگرانی کرائے اور اگر عمران پاکیشیا سے باہر
جائے تو اسے تفصیلی اطلاع دی جائے تو اشوک نے اسے اطلاع دے
کر اس کا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا تھا اس لئے اب وہ مطمئن تھا کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہ اسرائیل میں داخل ہونے سے پہلے ہی
ختم کر دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں بیٹھا مسلسل اپنے ہونٹ اس انداز
یں چبا رہا تھا جیسے اسے کسی پر بے پناہ غصہ آ رہا ہو۔گو اس نے
مدر صاحب سے ملاقات کے بعد جی پی فائیو کے آدمیوں کو اسرائیل
ل سرحدوں پر تعینات کر دیا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس
کے ساتھی کوئی ایسا راستہ اختیار کریں گے جس کا اسے تصور تک نہ
ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ اسے کرنل گاسٹا کی بلیک فائٹرز کی طرف
سے بھی خطرہ لاحق تھا کیونکہ کرنل گاسٹا نے اپنی پوری بلیک فائٹرز
اس کام پر لگائی ہوئی تھی جبکہ جی پی فائیو کو اور بھی بے شمار کام تھے
س لئے اسے ہر لمحہ یہ خطرہ رہتا تھا کہ کہیں کرنل گاسٹا اس بار
میدان نہ مار لے۔اسے معلوم تھا کہ اگر ایسا ہو گیا تو پھر اس کی
حیثیت کرنل گاسٹا کے مقابلے میں زیرو ہو کر رہ جائے گی۔اس
خطرے کے پیش نظر اس نے گو بلیک فائٹرز میں چند افراد کو مخبری پر

آمادہ کر لیا تھا لیکن اس کے باوجود اسے مکمل بھروسہ نہ تھا اور اس وقت بھی وہ یہی بات بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میز پر موجود سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ فون ڈائریکٹ تھا اور اس کا نمبر خصوصی افراد کے پاس ہی تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو"...... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جیفر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ جیفر بلیک فائٹرز میں ریکارڈ کیپر تھا اور اسے کرنل ڈیوڈ نے بطور مخبر انگیج کر رکھا تھا۔

"اوہ تم۔ کوئی خاص بات"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ ایک انتہائی اہم بات میرے نوٹس میں آئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ کیا۔ جلدی بتاؤ۔ فوراً"...... کرنل ڈیوڈ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ معاوضہ ڈبل لوں گا"...... جیفر نے کہا۔

"ڈبل نہیں تین گنا لیکن غلط بات مت کرنا ورنہ تمہاری ڈیڈ باڈی بھی قیامت تک نہ ملے گی"...... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ سے غلط بیانی کا تو کوئی آدمی سوچ بھی نہیں سکتا"۔ دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تو بتاؤ کیا اطلاع ہے۔ جلدی اور تفصیل سے بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ کرنل گاسٹا نے کافرستان میں کسی سرکاری گروپ کو ہائر کیا تھا کہ وہ پاکیشیا میں علی عمران کی نگرانی کرائے اور اگر عمران پاکیشیا سے باہر جائے تو اسے اطلاع دی جائے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کافرستان سے اطلاع دی گئی ہے کہ علی عمران تین مردوں اور دو عورتوں کے ساتھ لانچ کے ذریعے آران پہنچا اور پھر وہاں سے قبرصی میک اپ میں اردن کے دارالحکومت عمان چلے گئے ہیں اور ان کے پاس بین الاقوامی سیاحتی کوڈ کاغذات ہیں اور ان کا کوڈ سپیشل گروپ ٹرپل ایکس ہے اور چیف نے ٹرانسمیٹر پر رمالہ میں موجود بلیک فائٹرز کے کیپٹن ہامر اور ساندسی میں موجود کیپٹن وان کو ریڈ الرٹ کر دیا ہے کہ وہ مشکوک گروپ کو دیکھتے ہی گولی مار دیں"...... جیفر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اتنی تفصیل سے یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جیفر کی طرف سے مشکوک ہو گیا ہے۔

"سر۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں ریکارڈ روم میں ہوں۔ وہاں ایسا سسٹم ہے کہ چیف کو جو فون کال آتی ہے وہ یہاں ٹیپ ہوتی

ہے اور چیف جو ٹرانسمیٹر کال کرتا ہے وہ بھی یہاں خود بخود ٹیپ ہو جاتی ہے ۔ دوسرے لفظوں میں ہیڈ کوارٹر سے فون یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے جو کال بھی ہو وہ ریکارڈ روم کی جدید ترین مشینری میں ساتھ ساتھ ریکارڈ ہوتی رہتی ہے تاکہ چیف جب چاہیں ان کی ٹیپس چیک کر سکیں ۔ مجھے معلوم تھا کہ چیف نے کافرستان میں سیٹ اپ بنا رکھا ہے اس لئے میں نے اس مشینری کو آن رکھا ہوا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے کال آسکتی تھی اور پھر کال آئی اور میں نے سن لی ۔ پھر چیف نے اپنے آفس میں موجود ٹرانسمیٹر سے جو کالیں کی وہ بھی میں نے سنی ہیں اور اب ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد میں ہیڈ کوارٹر سے باہر ایک پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... جیفر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے ۔ تمہیں تین گنا نہیں بلکہ چار گنا معاوضہ ملے گا ۔ اب تم نے مزید ہوشیار رہنا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جیفر کی وضاحت سے وہ مطمئن ہو گیا تھا کہ جیفر صرف معاوضے کے لئے غلط بیانی نہیں کر رہا۔

" شکریہ جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے ۔

" یس چیف "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی

لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" بلیک فائٹرز میں ہمارے آدمی جیفر کو چار گنا معاوضہ ادا کر دو اور میرے آفس میں اسرائیل اور اردن کا تفصیلی نقشہ بھجوا دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس نے سلام کیا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے تہہ شدہ نقشے کو کرنل ڈیوڈ کے سامنے میز پر رکھ دیا اور پھر سلام کر کے واپس مڑ گیا ۔ کرنل ڈیوڈ نے نقشہ کھول کر میز پر پھیلایا اور پھر نقشے پر جھک گیا۔

" عمران اگر عمان پہنچا ہے تو وہ سیدھے راستے سے اسرائیل میں داخل نہیں ہو گا ابھی کرنل گاسٹا کو اس شیطان کی عادتوں اور صلاحیتوں کا علم ہی نہیں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے نقشے کو دیکھتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یقیناً وہ عمان سے نامیرا پہنچے گا ۔ یہ انتہائی خوفناک پہاڑی راستہ ہے اور یہاں پر ایئر فورس کا اڈا اور چیکنگ نظام بھی موجود ہے اور یہاں سے وہ پیدل بھی اسرائیل میں داخل ہو سکتے ہیں اور پھر انہیں یہاں سے یا تو خفیہ جانا ہو گا یا پھر یہاں سے وہ باگوم پہنچیں گے اور پھر باگوم سے خفیہ طور پر وہ تل ابیب میں داخل ہوں گے ۔ بہرحال وہ کہیں سے بھی پہنچیں وہ لازماً تل ابیب کی شمالی سرحد سے ہی اندر داخل ہوں گے اور شمالی سرحد پر ویسے تو انتہائی خوفناک

صحرا ہے جسے کسی صورت سوائے ہوائی جہاز یا ہیلی کاپٹر کے کراس نہیں کیا جا سکتا ۔ صرف ایک ہی صورت ہے کہ وہ حیفہ نامیرا صحرا میں سے گزرنے والی اکلوتی سڑک کے ذریعے ہی داخل ہوں گے ۔ یا دوسری صورت میں وہ حیفہ سے ٹرین کے ذریعے تل ابیب میں داخل ہو سکتے ہیں "...... کرنل ڈیوڈ نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جیپوں کے ذریعے سڑک کے راستے باگوم پہنچیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ حیفہ اور نامیرا دونوں مقامات پر میرے آدمیوں کو ہونا چاہئے "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے ۔

" یس چیف "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ انداز میں کہا گیا۔

" حیفہ میں ہمارا سب ہیڈ کوارٹر ہے اس کے انچارج کیپٹن نارس سے میری بات کراؤ "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" کیپٹن نارس سے بات کریں چیف "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں "...... کرنل ڈیوڈ نے انتہا تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس چیف ۔ میں کیپٹن نارس بول رہا ہوں "...... کیپٹن نارس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیپٹن نارس ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس عمان پہنچ چکی ہے ۔ وہ عمان سے یقیناً نامیرا پہنچے گی کیونکہ یہ پورا راستہ سب سے خطرناک ہے اور عمران ایسے خطرناک راستوں کا ہی انتخاب کرتا ہے اور پھر وہ نامیرا سے حیفہ پہنچیں گے یا باگوم اور پھر وہاں سے تل ابیب میں داخل ہوں گے ۔ تم حیفہ میں موجود ہو اس لئے تم ریڈ الرٹ ہو جاؤ ۔ میں خود باگوم میں موجود رہوں گا ۔ اگر عمران نامیرا سے باگوم پہنچے گا تو میں اسے کور کروں گا اور اگر وہ حیفہ گیا تو تم اسے کور کر لینا ۔ انہیں پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ۔ اور سنو ۔ یہ گروپ چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل ہے اور یہ لوگ قبرصی میک اپ میں عمان پہنچے ہیں ۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہاں وہ میک اپ تبدیل کر لیں اس لئے صرف مردوں اور عورتوں کی تعداد پر نظر رکھنا اور تمہارا مجھ سے مسلسل رابطہ رہے گا ۔ مجھے ساتھ ساتھ رپورٹس ملنی چاہئیں "۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

" یس چیف ۔ ویسے اگر آپ حکم دیں تو ہم ہیلی کاپٹر پر نامیرا سے حیفہ تک چیکنگ کرتے رہیں "...... کیپٹن نارس نے کہا۔

" نہیں ۔ تم نے ہیلی کاپٹر استعمال نہیں کرنے ورنہ یہ لوگ تمہارے ہیلی کاپٹر حاصل کر کے تل ابیب پہنچ جائیں گے ۔ میں

باگوم میں خود نامیرا سے باگوم اور درمیانی صحرا کو ہیلی کاپٹر پر چیک کروں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ بات ذہن نشین کر لو کہ تمہاری معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل معافی ہو گی"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں سمجھتا ہوں چیف"...... کیپٹن نارس نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا اور پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیپٹن برٹ کو بھیجو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور اس کا نمبر ٹو کیپٹن برٹ اندر داخل ہوا۔

"یس چیف"...... کیپٹن برٹ نے اندر داخل ہو کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"...... کرنل ڈیوڈ نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو چیف"...... کیپٹن برٹ نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ وہ چونکہ کافی عرصہ سے جی پی فائیو میں تھا اس لئے وہ کرنل ڈیوڈ کے مزاج کو سمجھتا تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس عمان پہنچ گئی ہے اور عمان سے وہ اسرائیل داخل ہو کر تل ابیب پہنچے گی اور ہم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے۔

تم بتاؤ یہ سب کیسے ہو گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہمیں تل ابیب کی سرحدوں پر پکٹنگ کرنا ہو گی"...... کیپٹن برٹ نے کہا۔

"تمام سرحدوں پر کیسے نگرانی ہو گی۔ نانسنس۔ سنو میں تمہیں بتاتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل بھی بتا دی اور پلان بھی بتا دیا۔

"آپ کی ذہانت بے مثال ہے چیف"...... کیپٹن برٹ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں باگوم میں خود کام کرنا چاہتا ہوں۔ باگوم میں ہمارا ایک چھوٹا سا پوائنٹ موجود ہے۔ ہم اسے اپنا وہاں کا ہیڈ کوارٹر بنائیں گے تم وہاں دو بڑے گن شپ ہیلی کاپٹر پہنچانے کا بندوبست کرو اور اپنے دس مسلح افراد بھی لے جاؤ۔ چار بڑی ٹرم بار جیپوں کا بھی بندوبست کر لینا۔ تمام انتظامات کل تک ہو جانے چاہئیں اور پھر مجھے اطلاع دینا۔ میں اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ جاؤں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف"...... کیپٹن برٹ نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا کیونکہ اسے احساس تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہر گز آسانی سے قابو میں آنے والے نہیں ہیں اور

اس بار وہ فوری طور پر ان کا خاتمہ کر کے صدر صاحب کے سامنے سرخرو ہونا چاہتا تھا اس لئے وہ کوئی ایسا انتظام کرنا چاہتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کمانڈر ڈیراک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر ڈیراک آپ کی پوسٹنگ نامیرا میں ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دشمن ایجنٹوں کا ایک گروپ عمان سے نامیرا پہنچ کر سرحد کراس کرنے کی کوششوں میں ہے۔ کیا آپ اسے چیک کر سکے ہیں اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نامیرا سے سرحد کسی صورت کراس نہیں ہو سکتی کیونکہ وہاں اسرائیلی حدود میں خاردار تار نصب ہے اور اس خاردار تار میں ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ اس تار سے دس گز پہلے ہی کوئی غیر متعلق آدمی پہنچے تو اس کی اطلاع سنٹر میں ہو جاتی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"غیر متعلق سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہاں ہر آدمی کے پاس ایک مخصوص آلہ موجود ہے۔ جو آدمی اس آلے کے بغیر ہو گا وہ غیر متعلق سمجھا جائے گا اور اسے گولی مار دی جائے گی۔ اوور"...... کمانڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سیکرٹ ایجنٹ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور یہ آپ کے آدمیوں سے وہ آلہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس کے باوجود وہ خاردار تار کراس نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں سے مسلسل ایسی ریز نکلتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے سنٹر کو اطلاع مل جائے گی اور پھر ان کا خاتمہ پلک جھپکنے میں ہو جائے گا۔ اوور"۔ کمانڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دشمن ایجنٹوں کا یہ گروپ کوئی نہ کوئی ایسا حربہ اختیار کر لے گا جس سے وہ سرحد کراس کر سکیں۔ وہ انتہائی خطرناک ہیں۔ آپ خصوصی نگرانی کا آرڈر دے دیں اور پوری طرح محتاط رہیں۔ اس گروپ کو ہر صورت میں اسرائیل کی سرحد میں داخل ہونے سے روکنا ضروری ہے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے۔ اوور"...... کمانڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھیں گے۔ میں خود باگوم میں

موجود ہوں گا۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

اردن کے دارالحکومت عمان کی ایک رہائشی کوٹھی میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے دو روز ہو گئے تھے جبکہ ان دو دنوں میں عمران زیادہ تر کوٹھی سے باہر ہی رہا تھا اور باوجود ساتھیوں کی کوشش کے اس نے انہیں کچھ نہ بتایا تھا۔ آج انہیں یہاں آئے ہوئے تیسرا روز تھا اور عمران صبح سویرے کار لے کر چلا گیا تھا جبکہ سب ساتھی ناشتہ کرنے کے بعد ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے ساتھیوں میں جولیا اور صالحہ کے ساتھ ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر شامل تھے۔

"آخر یہ عمران کیا کر رہا ہے۔ کیا ہم یہاں رہنے کے لئے آئے ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ اسرائیل کی سرحد میں داخل ہونے کے انتظامات کر رہا ہو گا تمہیں معلوم تو ہے کہ اسرائیل میں کارروائی کرنا اتنا مشکل نہیں

جتنا اس کی سرحد کراس کرنا ہے"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں کچھ بتائے تو سہی ۔ آخر ہم اس کے ساتھی ہیں ۔ دشمن تو نہیں"...... تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کی عادت میں ہی شامل نہیں ہے کہ وہ کسی کو کچھ بتائے ۔ اسے پراسرار رہنا زیادہ پسند ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے مس جولیا ۔ اصل میں عمران صاحب اس لئے کچھ نہیں بتاتے کہ انہیں معاملات لیک آؤٹ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا ہم غدار ہیں"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیپٹن شکیل ۔ ہم میں سے کسی پر شبہ کرنا تو حماقت ہی ہے"...... صفدر نے بھی برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے بھی کیپٹن شکیل کی بات بری لگی تھی۔

"میں نے یہ بات کب کہی ہے کہ آپ میں سے کوئی غدار ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر وضاحت کرو اپنی بات کی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ آران میں بھی ہماری نگرانی ہوتی رہی ہے اور یہاں بھی اس کوٹھی کو انتہائی جدید مشینری سے چیک کیا جا رہا

ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم ہوش میں ہو"...... اس بار جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو اس کا ثبوت دیتا ہوں ۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ عمران صاحب سے پہلے اس بات کو لیک آؤٹ کروں اس لئے میں خاموش تھا لیکن اب چونکہ بات اوپن ہو چکی ہے اس لئے اب اس کا ثبوت آپ کے سامنے رکھنا پڑے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے درمیانی میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس ۔ ریان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر ریان ۔ میں کیپٹن شکیل بول رہا ہوں ۔ عمران صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ان کی عدم موجودگی میں آپ سے اس نمبر پر بات کی جا سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یس ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کوٹھی کی نگرانی کرنے والوں کی کیا پوزیشن ہے"...... کیپٹن

شکیل نے کہا۔

" نگرانی جاری ہے جناب ۔ کراس زیرو کے ذریعے وہ لوگ مسلسل آپ لوگوں کی نگرانی کر رہے ہیں ۔ مجھے مسلسل رپورٹیں مل رہی ہیں لیکن چونکہ عمران صاحب نے مجھے کہا ہے کہ انہیں کچھ نہ کہا جائے اس لئے میں خاموش ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا ہماری آوازیں بھی سنی جا رہی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" جی ہاں"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

" پھر تو آپ سے فون کال پر جو باتیں ہو رہی ہیں وہ بھی انہوں نے سن لی ہوں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" آپ اگر سٹنگ روم میں موجود ہیں تو وہاں عمران صاحب نے ایس ایس آلہ نصب کر رکھا ہے ۔ وہاں سے آوازیں نگرانی کرنے والوں تک نہیں پہنچ سکتیں ۔ باقی پوری کوٹھی سے آوازیں وہاں پہنچ سکتی ہیں"...... ریان نے کہا۔

" اوکے ۔ بے حد شکریہ ۔ یہی معلوم کرنا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا ۔ کیا عمران نے بتایا تھا"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے آران میں نگرانی چیک کر لی تھی اور جب عمران صاحب سے بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اسے معلوم ہے ۔ پھر یہاں پہنچ کر انہوں نے پہلی بار کوٹھی سے جانے سے پہلے مجھے بتایا کہ

ہم لوگ صرف سٹنگ روم میں کوئی خاص بات کریں کیونکہ یہاں بھی نگرانی ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے مجھے کہا کہ ایمرجنسی کی صورت میں اس نمبر پر ریان سے بات کر سکتا ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس نے صرف تمہیں کیوں بتایا ۔ ہم سب کو کیوں نہیں بتایا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" پہلے روز جب عمران صاحب جا رہے تھے تو میں پھاٹک بند کرنے گیا تھا تب انہوں نے مجھے اشارے سے باہر بلایا اوو پھر انہوں نے کوٹھی سے باہر کار میں بٹھا کر مجھے یہ ساری بات بتائی ۔ اس وقت پوری کوٹھی سے بات سنی جا سکتی تھی ۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ خصوصی آلہ لے آئیں گے جسے سٹنگ روم میں نصب کر کے اسے آن کر دیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن ان نگرانی کرنے والوں کو ڈھیل دینے کی کیا ضرورت ہے"...... تنویر نے کہا۔

" عمران صاحب فوری طور پر کسی بکھیڑے میں نہیں پڑنا چاہتے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو صفدر ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے صفدر تھا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے

میں بخیریت ہوں اور آپ کی خیریت نیک چاہتا ہوں"۔ عمران ۔
بڑے خشوع و خضوع بھرے لہجے میں کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ
گیا۔

" تم نے سب کچھ کیپٹن شکیل کو بتا دیا ۔ ہمیں کیوں نہیں
بتایا"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ پہلے سلام کا جواب تو دے دو پھر کاٹنے کو دوڑ
مجھ بچارے کی قسمت ہی اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ سب مجھے
کاٹنے کو دوڑتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وعلیکم السلام ۔ تم خود ہی ایسی حرکتیں کرتے ہو ۔ اب میری
بات کا جواب دو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سب
بے اختیار مسکرا دیئے۔

" میں نے کیپٹن شکیل کو صرف اتنا بتایا تھا کہ عمان کی آب و
شادیوں کے لئے بے حد سازگار ہے ۔ یہاں کے مرد ایک پر قناعت
نہیں کرتے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ۔ میں نے انہیں نگرانی کے بارے میں بتا د
ہے اور ان کے دباؤ پر مجھے مجبوراً ریان صاحب سے بھی بات کرنا پڑ
ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ تو یہ بات ہے ۔ دراصل میں نہیں چاہتا تھا کہ بچے ڈ
جائیں ۔ بچوں کا خیال رکھا جاتا ہے ۔ البتہ کیپٹن شکیل چونکہ کیپٹن
ہے اور ٹیم کا کیپٹن بہرحال کچھ بے خوف ہوتا ہے اس لئے مجبور

تھی"...... عمران نے کہا۔

" بکواس مت کرو ۔ تم نے ان نگرانی کرنے والوں کو کیوں
ڈھیل دے رکھی ہے اور یہ لوگ کون ہیں"...... جولیا نے پھنکارتے
ہوئے لہجے میں کہا۔

" اسرائیل کی ایجنسی بلیک فائٹرز کے چیف کرنل گاسٹا نے رمالہ
میں اپنے ایک آدمی کیپٹن ہامپر کو کہا ہے کہ ہم آران سے عمان پہنچے
ہیں اور اب یقیناً عمان سے رمالہ پہنچنا چاہیں گے اس لئے وہ ہماری
نگرانی کرائے ۔ اس نے یہاں کے ایک گروپ کی خدمات حاصل
کیں ۔ ہمارے سیاحتی کوڈ نمبر کا انہیں علم تھا اور ہماری تعداد کے
بارے میں بھی چنانچہ انہوں نے ہمارا سراغ لگا لیا اور نگرانی شروع کر
دی ۔ انہیں بس اتنا کہا گیا ہے کہ وہ ہماری صرف نگرانی کرتے رہیں
اور جب ہم یہاں سے اسرائیل روانہ ہوں تو اسے اطلاع دیں"۔
عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں یہ ساری تفصیل کیسے معلوم ہوئی"...... جولیا نے
حیران ہو کر کہا۔

" ریان کا یہاں خاصا بااثر گروپ ہے ۔ اس نے نگرانی کرنے
والے گروپ کے ایک آدمی کو رشوت دے کر اس سے یہ معلومات
حاصل کی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اور تم تین روز سے کیا کرتے پھر رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

" دیکھو جولیا ۔ اسرائیلی مشن عام مشنوں سے مختلف ہوتا ہے ۔

یہاں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑتا ہے ۔اس بار بھی اسرائیل
سرحدوں پر انتہائی سخت انتظامات کئے گئے ہیں ۔ کرنل گاسٹا کی تو مجھے
اتنی پرواہ نہیں ہے کیونکہ وہ نیا آدمی ہے ۔ اسے ہمارا مزاج آشنا بننے
میں ابھی خاصا وقت چاہیئے لیکن کرنل ڈیوڈ لاتعلق ہونے کے باوجود
ہمارے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے
کرنل گاسٹا سے پہلے ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کرنی ہے تاکہ
ہماری موت کا کریڈٹ کرنل گاسٹا کی بجائے اسے مل جائے اس لئے
ہمیں کوئی ایسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے کہ ہم تل ابیب پہنچ
جائیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ پھر تم نے کیا فیصلہ کیا
ہے"...... جولیا نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

" اب چونکہ معاملات فائنل ہو چکے ہیں اس لئے تمہیں بتانے میں
کوئی حرج نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر جیب سے ایک تہہ شدہ
نقشہ نکال کر اس نے اسے درمیانی میز پر پھیلا دیا۔ نقشے پر سرخ مارکر
سے جگہ جگہ دائرے سے لگے ہوئے تھے ۔ تمام ساتھی نقشے پر جھک
گئے۔

" یہ عمان ہے ۔یہاں سے ہم نے تل ابیب پہنچنا ہے ۔یہاں
اسرائیل کی سرحد پر واقع شہر رمالہ اور ساندسی ہیں ۔ کرنل گاسٹا کا
خیال ہے کہ ہم ان میں سے کسی شہر میں پہنچ کر وہاں سے سرحد
کراس کریں گے جبکہ کرنل ڈیوڈ نے [illegible] سوچا ہے کہ ہم نامیرا

سے سرحد پار کر کے حیفہ یا باگوم پہنچیں گے اور پھر وہاں سے تل
ابیب میں داخل ہوں گے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ہم عام راستوں
کا انتخاب نہیں کریں گے اور نامیرا سب سے خطرناک راستہ ہے
لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم رمالہ سے سرحد کراس کرنے کی
بجائے وہاں سے نگرانی کو جھٹک کر رمالہ سے جنوب کی طرف سفر کر
کے ایلدت پہنچیں گے اور ایلدت سے ہم غازما پہنچیں گے۔ غازما سے
ہم اطمینان سے تل ابیب میں داخل ہو جائیں گے"...... عمران نے
اشارے سے تمام مقامات ساتھ ساتھ بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن ایلدت تو رمالہ سے بہت دور ہے ۔ پھر ایلدت سے غازما
پہنچنے میں تو ہمیں کئی روز بھی لگ سکتے ہیں"...... صفدر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ راستہ ریان اس نگرانی کرنے والے گروپ کو بتائے گا اور
ان سے بھاری رقم وصول کرے گا جبکہ ہم اردن کے علاقہ بیرس کی
طرف جائیں گے اور بیرس سے غازما پہنچ جائیں گے جبکہ یہ لوگ شہر
ایلدت میں ہمارا انتظار کرتے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن بیرس صحرا کے درمیان میں ہے اور پھر بیرس سے غازما
تک بھی صحرا ہے اسے کس صورت میں کراس کیا جائے گا"۔ کیپٹن
شکیل نے کہا۔

" رمالہ سے بیرس تک ٹرم بار خصوصی جیپوں پر مبنی ایک قافلہ ہر
ماہ کی ایک مخصوص تاریخ کو جاتا ہے کیونکہ بیرس میں ایک قدیم

معبد ہے جس کے بارے میں یہودیوں کا خیال ہے کہ یہاں ان کے
ایک مذہبی پیشوا نے کئی بار چاند کی ایک مخصوص تاریخ کو قیام کیا
تھا اور اس رات اس معبد میں جو دعائیں مانگی جائیں وہ قبول ہوتی
ہیں اس لئے یہودیوں کا ایک قدامت پسند طبقہ جسے یہاں اس علاقے
میں بیرس کہا جاتا ہے ۔ چونکہ رمالہ میں بیرسوں کی کافی بڑی آبادی
ہے اس لئے سب سے بڑا قافلہ رمالہ سے ہی بیرس جاتا ہے ۔ یہ لوگ
جیپوں پر سوار ہو کر اور سروں پر مخصوص انداز کے رومال باندھ کر
سفر کرتے ہیں اور قافلے کو صرف سرسری طور پر چیک کیا جاتا ہے ۔
باقی پورے اسرائیل میں سے دور دراز سے بیرسی یہاں پہنچتے ہیں اور
ان میں سے اکثر اپنے ذاتی ہیلی کاپٹروں پر آتے ہیں اس لئے بیرس پہنچ
کر ہم وہاں سے کوئی بڑا ہیلی کاپٹر اغوا کر کے اطمینان سے غار ما پہنچ
سکتے ہیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ ویری گڈ ۔ اس طرح ہم کامیاب ہو جائیں گے ۔ لیکن
عمران صاحب کیا اس قافلے میں عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں"۔
صالحہ نے کہا۔

" زیادہ تعداد عورتوں کی ہی ہوتی ہے کیونکہ عورتوں کو زیادہ
دعائیں منظور کرانے کی ضرورت ہوتی ہے"...... عمران نے جواب
دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" لیکن عمران صاحب ۔ ہم اس قافلے میں کیسے شامل ہوں گے ۔
ظاہر ہے رمالہ میں رہنے والے بیرسی ایک دوسرے سے واقف ہوں

گے"...... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" یہودیوں کی اصل کمزوری دولت ہے اور جہاں دولت کو آگے
بڑھا دیا جائے تو پھر دعائیں بغیر بیرس گئے بھی قبول ہو سکتی
ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ آپ کا مطلب ہے کہ آپ دولت دے کر قافلے میں
شامل ہوں گے ۔ لیکن مسئلہ تو وہی اجنبیت والا ہے"...... صفدر نے
کہا۔

" زیادہ تر یہودی دولت کے حصول کی دعائیں مانگنے بیرس جاتے
ہیں اگر ان کی دعائیں رمالہ میں ہی قبول ہو جائیں تو پھر ۔ اس لئے
اب ان کی بجائے ہم جائیں گے اور ہماری جیپ بھی علیحدہ ہو
گی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" کمال ہے ۔ تمہارا ذہن بے حد ایڈوانس ہے ۔ تم وہ باتیں بھی
نجانے کیسے سوچ لیتے ہو جو بعد میں پیش آنے والی ہوتی ہیں"۔ تنویر
نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" اسی لئے تو اب تک کنوارہ پھر رہا ہوں کیونکہ مجھے یہ بھی معلوم
ہے کہ شادی کے بعد میرا مستقبل کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" کیا ہو گا"...... صالحہ نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

" جھڑکیاں کھانا اور صبر کرنا"...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ
بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

کرنل ڈیوڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جیفر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ تم ۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا ۔ اسے معلوم تھا کہ جیفر بلیک فائٹرز کے ریکارڈ روم میں ہے ۔ پہلے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کرنل گاسٹا کو ملنے والی اطلاعات اس نے کرنل ڈیوڈ کو دی تھیں جس کے مطابق کرنل ڈیوڈ نے حیفہ میں اپنے گروپ کو ریڈ الرٹ کیا تھا اور خود اس نے باگوم میں رہنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن ابھی وہاں انتظامات ہو رہے تھے اس لئے وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔

"انتہائی اہم ترین اطلاع ملی ہے جناب ۔ کرنل گاسٹا کو لیکن"۔ جیفر نے رک کر کہا۔

"تمہیں پہلی رپورٹ کا چار گنا معاوضہ مل چکا ہے یا نہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے اس کی ہچکچاہٹ کی وجہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں شکر گزار ہوں ۔ لیکن یہ اس سے کہیں زیادہ اہم اطلاع ہے"...... جیفر نے کہا۔ ظاہر ہے وہ یہودی تھا اس لئے اپنی فطرت سے مجبور تھا۔

"اگر پہلی رپورٹ سے زیادہ اہم اطلاع ہوئی تو معاوضہ چھ گنا ملے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ واقعی قدر شناس ہیں جناب"...... اس بار جیفر کی مسرت بھری آواز سنائی دی ۔

"تم بتاؤ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر۔ کرنل گاسٹا کو رمالہ سے اس کے گروپ انچارج کیپٹن ہامپر نے اطلاع دی ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو عمان میں ٹریس کرنے کے لئے اور ان کی نگرانی کرنے کے لئے ایک مقامی گروپ کو ہائر کیا تھا ۔ اس گروپ نے اسے اطلاع دی ہے کہ عمان میں عمران اور اس کے ایک ساتھی کا رابطہ ریان گروپ سے ہے ۔ چنانچہ پہلے گروپ سے رپورٹ ملنے پر اس نے اس ریان سے رابطہ کیا تو ریان نے اسے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی رمالہ سے

سرحد کراس کر کے نیچے کی طرف سفر کرتے ہوئے ایلدت پہنچیں گے اور پھر ایلدت سے وہ غازما پہنچیں گے اور غازما سے تل ابیب میں داخل ہوں گے ۔چونکہ یہ انتہائی طویل ترین سفر تھا اس لئے کیپٹن ہامپر کو اس رپورٹ پر یقین نہ آیا تو اس نے رمالہ میں موجود ایک اور گروپ کی ٹپ پر ریان کے ایک نائب سے خفیہ طور پر رابطہ کیا اور پھر بھاری معاوضہ دینے کے بعد انتہائی اہم رپورٹ ملی کہ اصل میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا منصوبہ اور ہے ۔لیکن انہوں نے بھاری دولت دے کر ریان کو اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ کیپٹن ہامپر کو رمالہ سے ایلدت اور ایلدت سے غازما جانے والا منصوبہ بتا دے ۔اس طرح وہ لوگ ادھر متوجہ ہو جائیں گے جبکہ ان کا اصل منصوبہ یہ ہے کہ ان دنوں ایک مقدس قافلہ رمالہ سے بیرس جا رہا ہے جس میں بیرسی یہودی ہوتے ہیں ۔عمران اور اس کے ساتھی ان میں سے کسی بیرسی گروپ کو دولت دے کر یا ویسے ہی ہلاک کر کے ان کے میک اپ میں اس مقدس قافلے کے ذریعے بغیر کسی چیکنگ کے بیرس پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے وہ کسی بھی ذریعے سے غازما پہنچ کر وہاں سے تل ابیب میں داخل ہو جائیں گے"...... جیفر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔اوہ ۔یہ رپورٹ درست ہے ۔میں ان شیطانوں کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں ۔یہ ایسے ہی منصوبے بناتے ہیں ۔ویری گڈ ۔اب چھ گنا نہیں بلکہ آٹھ گنا معاوضہ تمہیں ملے گا"...... کرنل ڈیوڈ

نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے عمران سے نمٹنے کا طویل تجربہ تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ عمران ایسے ہی منصوبے بناتا ہے۔

" تھینک یو سر ۔اب کرنل گاسٹا نے جو منصوبہ بنایا ہے وہ بھی سن لیں ۔کرنل گاسٹا اپنے دس افراد کے ساتھ رمالہ اور بیرس کے درمیان آنے والے ایک نخلستان شامیر میں پہنچ چکا ہے ۔وہاں فوج کا ایک یونٹ بھی پہنچے گا اور پھر رمالہ سے بیرس جانے والے قافلے کو شامیر میں روک کر فوج کی طرف سے انتہائی تفصیل سے چیک کیا جائے گا اور مشکوک افراد کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... جیفر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ قافلہ کب بیرس کے لئے روانہ ہو گا"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" پرسوں صبح یہ قافلہ رمالہ سے روانہ ہو گا ۔عام طور پر ہر ماہ اس قافلے میں بیس ٹرم بار جیپیں ہوتی ہیں ۔یہ قافلہ سارا دن سفر کر کے شام کو بیرس پہنچتا ہے جہاں قدیم معبد میں وہ ساری رات دعائیں مانگتے ہیں اور پھر یہ قافلہ ایک روز وہاں آرام کرنے کے بعد دوسرے روز واپس رمالہ کے لئے روانہ ہو جاتا ہے"...... جیفر نے جواب دیا۔

" اس قافلے کا سربراہ کون ہوتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یہ معلوم نہیں ہو سکا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ٹھیک ہے ۔تمہیں آٹھ گنا معاوضہ ملے گا"...... کرنل

ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور جیفر کو
آٹھ گنا معاوضہ ادا کرنے کا حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں رمالہ جاؤں "....... کرنل ڈیوڈ
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے
رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" یس چیف "۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" بیرس میں ہمارا کوئی آدمی موجود ہے "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر۔ ہمارا ایک چھوٹا سا پوائنٹ وہاں موجود ہے اور کیپٹن
رچرڈ اس کا انچارج ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ویری گڈ۔ کیپٹن رچرڈ سے میری بات کراؤ "....... کرنل ڈیوڈ
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جی پی فائیو کے
پوائنٹ پورے اسرائیل میں پھیلے ہوئے تھے لیکن ان کی رپورٹیں
اس تک نہ پہنچتی تھیں بلکہ ہیڈ کوارٹر ان کی رپورٹیں سنتا تھا اور خود
ہی ان پر کارروائی کرتا تھا اس لئے کرنل ڈیوڈ کو چھوٹے علاقوں میں
موجود پوائنٹوں کے بارے میں علم ہی نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" بیرس سے کیپٹن رچرڈ لائن پر ہیں جناب "....... دوسری طرف
سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو "۔ کرنل

ڈیوڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں کیپٹن رچرڈ عرض کر رہا ہوں جناب "۔ دوسری
طرف سے قدرے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا گیا کیونکہ کیپٹن رچرڈ کی
پہلی بار کرنل ڈیوڈ جیسے چیف سے بات ہو رہی تھی جس کی سخت
مزاجی پورے اسرائیل میں ضرب المثل بن چکی تھی اس لئے اس کی
آواز میں کپکپاہٹ فطری بات تھی۔

" کیپٹن رچرڈ۔ رمالہ سے بیرس جو مقدس قافلہ آتا ہے کیا اس
کے بارے میں تمہیں علم ہے "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر۔ پرسوں یہ قافلہ آ رہا ہے اور ہر ماہ کی ایک مخصوص
تاریخ کو یہ قافلہ آتا ہے "....... کیپٹن رچرڈ نے جواب دیا۔

" رمالہ سے بیرس کے درمیان ایک نخلستان شامیر ہے۔ کیا تم
اس کے بارے میں جانتے ہو "....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ لیکن سر وہ بہت چھوٹا سا نخلستان ہے۔ وہاں کوئی
آبادی نہیں ہے۔ صرف کچھ دیر کے لئے قافلے وہاں رکتے ہیں "۔
کیپٹن رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر اس مقدس قافلے کو شامیر میں چیک کیا جائے تو کیا ایسا ہو
سکتا ہے "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" قافلے کو چیک! ۔ نہیں جناب یہ مقدس قافلہ ہے اسے چیک
نہیں کیا جا سکتا ورنہ پورے اسرائیل میں ہنگامے شروع ہو جائیں
گے۔ آپ کو تو معلوم ہو گا کہ اسرائیل کے پرائم منسٹر بھی

وہ خود بھی اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر پر اکثر بیرس آتے رہتے ہیں"۔ کیپٹن رچرڈ نے کہا۔

" اگر فوج یا حکومت کی ایجنسی اسے چیک کرنا چاہے تو"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ ویسے آج تک ایسا ہوا تو نہیں"۔ کیپٹن رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس قافلے کا سردار کوئی آدمی مستقل ہوتا ہے یا نہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" رمالہ سے آنے والے قافلے کا سردار رمالہ کے بیرسی سردار جناب جاسکی ہوتے ہیں جو اسرائیل کی پارلیمنٹ کے رکن بھی ہیں اور سنا گیا ہے کہ وہ جناب پرائم منسٹر کے قریبی رشتہ دار ہیں"...... کیپٹن رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" رمالہ تو عمان میں ہے۔ پھر وہاں سے یہ لوگ کیسے جاتے ہیں"...... اچانک ایک خیال کے تحت کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب رمالہ سرحد پر اس طرح واقع ہے کہ آدھا شہر عمان میں ہے اور آدھا اسرائیل میں اور درمیان میں صرف ایک حد ہے جہاں چیک پوسٹ ہے۔ بیرسی اسرائیلی رمالہ میں ہوتے ہیں۔ عمانی رمالہ میں نہیں ہوتے"...... کیپٹن رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب یہ بتاؤ کہ کیا اس قافلے کو اسرائیلی رمالہ میں چیک کیا جا سکتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب صرف سرسری چیکنگ۔ میرا مطلب ہے کہ سائنسی آلات کے ذریعے تو ہو سکتی ہے لیکن تفصیلی چیکنگ نہیں ہو سکتی کیونکہ اسرائیلی رمالہ کی بہت بڑی آبادی بیرسی ہے اور وہ اسے انتہائی مقدس قافلہ سمجھتے ہیں اس لئے وہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... کیپٹن رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا رمالہ اور شامیر کے درمیان کوئی ایسا سپاٹ ہے جہاں اسے چیک کیا جاسکے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" نو سر۔ راستے میں دونوں طرف خوفناک صحرا ہے"...... کیپٹن رچرڈ نے جواب دیا۔

" بیرس سے اگر کوئی دشمن ایجنٹ فوری طور پر غازما پہنچنا چاہے تو وہ کیسے پہنچ سکتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب۔ بیرس سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے یا پھر مخصوص جیپوں کے ذریعے کیونکہ درمیان میں طویل صحرا ہے جس کے راستے میں چند نخلستان بھی آتے ہیں جہاں پانی بھی مل جاتا ہے اور جیپوں کے لئے آئل کا بھی انتظام ہے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے"...... کیپٹن رچرڈ نے جواب دیا۔

" کیا وہاں بیرس میں ہیلی کاپٹر کا کوئی اڈا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" نو سر۔ پورے اسرائیل سے اس مقدس رات کو کئی لوگ اپنے ذاتی ہیلی کاپٹروں پر بیرس آتے جاتے ہیں"...... کیپٹن رچرڈ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ اب سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروپ اس مقدس قافلے میں شامل ہو کر رسالہ سے بیرس اور پھر بیرس سے غازما پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ بلیک فائٹرز نے منصوبہ بنایا ہے کہ اس قافلے کو شامیر میں چیک کر کے ان ایجنٹوں کو وہیں ہلاک کیا جا سکے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ وہ ایجنسی ایسا نہ کر سکے۔ تمہارے پاس کوئی ایسا لائحہ عمل ہے جس سے میری خواہش پوری ہو سکے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب۔ کتنے افراد ان کی چیکنگ کرنے والے ہیں"...... کیپٹن رچرڈ نے پوچھا۔

" دس بارہ سرکاری ایجنسی کے افراد ہوں گے اور فوج کا ایک دستہ ہو گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب اتنے زیادہ افراد کو کیسے روکا جا سکتا ہے۔ صرف اتنا ہو سکتا ہے کہ وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے۔ اس طرح قافلہ پہنچنے سے پہلے یہ سب بے ہوش ہو جائیں گے اور تو کچھ نہیں ہو سکتا"...... کیپٹن رچرڈ نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ بہرحال سرکاری ایجنسی کے افراد ہیں اور کوئی طریقہ سوچو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" اور تو کوئی طریقہ نہیں ہے جناب"...... کیپٹن رچرڈ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم نے وہاں الرٹ رہنا ہے۔ اگر

شامیر میں ہونے والی چیکنگ سے دشمن ایجنٹ ہلاک ہو جائیں تو تم نے مجھے فوری طور پر اطلاع دینی ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تب بھی اور اس کے بعد تم نے یہ چیک کرنا ہے کہ وہ گروپ بیرس سے غازما کیسے روانہ ہوتا ہے۔ اگر جیپوں پر روانہ ہوں تو تفصیلی رپورٹ اور اگر کسی اور ذریعے سے ہوں تب بھی تفصیلی رپورٹ دینی ہے۔ میری سپیشل ٹرانسمیٹر فریکونسی نوٹ کر لو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے فریکونسی بتا دی۔

" اور سنو۔ صرف نگرانی کرنا۔ تم نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی اور نگرانی میں بھی تم نے کوئی کوتاہی کی یا مجھے فوری رپورٹ نہ دی تو تمہاری لاش صحرا میں گدھ نوچیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس چیف"۔ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" اور سنو۔ اگر یہ گروپ شامیر میں ہلاک کر دیا جائے تو لامحالہ انہیں سرکاری ایجنسی یا فوج کے ہیلی کاپٹروں میں غازما یا پھر براہ راست، تل ابیب لے جایا جائے گا۔ تم نے ان ہیلی کاپٹروں کی تفصیل فوری طور پر مجھے بتانی ہے۔ اور سنو۔ اگر تم کامیاب رہے تو تمہیں ہیڈ کوارٹر میں اعلیٰ عہدہ دیا جائے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا جناب۔ میں شامیر میں کراس

سسٹم زمین میں نصب کر دیتا ہوں اس طرح بیرس میں بیٹھ کر ہمیں شامیر میں ہونے والی ساری کارروائی کا علم ساتھ ساتھ ہوتا رہے گا اور میں ساتھ ساتھ آپ کو رپورٹ بھی دیتا رہوں گا "...... کیپٹن رچرڈ نے جواب دیا۔

" اوکے "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" یس چیف "...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" غازما میں ہمارا سنٹر انچارج کون ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

" کیپٹن ریمنڈ جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس سے میری بات کراؤ۔ ابھی فوراً "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" یس "...... کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

" کیپٹن ریمنڈ بول رہا ہوں جناب "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیپٹن ریمنڈ۔ تمہارے سنٹر میں ہیلی کاپٹر اور ایسا اسلحہ موجود ہے جس سے فضا میں ہی ہیلی کاپٹروں کو تباہ کیا جا سکے "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

" سکائی چیکنگ مشین بھی ہے یا نہیں "...... کرنل ڈیوڈ نے

پوچھا۔

" یس سر۔ لیکن محدود رینج کی ہے "...... کیپٹن ریمنڈ نے کہا۔

" اوکے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ میں تمہارے سنٹر میں خود پہنچ رہا ہوں۔ تم وہاں ریڈ الرٹ انتظامات کراؤ۔ باقی باتیں وہیں ہوں گی "...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود غازما سنٹر میں رہے گا اور کیپٹن رچرڈ سے رپورٹیں سنتا رہے گا۔ اگر کرنل گاسٹا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تو پھر کیپٹن رچرڈ کی رپورٹ پر وہ ان کے ہیلی کاپٹروں کو فضا میں ہی میزائلوں سے تباہ کر دے گا اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشوں کے ٹکڑے خود لے اڑے گا جبکہ کرنل گاسٹا اور اس کے آدمیوں کی لاشیں صحرا میں ہی دفن کر دی جائیں گی اور اگر کرنل گاسٹا کامیاب نہ ہوا جس کا اس کے نزدیک زیادہ امکان تھا تو پھر کیپٹن رچرڈ کی رپورٹ پر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خود غازما میں خاتمہ کر دے گا اور اسے اطمینان تھا کہ دونوں صورتوں میں کریڈٹ بہرحال جی پی فائیو کے پاس ہی رہے گا۔

دونوں اطراف میں دور تک پھیلے ہوئے صحرا کے درمیان میں
ایک چوڑی پختہ سڑک بل کھاتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ سڑک
کے دونوں کناروں پر تین فٹ اونچی دیواریں بھی موجود تھیں تاکہ
سڑک پر ریت کو جانے سے روکا جا سکے۔ سڑک پر پچیس ٹرم با
خصوصی جیپوں کا ایک قافلہ قطار کی صورت میں بیرس کی طرف بڑھ
چلا جا رہا تھا۔ تقریباً درمیان میں ایک خصوصی جیپ پر عمران او
اس کے ساتھی موجود تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ سائ
سیٹ پر جولیا اور صالحہ اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں اور عقبی سیٹوں
عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ ان سب نے اپنے سرو
پر سیاہ حاشیوں اور سیاہ دائروں والے بڑے بڑے رومال مخصوص
انداز میں باندھے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر بھی سیاہ رنگ کی
عبائیں تھیں جن کے اندر ان کے اصل لباس تھے۔ باقی قافلے میں
موجود مرد اور عورتیں بھی اسی لباس اور رومال میں موجود تھیں

انہیں رمالہ سے چلے ہوئے تقریباً نصف گھنٹہ گزر گیا تھا۔ عمران کا
نام شیفرڈ تھا جبکہ جولیا کو شیفرڈ کی بیوی لیزا کا روپ دیا گیا تھا اور
صفدر کا نام مائیکل تھا اور وہ شیفرڈ کا بھائی تھا۔ صالحہ کا نام ایلسا تھا
اور وہ صفدر کی بیوی کے روپ میں تھی۔ تنویر شیفرڈ کا ڈرائیور تھا اور
اس کا نام رابرٹ تھا۔ کیپٹن شکیل کا نام جوزف تھا اور وہ شیفرڈ کا
سیکرٹری تھا۔ شیفرڈ رمالہ کا امیر ترین آدمی تھا اور اسے وہاں نگ شیفرڈ
کہا جاتا تھا۔ نگ کا لقب رمالہ میں لارڈ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا
جیپ کے ایک خانے میں عمران نے ضروری اسلحہ بھی خصوصی کاغذ
میں لپیٹ کر رکھا ہوا تھا تاکہ اگر راستے میں اسلحے کی چیکنگ ہو تو
اسلحہ چیک نہ ہو سکے جبکہ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہیں
تھا۔ عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا خصوصی میک اپ کیا تھا
تاکہ کسی بھی جدید سے جدید سپر واشر سے بھی انہیں چیک نہ کیا جا
سکے۔

"عمران صاحب آپ"....... صفدر نے کہا۔

"میرا نام نگ شیفرڈ ہے برادر مائیکل"....... عمران نے اس کی
بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری نگ شیفرڈ۔ آپ نے نگ شیفرڈ اور اس کے پورے
گھرانے کو بھاری معاوضہ دیا ہے لیکن اگر ان یہودیوں نے مزید
دولت کی لالچ میں مخبری کر دی تو"....... صفدر نے کہا۔

"اس بارے میں سوچ بچار کی گئی تھی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ

اگر انہیں ہلاک کیا جاتا تو پورے گھرانے کے ساتھ ایسا کرنا پڑتا اور
اس طرح بے گناہ افراد بھی ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے۔ دوسری
بات یہ کہ اتنے افراد کی لاشیں غائب نہ کی جا سکتی تھیں اور تیسری
بات یہ کہ شیفرڈ رمالہ میں ریان کا نمبر تو ہے اور ریان نے اس کی
گارنٹی دی ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہاں بگ شیفرڈ کی موجودگی کا انہیں علم ہو
جائے"....... اس بار صالحہ نے گردن موڑ کر کہا۔

"اس کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ بے فکر رہو"....... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
عمران کی جیب میں موجود موبائل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ موبائل
فون شیفرڈ کا تھا اور عمران اسے خصوصی طور پر ساتھ لے آیا تھا۔

"یہ کس کی کال آ گئی"....... عمران نے جیب سے موبائل فون
نکال کر اس کی سکرین پر موجود نمبر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ریان کا نمبر ہے۔ کیا ہوا"....... عمران نے
چونک کر اور قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی
اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ بگ شیفرڈ بول رہا ہوں"....... عمران نے شیفرڈ کے لہجے
اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمان سے ریان بول رہا ہوں بگ شیفرڈ۔ ابھی ابھی مجھے بی
ایس فون پر اطلاع ملی ہے کہ برسراقتدار حکومتی پارٹی کے لارڈ بلیک

نے رمالہ کے گورنر سے ہولی وے پر سفر کرنے والے تمام افراد کے
ارے میں تفصیلات طلب کی ہیں اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ ہولی
ے پر سفر کرنے والے تمام خاندانوں کی ان کی عدم موجودگی میں
فصیل سے چیکنگ کی جائے اور اگر کوئی مشکوک بات ہو تو انہیں
طلاع دی جائے جس پر چیکنگ کی گئی لیکن کوئی مشکوک بات
سامنے نہ آئی تو رپورٹ دے دی گئی۔ جس پر میں نے اپنے طور پر
ارڈ بلیک کے سٹاف سے معلومات حاصل کی ہیں کہ وہ کیوں ایسا کر
ہے ہیں تو انتہائی اہم اطلاع ملی ہے کہ لارڈ بلیک کو اطلاع مل چکی
ہے کہ ہولی وے پر ان کی مخالف اپوزیشن پارٹی کے افراد سفر کر
ہے ہیں اور وہ رمالہ اور بیرس کے درمیان ایک نخلستان شامیر میں
خود اپنے سٹاف اور فوج کے ایک دستے کے ساتھ موجود ہیں اور ہولی
ے پر سفر کرنے والے تمام افراد کی بھرپور چیکنگ کریں گے"۔
دوسری طرف سے ریان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی چیکنگ"....... عمران نے پوچھا۔

"لارڈ بلیک کا خیال ہے کہ جس جیپ میں چار مرد اور دو عورتیں
سوار ہوں گی وہ مشکوک ہوں گے۔ ان کو وہاں روک کر ان کے
میک اپ چیک کئے جائیں گے اور اسلحہ بھی چیک کیا جائے گا"۔
ریان نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے
ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"لیکن کیا مقدس قافلے کے دوسرے لوگ احتجاج نہیں کریں

گے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ قافلے کے سردار جاسکی جو پرائم منسٹر صاحب کے قریبی عزیز ہیں اور پارلیمنٹ کے رکن بھی ہیں ان سے پرائم منسٹر صاحب نے براہ راست بات کی ہے اور ان کے حکم پر انہوں نے اس کی خصوصی اجازت دے دی ہے"۔ ریان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرتے رہیں چیکنگ۔ ہمارا کیا تعلق ہے"۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے تل ابیب سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق کرنل ڈیوڈ اپنے خصوصی ایکشن گروپ کے ساتھ غازما پہنچ چکے ہیں اور ایسی مشینری بھی ساتھ لے جائی گئی ہے جو آسمان پر اڑنے والے تمام ہیلی کاپٹروں کی نگرانی کر سکتی ہے اور ایسے میزائل بھی غازما میں پہنچا دیئے گئے ہیں جن کی مدد سے کسی بھی ہیلی کاپٹر کو فضا میں تباہ کیا جا سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور موبائل فون آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ گو ریان نے اپنی طرف سے کوڈ ورڈ میں بات کی تھی لیکن عمران کے سارے ساتھیوں نے اس کی باتوں کا اصل مطلب سمجھ لیا تھا کیونکہ عمران نے موبائل فون کا لاؤڈر آن کر رکھا تھا۔

"بگ شیفرڈ یہ تو انتہائی تشویش ناک اطلاع ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہم سے واقعی انتہائی حماقت ہوئی ہے کہ ہم ایک ہی جیپ میں سوار ہو گئے ہیں۔ ویسے مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ یہ بات لیک آؤٹ ہو جائے گی۔ یہ یقیناً ریان کے کسی آدمی نے مخبری کی ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔ دس بارہ بلیک فائٹرز کے ایجنٹ اور فوج کے دستے کے مقابل ہم کیا کر سکیں گے۔ پھر اسلحہ بھی خفیہ خانے میں ہے اور یہ لوگ تو شک پڑتے ہی ہم پر فائر کھول دیں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"ابھی شامیر آنے میں کافی دیر ہے۔ مجھے کچھ سوچنے دو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیٹ سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم اسلحہ جیبوں میں ڈال لیں اور پھر شامیر پہنچ کر وہاں کے حالات کو دیکھتے ہی ایکشن میں آ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اتنے بڑے قافلے میں موجود افراد کے سامنے ہم کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چاہے پوری اسرائیلی فوج ہی کیوں نہ ہو ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمیں پہلے اطلاع مل گئی ورنہ بے خبری میں ہم واقعی مار کھا جاتے"...... تنویر

نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اسلحے کی وجہ سے تو ہمیں فوری چیک کر لیا جائے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"جیپ کے اس خانے میں مزید خصوصی کاغذ موجود ہیں اس لئے ان کاغذوں میں لپیٹ کر مشین پسٹلز کو جیبوں میں رکھا جا سکتا ہے باقی ضرورت پڑنے پر ان سے اسلحہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہماری تلاشی لازماً لی جائے گی۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ صرف چھ افراد کے ایک جیپ پر ہونے کی بنا پر ہمیں بغیر چیک کئے گولیوں سے اڑا دیا جائے اور یقیناً سردار جاسکی کی موجودگی میں چیکنگ ہو گی بہرحال یہ تلاشی افراد کی ہو گی لیکن اگر ہم نے مشین پسٹلز جیبوں میں رکھے تو مشینی طور پر تو نہیں مگر ہاتھوں سے تلاشی لیتے ہوئے بلکہ تربیت یافتہ افراد تو صرف مخصوص ابھار دیکھ کر ہی سمجھ جائیں گے اور پھر معاملات انتہائی نازک بھی ہو سکتے ہیں"۔ ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا۔ ہم مٹی کے مادھو نہیں ہیں کہ وہ ہمیں آسانی سے ہلاک کر دیں"۔ ...... تنویر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال ہمیں ہوشیار رہنا ہو گا"۔ ...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شامیر نخلستان چھوٹا سا تھا۔ وہاں ایک پانی کا چشمہ بھی تھا اور ایک طرف درختوں کے درمیان ایک خاصا بڑا لکڑی کا کیبن بنا ہوا تھا جس میں آئل کے ڈرم موجود تھے اور ایسی مشینری موجود تھی کہ جس میں مطلوبہ رقم ڈالنے کے بعد ان ڈرموں سے آئل جیپوں اور کاروں میں منتقل کیا جا سکتا تھا۔ یہ کیبن اسرائیلی آئل فراہم کرنے والی ایک کمپنی کی ملکیت تھے۔ البتہ وہاں دن کے وقت کمپنی کا ایک آدمی بھی موجود ہوتا تھا لیکن رات کے وقت وہاں کوئی آدمی موجود نہ رہتا تھا۔ اس کیبن کی عقبی سمت میں چار بڑے ہیلی کاپٹر اور ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ان میں سے تین ہیلی کاپٹروں پر فوج کے مخصوص نشانات بنے ہوئے تھے جبکہ ایک بڑے اور چھوٹے ہیلی کاپٹر پر بلیک فائٹرز کا نام اور مخصوص نشان موجود تھا۔ وہاں نخلستان میں اس وقت کرنل گاسٹا کے ساتھ بلیک فائٹرز کے ایکشن گروپ کے چھ

مسلح افراد کے ساتھ ساتھ فوج کے بیس افراد بھی اپنی مخصوص یونیفارم میں موجود تھے۔ کرنل گاسٹا کے آدمیوں اور فوج کے سپا نخلستان شامیر میں علیحدہ علیحدہ بکھرے ہوئے تھے جبکہ کرنل گاسٹا اس کے ساتھ اس کا نمبر ٹو کیپٹن ہنری اسی کیبن کے قریب موجو تھے۔ آئل کمپنی کا ایک ملازم جس نے کمپنی کی مخصوص یونیفارم پہ ہوئی تھی کیبن کے اندر موجود تھا۔

" سر قافلہ تو پچیس بڑی جیپوں پر مشتمل ہے۔ یہ سارا قافلہ یہاں نخلستان میں اکٹھا رک ہی نہیں سکتا"...... کیپٹن ہنری نے کہا۔

" ہمیں جو معلومات رمالہ سے ملی ہیں ان کے مطابق صرف جیپوں میں چار مرد اور دو عورتیں موجود ہیں۔ باقی تمام جیپوں میں مختلف تعداد میں لوگ موجود ہیں اور میری بات سردار جاسکی سے ہو چکی ہے کہ ان دو جیپوں کو یہاں روک لیا جائے گا جبکہ باقی جیپیں بیرس روانہ ہو جائیں گی۔ البتہ سردار جاسکی یہاں رک جائے گا اور پھر چیکنگ کے بعد وہ ان کے ساتھ ہی جیپ میں سوار ہو کر چلا جائے گا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" جناب۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ لوگ میک اپ کے انتہائی ماہر ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان کا میک اپ ہی چیک نہ کر سکیں"...... کیپٹن ہنری نے کہا۔

" اسی لئے میں سپر سپیشل میک اپ واشر خصوصی طور پر لے آیا

ہوں۔ اس کے سامنے دنیا کا کوئی میک اپ ٹھہر نہیں سکتا۔ اس کے علاوہ لازماً ان کی جیپوں میں اسلحہ بھی ہو گا کیونکہ کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ کسی بھی حالت میں بغیر اسلحے کے نہیں رہ سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کا رد عمل ان کی حرکات سکنات بھی ان کا پول کھول دیں گی"...... کرنل گاسٹا نے کہا تو کیپٹن ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تھوڑی دیر بعد اچانک کرنل گاسٹا کی جیب میں موجود موبائل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جلدی سے جیب سے موبائل فون نکالا اور اس کی سکرین پر موجود نمبر دیکھ کر اس نے اسے آن کر کے کان سے لگا لیا۔

"یس۔ کرنل گاسٹا بول رہا ہوں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" سردار جاسکی بول رہا ہوں کرنل گاسٹا۔ ہمارا قافلہ اب نخلستان کے قریب پہنچنے والا ہے۔ آپ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہو گا"۔ دوسری طرف سے سخت اور بھاری سی آواز میں کہا گیا۔

"آپ کے قافلے میں دو جیپیں ایسی ہیں جن میں چھ افراد کا گروپ چار مردوں اور دو عورتیں پر مشتمل موجود ہے۔ آپ ان دونوں جیپوں کو یہاں پہنچنے سے پہلے اکٹھی کر دیں اور انہیں یہاں رکنے کا کہہ دیں۔ باقی قافلہ آپ لے جا سکتے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" میں خود بھی رکوں گا کیونکہ دونوں جیپوں میں ہمارے اہم بیرسی افراد موجود ہیں۔ میں پرائم منسٹر صاحب کی وجہ سے آپ کو اس مقدس قافلے کی چیکنگ کی اجازت دینے پر مجبور ہوں ورنہ میں

ایسا سوچ بھی نہ سکتا تھا"...... سردار جاسکی نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔آپ بے شک رک جائیں لیکن آپ نے براہ کرم ہمارے کام میں کوئی مداخلت نہیں کرنی ۔ہم اسرائیل کے نمبر ایک دشمنوں کو چیک کر رہے ہیں اور یہ گریٹ اسرائیل کے مفاد میں ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" اوکے ۔ تو پھر میں اپنی جیپ بھی روک لوں گا"...... سردار جاسکی نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب ۔زیادہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں ۔آپ اکیلے رک جائیں ۔ پھر ان کے ساتھ آپ بیرس جا سکتے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ایسا ہی ہو گا ۔پہلے میری جیپ نخلستان پہنچے گی ۔ میں اس میں سے اتر کر رک جاؤں گا اور جیپ آگے بڑھ جائے گی ۔ دونوں جیپوں کو میں قافلے کے آخر میں کر دوں گا لہذا آخری دونوں جیپیں نخلستان میں رک جائیں گی"...... سردار جاسکی نے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... کرنل گاسٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے فون آف کر دیا گیا تو اس نے بھی فون آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

" سب کو یہاں اکٹھا کرو تا کہ میں انہیں ضروری ہدایات دے سکوں"...... کرنل گاسٹا نے کہا تو کیپٹن ہنری نے مڑ کر اپنے ساتھیوں اور فوجیوں کو بلند آواز میں پکارنا شروع کر دیا ۔ وہ سب

دوڑ کر وہاں ان کے پاس آکر کھڑے ہو گئے تو کرنل گاسٹا نے انہیں ہدایات دینا شروع کر دیں۔

" میرا خیال ہے کرنل کہ ہم میں سے چار افراد درختوں پر چڑھ کر بیٹھیں تا کہ کسی بھی انتہائی ضرورت میں وہ کارروائی کر سکیں"۔ کیپٹن ہنری نے کہا۔

" نہیں ۔اس کی ضرورت نہیں ۔ مقابلے کی صورت میں بھی ہم انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیپٹن ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی جس جیپ میں موجود تھے اسے سر
جاسکی کی طرف سے سب سے آخر میں ہونے کا کہا گیا اور ساتھ
سردار جاسکی نے انہیں بتا دیا کہ حکومت کے حکم پر ان کی اور ان
آگے والی جیپ نخلستان میں رکے گی اور پھر ان کی موجودگی
دونوں جیپوں میں سوار افراد کی مکمل چیکنگ ہو گی کیونکہ حکومت
اطلاع دی گئی ہے کہ اس قافلے میں دشمن ایجنٹ شامل ہیں۔ چنا
عمران کی جیپ اس قافلے میں سب سے پیچھے کر دی گئی۔ اس
آگے والی جیپ میں بھی چھ افراد سوار تھے جن میں سے چار مرد او
عورتیں تھیں اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ان سے آگے والی جیپ
کر بائیں طرف نخلستان میں رک گئی تو تنویر نے بھی اس کے
جیپ روک دی۔ دوسرے لمحے دونوں جیپوں کو فوج کے
آدمیوں نے گھیرے میں لے لیا۔

"آپ لوگ جیپ میں ہی رہیں گے۔ جب تک پہلی جیپ کی چیکنگ نہیں ہو جاتی"...... ایک فوجی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپ کے قریب آکر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر ہو کر چیکنگ کریں۔ ہم حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کرنے والے لوگ ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فوجی کے چہرے پر پھیلی ہوئی سختی تیزی سے نرمی میں تبدیل ہو گئی۔ آگے والی جیپ میں سوار افراد کو دو فوجی جیپ سے اتار کر اس لکڑی کے کیبن کی عقبی طرف لے گئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد وہ چھ افراد واپس آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ویسے ان کی عدم موجودگی میں انتہائی جدید ترین مشینری کے ذریعے ان کی جیپ کو ہر لحاظ سے چیک کیا جاتا رہا تھا۔ ان لوگوں کی واپسی پر انہیں جیپ میں سوار ہو کر آگے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ جب ان کی جیپ نخلستان سے نکل کر آگے بڑھ گئی تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو نیچے اترنے کے لئے کہا گیا عمران اور اس کے ساتھی نیچے اترے تو انہیں مشین گنوں کے پہرے میں آگے لے جایا گیا۔ کیبن کے عقبی طرف بہت سی فولڈنگ کرسیاں موجود تھیں۔ درمیان میں ایک بڑی فولڈنگ میز بھی رکھی ہوئی تھی جس پر ایک بریف کیس شکل کی مشین موجود تھی اور عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ یہ میک اپ واشر تھا لیکن اس ٹائپ کا میک اپ واشر اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔ لیکن اسے یقین

تھا کہ جس قدر بھی جدید ترین واشر کیوں نہ ہو ان کا میک اپ چیک
نہ کیا جا سکے گا۔ انہیں ایک سائیڈ پر کھڑا کر کے پہلے جدید گائیگر کے
ذریعے ان کی بیرونی جسمانی چیکنگ کی گئی۔ پھر عمران کو اشارے
سے کرسی پر بیٹھنے کا کہا گیا۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں
کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ مشین کے ساتھ منسلک کنٹوپ اس کے سر
چڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا گیا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے
اس کے چہرے کو کوئی تیز استرے سے کھرچ رہا ہو۔ اسے اپ
چہرے پر شدید درد کا احساس بھی ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد واشر آف
کر کے کنٹوپ ہٹا لیا گیا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ا
آنے والے اطمینان کی جھلکیاں دیکھ لیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا اپ
تیار کردہ خصوصی میک اپ اس جدید ترین واشر سے بھی واش نہیں
ہو سکا۔ سردار جاسکی ایک سائیڈ پر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کے
بعد اس کے سارے ساتھیوں کو باری باری چیک کیا گیا لیکن کس
کے چہرے پر بھی میک اپ واش نہ ہو سکا۔

" اب آپ کیا کہتے ہیں کرنل گاستا "...... سردار جاسکی نے کرسی
سے اٹھتے ہوئے قدرے تلخ لہجے میں کرنل گاستا سے کہا جو ایک سائ
پر ہونٹ بھینچے کھڑا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں غلط اطلاع ملی ہے۔
معذرت خواہ ہیں "...... کرنل گاستا نے چند لمحے خاموش رہنے کے
بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس کے

ساتھیوں کو جانے کی اجازت دے دی گئی۔ ان کی جیپ کی چیکنگ
بھی اوکے قرار دے دی گئی تھی۔ سردار جاسکی بھی ان کے ساتھ ہی
جیپ میں سوار ہو گیا۔ صالحہ اور جولیا کو عقبی سیٹ پر بٹھا دیا گیا اور
سردار جاسکی تنویر کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

" بگ شیفرڈ۔ آپ کو اور آپ کی فیملی کو جو تکلیف اٹھانا پڑی میں
اس پر شرمندہ ہوں لیکن مسئلہ حکومتی اور پرائم منسٹر کا تھا۔ پرائم
منسٹر صاحب نے مجھے خود کال کر کے درخواست کی تھی "...... سردار
جاسکی نے عقبی سیٹ پر موجود عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کوئی بات نہیں سردار جاسکی۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم تو
حکومت سے تعاون کرنے والے لوگ ہیں "...... عمران نے مخصوص
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سردار جاسکی نے اثبات میں سر ہلا دیا
ور پھر تقریباً تین گھنٹے کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ بیرس
یں داخل ہو گئے۔ بیرس میں داخل ہوتے ہی انہیں دور سے ایک
دیم معبد کی عمارت نظر آنے لگ گئی تھی جس کے باہر بہت سی ٹرم
بار جیپیں موجود تھیں اس لئے تنویر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے تیزی سے
س طرف کو بڑھتا چلا گیا۔

" اوکے شکریہ۔ اب بعد میں ملاقات ہو گی "...... جیپ رکتے ہی
سردار جاسکی نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر گیا۔

" بہتر ہے کہ ادھر ادھر پھرنے کی بجائے ہم ابھی سے دعائیں مانگنی
شروع کر دیں "...... عمران نے سردار جاسکی کے نیچے اترتے ہی کہا تو

اس کے ساتھیوں نے اس انداز میں سر ہلائے جیسے وہ عمران کا
مطلب سمجھ گئے ہوں اور پھر وہ سب تیزی سے نیچے اترنے لگے۔
تھوڑی دیر بعد انہیں ایک بڑی سی عمارت میں واقع ایک ہال نما
کمرے میں لے جایا گیا۔ یہ کمرہ ان کے لئے ریزرو کیا گیا تھا تاکہ وہ
دوسرے روز یہاں آرام کر سکیں۔

"کیا دعائیں مانگیں بگ شیفرڈ۔ یہ تو بتا دیں"....... صفدر نے
کہا۔

"فی الحال ہم گھومیں پھریں گے۔ ساری رات پڑی ہے دعائیں
مانگنے کے لئے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ سب کمرے سے
باہر آ گئے۔

"ہمیں کوئی بڑا ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہے"....... عمران نے آہستہ
سے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ یہاں پر ہماری نگرانی ہو رہی ہو اور یہ
لوگ ہمیں ہیلی کاپٹر پر غازما پہنچنے ہی نہ دیں"....... صفدر نے کہا۔

"اس کے لئے ہم معبد میں جا کر دعائیں تو نہیں مانگ سکتے اور
اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو لامحالہ ہمیں مشکوک سمجھ کر گولیوں سے بھی
اڑایا جا سکتا ہے۔ کرنل گاسٹا اور اس کے ساتھی لازماً یہاں پہنچنے
والے ہوں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کے یہاں پہنچنے سے
پہلے ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جس پر ہمیں

تلاش نہ کیا جا سکے۔ میرا خیال ہے کہ ہیلی کاپٹر پر ہم الٹا پھنس جائیں
گے اور یہاں اس کا علم بھی فوری طور پر ہو جائے گا اور کرنل گاسٹا
کے پاس موبائل فون ہے۔ وہ پوری ایئر فورس کو ہمارے خلاف
لے آئے گا"....... صفدر نے کہا۔

"اس کرنل گاسٹا کا یہاں خاتمہ کیوں نہ کر دیا جائے"....... تنویر
نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس طرح ہم الٹا پھنس جائیں گے"....... عمران
نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر پر زیادہ فاصلہ طے کر لیں گے جبکہ
جیپ پر ہمیں فوری طور پر کور کر لیا جائے گا"....... جولیا نے کہا۔

"چلو ایسا کرتے ہیں کہ ہم ہیلی کاپٹر پر غازما کی بجائے تل ابیب
کی طرف سفر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ راستے میں لامحالہ کوئی نہ کوئی
بڑا شہر ہو گا۔ وہاں سے ہمیں کمرشل بسیں مل سکتی ہیں"....... عمران
نے کہا تو اس بار صفدر نے بھی اس کی تائید کر دی اور پھر وہ گھومتے
پھرتے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ہمیں جیپ سے اسلحہ بھی لے لینا چاہئے۔ بغیر اسلحہ کے میں
اپنے آپ کو ادھورا سا محسوس کرتا ہوں"....... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ صفدر تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جاؤ اور اسلحہ لے آؤ۔ ہم
یہاں موجود ہیں لیکن سنو۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل گاسٹا نے مزید
چیکنگ کے لئے جیپ میں کوئی ڈکٹا فون یا آلہ نصب کر دیا ہو اس

لئے کوئی بات نہ کرنا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلائے اور تیزی سے مڑ کر دونوں اس طرف آگے بڑھتے چلے گئے جہاں ان کی جیپ موجود تھی۔

" ہمارے اس طرح کھڑے ہونے کو بھی مشکوک نہ سمجھ لیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

" سمجھتے ہیں تو سمجھ لیں۔ اب ہم چوروں کی طرح چھپ کر بیٹھے سے تو رہے"...... تنویر نے فوراً ہی منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد صفدر اور کیپٹن شکیل واپس آگئے۔

" کرنل گاسٹا اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں بیرس پہنچ چکا ہے اور فوج کے آدمی واپس چلے گئے ہیں اور عمران صاحب وہاں ایک طرف بڑا اور تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے۔ شاید کوئی گروپ اس ہیلی کاپٹر پر آیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اوہ۔ تو پھر چلو واپس۔ ہم اس ہیلی کاپٹر کو استعمال کریں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے تھے جہاں ان کی جیپ باقی جیپوں کے ساتھ موجود تھی۔ ایک طرف کچھ فاصلے پر کھلے میدان میں ایک بڑا ہیلی کاپٹر موجود تھا جس پر تل ابیب کی کسی سیاحتی کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا۔

" تنویر۔ تم جا کر اس ہیلی کاپٹر کو چیک کرو۔ ہم یہاں رہیں

گے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا میں واپس آکر آپ سب کو بتاؤں گا"...... تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ پھر ہم اکٹھے ہی ٹہلتے ہوئے وہاں جائیں گے اور پھر ہیلی کاپٹر کو لے اڑیں گے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گیا۔

" مسٹر بگ شیفرڈ۔ آپ لوگ کمرے میں جانے کی بجائے یہاں کیوں کھڑے ہیں"...... اچانک ایک طرف سے کرنل گاسٹا نے قریب آکر کہا۔ اس کے ساتھ چار مسلح افراد بھی تھے۔

" ہم نے ساری رات دوزانو بیٹھ کر دعائیں مانگنی ہیں اس لئے ابھی چل پھر رہے ہیں۔ آپ بتائیں کوئی مشکوک افراد آپ کو نظر آئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ دشمن ایجنٹ یہاں موجود ہیں لیکن بلیک فائٹرز اور مجھ سے بچ کر وہ کہاں جائیں گے"۔ کرنل گاسٹا نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ چھٹی حس کیا ہوتی ہے کرنل صاحب۔ کیا یہ کوئی فوجی اصطلاح ہے"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو کرنل گاسٹا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" انسان کے پاس حواس کے علاوہ ایک چھٹی حس بھی ہوتی ہے جسے زندگی کی نگران کہا جاتا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

" میرے خیال میں وہ ہمیں چیک کر رہا تھا ۔ آپ نے جس
معصومیت سے چھٹی حس کا پوچھا تو اس سے اس کا شک دور ہو گیا
ہے " ۔ صفدر نے کہا ۔

" بڑی مشکل سے میں نے اپنی زبان روکی ہے کیونکہ اسے یقیناً یہ
بتا دیا گیا ہو گا کہ عمران مسخرہ سا آدمی ہے اور ہر بات پر مذاق کرنا
اس کی خصلت میں شامل ہے ۔ پھر یہ چھٹی حس وغیرہ عام آدمیوں کا
مسئلہ نہیں ہوتا ۔ تربیت یافتہ افراد ہی اس چھٹی حس کا سگنل سمجھتے
ہیں " ...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے ۔
تھوڑی دیر بعد تنویر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آتا دکھائی دیا ۔

" ہیلی کاپٹر پرواز کے لئے تیار ہے " ...... تنویر نے قریب آ کر کہا ۔

" کسی نے مداخلت تو نہیں کی " ...... عمران نے کہا ۔

" نہیں " ...... تنویر نے جواب دیا ۔

" او کے ۔ سب اکٹھے ہو کر چلو " ...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب
اکٹھے ہو کر اس طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا ۔ پھر
ایک ایک کر کے وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے ۔ سب سے آخر
میں عمران سوار ہوا ۔ وہ تیزی سے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ اس نے
سیٹ بیلٹ باندھی اور پھر کنٹرول پینل کھول کر اس نے باہر کو نکلی
ہوئی دونوں علیحدہ علیحدہ رنگوں کی تاروں کو آپس میں جوڑ کر باندھ
دیا ۔ تاروں کے جڑتے ہی ہیلی کاپٹر سٹارٹ ہو گیا ۔ عمران کے ساتھی
بیٹھے ہیلی کاپٹر کی کھڑکیوں سے ادھر ادھر چیک کر رہے تھے ۔ چند

لمحوں بعد انہیں دور سے ایک آدمی اس ہیلی کاپٹر کی طرف آتا دکھائی
دیا ۔

" یہ پائلٹ ہو گا " ...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ موجود
کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ دوسرے لمحے عمران نے ایک
جھٹکے سے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند کر دیا ۔ پہلے وہ اسے خاصی تیزی سے
بلندی پر لے گیا تاکہ نیچے سے اس پر فائرنگ نہ ہو سکے اور اس کے
بعد اس نے اسے اڑا دیا ۔ اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر انتہائی تیزی سے
صحرا پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ۔

" اب تک وہاں کھلبلی مچ چکی ہو گی " ...... صفدر نے کہا ۔

" اور کرنل گاسٹا اپنی چھٹی حس کو پیٹ رہا ہو گا " ...... عمران نے
کہا تو ہیلی کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا ۔

" کیا مطلب ۔ یہ کیا بات ہوئی " ...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا کیونکہ اسے تو اب تک معلوم نہ ہو سکا تھا کہ اس کی عدم
موجودگی میں کرنل گاسٹا آیا تھا اور اس سے کیا باتیں ہوئی تھیں ۔
صفدر نے تنویر کو تفصیل بتائی تو تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا ۔

" عمران صاحب ۔ جتنا جلد ممکن ہو سکے ہمیں یہ ہیلی کاپٹر چھوڑ دینا
ہو گا ۔ کرنل گاسٹا لامحالہ قریبی ایئر فورس کے اڈے سے لڑاکا طیاروں
کو ہمارے پیچھے لگا دے گا اور نیچے ہر طرف صحرا ہی صحرا نظر آ رہا
ہے " ...... کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" مجھے معلوم ہے ۔ لیکن ہم ویسے ہی تو عام سے نخلستان میں نہیں

اتر سکتے ورنہ ہم مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ جائیں گے"...... عمران
نے جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ تل ابیب تو یہاں سے بہت دور ہے جبکہ غازا
نزدیک ہے ۔ ہم وہاں زیادہ جلدی پہنچ سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل
نے کہا۔

" کرنل گاسٹا نے لامحالہ غازا میں بھی انتظامات کر رکھے ہوں گے
اور اگر جو اطلاع کرنل گاسٹا کو ملی ہے وہ کسی مخبر کے ذریعے کرنل
ڈیوڈ کو پہنچ گئی ہو تو وہ یقیناً غازا میں ہمارے استقبال کے لئے موجود
ہو گا ۔ ایک منٹ ۔ میں چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر تیزی سے فریکونسی
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر جیسے ہی اس نے اسے آن کیا
ایک آواز سنائی دی۔

" کیپٹن رچرڈ بول رہا ہوں چیف ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز
سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے ۔

" یس ۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور" ۔ کرنل
ڈیوڈ کی آواز ہیلی کاپٹر میں گونج اٹھی تو عمران کے چہرے پر
مسکراہٹ پھیل گئی۔

" چیف ۔ کرنل گاسٹا کی چیکنگ ناکام رہی ہے ۔ دو جیپوں میں
موجود چھ افراد کے گروپس کو چیک کیا گیا لیکن چیکنگ ناکام رہی
جس پر کرنل گاسٹا کی اجازت سے یہ تمام افراد بیرس پہنچ گئے ۔ کرنل

گاسٹا بھی اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آ گیا لیکن ابھی ابھی اچانک ایک
گروپ جسے چیک کیا گیا تھا یہاں موجود ایک سیاحتی کمپنی زالف کا بڑا
ہیلی کاپٹر اغوا کر کے لے گیا ہے ۔ یہ وہی گروپ ہے جسے کرنل گاسٹا
نے نخلستان میں چیک کیا تھا ۔ اب کرنل گاسٹا ٹاسکی ایئر فورس کے
اڈے پر بات کر رہا ہے تاکہ اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی اڑا دیا جائے
اوور"...... کیپٹن رچرڈ نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" کرنل گاسٹا کے بس کا روگ نہیں ہے کہ ان شیطانوں کو چیک
کر سکے ۔ اس ہیلی کاپٹر کا رخ غازا کی طرف ہی ہے ناں ۔ اوور" ۔
کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس چیف ۔ اوور"...... کیپٹن رچرڈ نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ فکر مت کرو ۔ یہاں ہم پوری طرح تیار ہیں ۔ اوور اینڈ
آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بھی بجلی کی سی تیزی
سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا کیونکہ کال آف ہوتے ہی عمران کی طرف سے
کال جانی شروع ہو جاتی اور عمران جو بات معلوم کرنا چاہتا تھا وہ پہلے
ہی معلوم ہو چکی تھی اس لئے عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔

" اب سن لیا تم نے ۔ کرنل ڈیوڈ کا آدمی بھی بیرس میں موجود تھا
اور کرنل ڈیوڈ خود غازا میں مع لاؤ لشکر کے ہمارے استقبال کے لئے
بے چین ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ غازا میں کیوں رک گیا ہے ۔ اسے تو بیرس آنا چاہئے
تھا"...... صفدر نے کہا۔

"اس نے ہمارے بازو آزمائے ہوئے ہیں ۔ اسے معلوم ہے کہ کرنل گاستا نیا ہونے کی وجہ سے ہمیں چیک نہ کر سکے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔ کال جنرل فریکونسی پر آرہی تھی۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کون چلا ہے ہیلی کاپٹر ۔ اوور"...... ایک تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پائلٹ ۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں ایئر کمانڈر ٹاسکی ایئر بیس سے بول رہا ہوں ۔ فوراً ہیلی کاپٹر کا رخ ٹاسکی ایئر بیس کی طرف موڑو ورنہ تمہارے ہیلی کاپٹر کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا ۔ اوور"...... وہی چیختی ہی آواز سنائی دی۔

"ہماری رہنمائی کرو ۔ ہم آجاتے ہیں ۔ اوور"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے ۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ٹھیک ہے ۔ اس طرح تم بچ سکتے ہو ۔ ہم تمہیں قانون کے حوالے کر دیں گے ورنہ ہم تمہارے ہیلی کاپٹر کو میزائلوں سے اڑا دیں گے اور تم ہمارے میزائل ٹارگٹ پر ہو ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن اس بار لہجہ پہلے کی طرح کرخت نہ تھا۔

"جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم ٹاسکی ایئر بیس پر آنا چاہتے ہیں تو پھر کیوں دھمکیاں دے رہے ہو ۔ ہم مجرم نہیں ہیں ۔ ہمارا شمار معزز لوگوں میں ہوتا ہے ۔ ہمیں ایک ایمرجنسی کی وجہ سے اس ہیلی کاپٹر کو بیرس سے اڑانا پڑا ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے عمران کی ٹاسکی ایئر بیس کے بارے میں رہنمائی کرنے کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ تبدیل کر دیا۔

"عمران صاحب ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں ۔ اس طرح تو ہم پھنس جائیں گے"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران نے درست فیصلہ کیا ہے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے"...... عمران کے بولنے سے پہلے جولیا نے کہا۔

"ارے واہ ۔ آج تو میری قسمت کا ستارہ زوروں پر ہے کیونکہ جولیا نے بھی میری تائید کر دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ستارہ نہیں بلکہ میرا ستارہ عروج پر ہے کیونکہ تم نے میری مرضی کا فیصلہ کیا ہے اس لئے جولیا نے تمہاری تائید کر دی ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بھی تمہیں اپنے سوال کا جواب چاہئے ۔ صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کی وجہ میں نہیں سمجھ سکا ۔ وہاں یقیناً ریڈ الرٹ ہو چکا

ہو گا"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہم کسی بھی طرح ان حالات میں اس عام سے ہیلی کاپٹر پر ٹ
ایبب نہیں پہنچ سکتے تھے اور غازما میں کرنل ڈیوڈ ہمارے استقبا
کے لئے موجود ہے اور ہمارا ہیلی کاپٹر میزائل ٹارگٹ پر ہے اور اس
عام سے ہیلی کاپٹر میں ایسی صلاحیت نہیں ہے کہ ہم اسے میزائل
فائرنگ سے بچا سکیں۔ گن شپ ہیلی کاپٹر ہوتا تو اور بات تھی اور
اگر صحرا میں اتر جاتے تب بھی بری طرح پھنس جاتے۔ ان حالا
میں ٹاسکی ایئر بیس پر پہنچ کر وہاں جدوجہد کرنے کا سکوپ تو باقی
جاتا ہے۔ ہم وہاں سے کوئی گن شپ ہیلی کاپٹر اڑا کر نکل سکتے
ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ آپ واقعی گہرائی میں
سوچتے ہیں"...... صفدر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" گہرائی میں نہیں بلکہ بلندی پر سوچ رہا ہوں۔ چونکہ بلندی پر
پہنچ کر تنویر کا ذہن زیادہ تیزی سے کام کرنے لگ جاتا ہے اس لئے
کیوں ناں تنویر کو اور زیادہ بلندی پر بھجوا دیا جائے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور زیادہ بلندی پر۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ تنویر
نے کہا۔

" میرا مطلب ہے آسمان پر۔ جہاں آخر کار ہم سب کی روحوں نے
جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ہمیں وہاں فوری ایکشن میں آنا ہو گا اس لئے
اسلحہ بانٹ لیں اور پلاننگ بھی کر لیں"...... تنویر کے جواب دینے
سے پہلے صفدر نے بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے تنویر کا بگڑتا
ہوا چہرہ دیکھ لیا تھا۔

" پلاننگ کیا کرنی ہے۔ صورت حال کے لحاظ سے کام کرنا ہو گا
اور ضرورت پڑنے پر مزید اسلحہ وہیں سے حاصل کرنا ہے اور پھر جو نظر
آئے اڑا دینا۔ اگر یہ چھوٹا ایئر بیس ہے تو پھر وہاں افراد کی تعداد کم ہو
گی اور اگر بڑا ہو گا تو ہمارا ٹارگٹ گن شپ ہیلی کاپٹر اڑانا ہو گا"۔
عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر صفدر اور
کیپٹن شکیل نے ایک ایک مشین پسٹل نکال کر سب کے حوالے کر
دیا۔ ایک مشن پسٹل عمران کی جیب میں بھی ڈال دیا گیا اور وہ سب
تیار اور چوکنے ہو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کی مزید تیز رفتار پرواز کے
بعد انہیں دور سے صحرا کے اندر بنا ایئر بیس نظر آنے لگ گیا جس
کے گرد اونچی باڑیں تھیں۔ وہاں اندر باقاعدہ ایک بڑا رن وے
موجود تھا۔ بڑے بڑے ہینگرز بھی موجود تھے جن میں لڑاکا طیارے
موجود تھے۔ البتہ دو گن شپ ہیلی کاپٹر بھی ایک عمارت کی سائیڈ
میں کھڑے نظر آ رہے تھے جن میں سے ایک کے پر تیزی سے حرکت
میں تھے۔ چاروں سائیڈوں پر چیکنگ ٹاورز بھی موجود تھے جن پر لگی
ہوئیں ایئر کرافٹ گنیں بھی نظر آ رہی تھیں۔

" یہ تو خاصا بڑا ایئر بیس ہے۔ ہمیں یہی ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہے

جو چل رہا ہے ۔اس میں لازماً فیول فل بھرا ہوا ہو گا ۔ میں اپنے
کا پٹر کو اس کے قریب اتاروں گا اور ہم نے اس پر فوری قبضہ ک
ہے ۔ کھڑے ہو جاؤ "....... عمران نے صورت حال کا جائزہ لیتے ہو
کہا۔

" کیا ہم فائرنگ وغیرہ نہیں کریں گے "....... تنویر نے برا سا م
بناتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کے اس فیصلے پر بڑی مایوسی ہو
ہو۔

" فائرنگ کی ضرورت پڑی تو گن شپ ہیلی کا پٹر سے کر
گے "....... عمران نے کہا اور اسی لمحے ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ ا
تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ پائلٹ سنو ۔ میں ایئر کمانڈر بول رہا ہوں ۔ تم ہی
کا پٹر ہیلی پیڈ پر اتارو گے اور جب تک تمہیں حکم نہ دیا جائے تم
ہیلی کا پٹر سے باہر نہیں آنا ورنہ تمہارا ہیلی کا پٹر تم سمیت اڑا دیا جا
گا ۔ اوور "....... ایئر کمانڈر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" ٹھیک ہے ۔ ایسا ہی ہو گا جیسے آپ کہہ رہے ہیں "....... عمران
نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" او کے ۔ اوور اینڈ آل "....... دوسری طرف سے مطمئن لہجے
کہا گیا۔

" تیار ہو جاؤ ۔ دروازہ کھول دو ۔ ہم نے بجلی کی سی تیزی
ایکشن کرنا ہے "....... عمران نے ہیلی کا پٹر کی بلندی کم کرتے ہو

ہا تو صفدر نے اٹھ کر ہیلی کا پٹر کا دروازہ کھول دیا ۔ باقی ساتھی بھی
ڑھ کر دروازے کے قریب کھڑے ہو گئے ۔ عمران نے اچانک تیزی
ے ہیلی کا پٹر کو غوطہ دیا اور پھر ہیلی کا پٹر انتہائی تیز رفتاری سے
ونوں گن شپ ہیلی کا پٹرز کے قریب اترتا چلا گیا ۔ وہاں ایک طرف
جیپیں بھی کھڑی نظر آ رہی تھیں ۔ جیسے ہی ہیلی کا پٹر کے پیڈ زمین پر
لگے صفدر نے باہر چھلانگ لگا دی ۔ اس کے پیچھے بجلی کی سی تیزی سے
اقی ساتھی بھی اتر گئے ۔ عمران نے ہیڈ فون سر سے ہٹایا اور پھر سیٹ
یلٹ کھول کر ایک جھٹکے سے علیحدہ کر کے وہ بھی دروازے کی
رف بڑھا ۔ اسی لمحے اسے باہر سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے
ں اور عمران نے بے اختیار ہیلی کا پٹر سے باہر چھلانگ لگا دی ۔ اس
کے ساتھی گن شپ ہیلی کا پٹر میں سوار ہو چکے تھے اور ان کی طرف
ے ان جیپوں پر فائرنگ کی جا رہی تھی جو ان کی طرف بڑھنے کی
وشش کر رہی تھیں ۔ جیپوں کی طرف سے بھی فائرنگ کی جا رہی
ی لیکن وہ لوگ شاید اپنے گن شپ ہیلی کا پٹر کو بچانے کی تگ و دو
یں براہ راست اس پر فائر نہ کر رہے تھے ۔ عمران تیزی سے ہیلی کا پٹر
کے نیچے سے ہو کر دوسری طرف آ گیا اور پھر جیسے ہی ایک لمحے کے
لئے فائرنگ میں وقفہ ہوا اس نے باہر نکل کر دروازے میں چھلانگ
گا دی ۔ اسی لمحے ہیلی کا پٹر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا اور بجلی کی سی تیزی
ے ایک واچ ٹاور کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ دوسرے لمحے گن شپ
یلی کا پٹر سے ایک میزائل نکل کر واچ ٹاور سے ٹکرایا اور ایک

خوفناک دھماکے سے واچ ٹاور کے ٹکڑے فضا میں بکھرتے چلے
پائلٹ سیٹ پر تنویر موجود تھا۔
"ہٹو۔ مجھے بیٹھنے دو ورنہ وہ کوئی میزائل فائر کر دیں گے
عمران نے چیخ کر کہا تو تنویر اچھل کر ایک سائیڈ پر ہوا تو عمران
سیٹ پر چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے خوفناک جھٹکا کھا کر
جاتا ہوا ہیلی کاپٹر ایک زوردار جھٹکے سے اوپر اٹھا اور عمران
ہیڈ فون سر پر ایڈجسٹ کیا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو بلندی پر
جانے کی بجائے انتہائی تیزی سے نیچے لے جانا شروع کر دیا۔ ہیلی کا
اس قدر برق رفتاری سے نیچے جا رہا تھا کہ عمران کے ساتھیوں
دل اچھل کر ان کے حلق میں آنے لگے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا
کہ پلک جھپکانے میں ہیلی کاپٹر زمین سے ٹکرا جائے گا لیکن پھر کا
گہرائی میں لے جا کر عمران نے ہیلی کاپٹر کو متوازن کیا اور اس
ساتھ ہی ہیلی کاپٹر صحرائی ٹیلوں کے تقریباً اوپر سے اڑتا ہوا آگے بڑھ
چلا جا رہا تھا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔
"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ اس طرح تو ہم آسانی سے ہٹ ہو جائیں
گے"...... تنویر نے چیخ کر کہا۔
"خاموش بیٹھے رہو۔ سب سے بڑا خطرہ کوبرا میزائل ہیں اور وہ
بلندی پر کام نہیں کرتا اور بلندی پر اس نے کسی صورت بھی ہمارا
پیچھا نہیں چھوڑنا۔ ہیلی کاپٹر کی ایگزاسٹ ایئر کی وجہ سے مسلسل پیچھے
لگا رہتا ہے اور ہیلی کاپٹر کی تباہی یقینی ہو جاتی ہے"...... عمران نے

تیز لہجے میں جواب دیا۔
"لیکن کم بلندی پر عام میزائل تو کام کرے گا"...... تنویر نے اس
بار قدرے ڈھیلے سے لہجے میں کہا کیونکہ اسے عمران کی بات سمجھ آ گئی
تھی۔
"عام میزائل کی مجھے فکر نہیں ہے کیونکہ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر
ہے۔ عام ہیلی کاپٹر نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔
"عمران صاحب۔ لڑاکا طیارے اور بمبار طیارے ابھی ہمیں گھیر
لیں گے"...... صفدر نے کہا۔
"لڑاکا طیارے اس قدر گہرائی میں اڑ ہی نہیں سکتے اور بمبار
طیارے کے لئے گن شپ ہیلی کاپٹر آسان ٹارگٹ نہیں ہوا کرتا۔
ویسے ہمارے مقدر میں موت لکھی ہوئی ہو تو اسے کوئی ٹال نہیں
سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔ گن شپ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز
رفتاری سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک تیز آوازیں انہیں اپنے
عقب سے سنائی دیں۔ عمران نے سامنے موجود ایک چھوٹی سی
سکرین پر عقبی منظر دیکھنا شروع کر دیا۔ چھ لڑاکا طیارے انتہائی
رفتار سے ان کے پیچھے آ رہے تھے لیکن ان کی بلندی کافی زیادہ تھی اور
چند ہی لمحوں میں تیز رفتار لڑاکا طیارے ان کے اوپر سے بادلوں کی
طرح گزرتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی گونج
اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ پائلٹ ہیلی کاپٹر کو موڑ کر فوراً واپس لے چلو ورنہ

ہم فائرنگ کھول دیں گے ۔ اوور"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنا
دی ۔

" ہیلی کاپٹر ویسے ہی تباہ ہونے والا ہے ۔ اس کو اوپر اٹھانے وا
سٹک کام چھوڑ گئی ہے اور کسی بھی لمحے ہیلی کاپٹر کسی ٹیلے سے ٹ
جائے گا اس لئے تمہیں فائرنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے
اوور"...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اسے روک تو سکتے ہو ۔ روک لو ۔ فوراً ۔ اوور"...... دوسر
طرف سے چیخ کر کہا گیا۔

" ارے ۔ ارے ۔ ہیلی کاپٹر اوپر اٹھنے لگ گیا ہے ۔ ویری گڈ
اب میں اسے واپس لے کر آتا ہوں ۔ اوور"...... عمران نے لیکن
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر ایک
جھٹکے سے بلندی پر جانے لگ گیا۔

" اسے واپس لے آؤ ۔ اوور"...... چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ اب میں مناسب بلندی پر پہنچ کر اسے موڑ ر
ہوں ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ ہیلی کاپٹر اب واقعی بلندی پر پرواز کر رہا تھ
لیکن اس کی آگے بڑھنے کی رفتار ویسی ہی تھی کہ اچانک ہیلی کاپ
ایک بار پھر تیزی سے نیچے جانے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک
بار پھر ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی ۔

" میں ہیلی کاپٹر اتار رہا ہوں کیونکہ لڑاکا طیاروں میں میزائل

موجود ہیں جو گہرائی میں بھی پرواز کرنے والے ہیلی کاپٹر کو اڑا سکتے
ہیں اور چھ طیاروں سے ہم نہیں نمٹ سکتے ۔ لیکن تم ہیلی کاپٹر رکتے
ہی باہر نکل کر ایک دوسرے سے الگ ہو جانا"...... عمران نے
ٹرانسمیٹر آن کر کے جواب دینے کی بجائے اپنے ساتھیوں سے کہا ۔
ہیلی کاپٹر ابھی تک اسی رفتار سے اڑا چلا جا رہا تھا ۔ انہیں اب قریب
ہی ایک نخلستان نظر آنے لگ گیا تھا ۔ ہیلی کاپٹر کا رخ اسی نخلستان
کی طرف تھا کہ اچانک عمران نے ہیلی کاپٹر کو اس نخلستان کی سائیڈ
میں نیچے اتار دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی نیچے کود گئے ۔
عمران نے ہیڈ فون اتارا اور اچھل کر وہ بھی دروازے کی طرف بڑھ
گیا ۔ پھر ہیلی کاپٹر سے نکل کر وہ نخلستان کی طرف تیزی سے آگے بڑھ
گیا ۔ لڑاکا طیارے اب اس نخلستان کے اوپر ہی چکر کاٹ رہے تھے ۔

" عمران صاحب ۔ ہم پھنس گئے ہیں"...... ایک سائیڈ سے
صفدر نے کہا ۔ وہ ایک جھاڑی کی اوٹ میں تھا ۔

" ایک ایک کر کے یہاں سے نکلو اور کسی ٹیلے کی اوٹ اس انداز
میں لے لو اور اپنے پورے جسم پر ریت ڈال لو تاکہ طیارے تمہیں
چیک نہ کر سکیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
نخلستان سے نکل کر قریبی ایک ٹیلے کی اوٹ میں چلا گیا اور پھر اس
نے اپنے جسم پر ریت ڈالنی شروع کر دی ۔ گو اسے معلوم تھا کہ ان
کے اوپر چھ لڑاکا طیارے گھوم رہے ہیں لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ
ان لڑاکا طیاروں کی رفتار اس قدر تیز ہے کہ ان میں سے نیچے کا منظر

اتنا واضح نظر نہیں آتا جتنا عام طیاروں سے نظر آتا ہے۔ پھر یہ طیارے
کافی بلندی پر بھی تھے۔ اچانک تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں سے فضا گونج
اٹھی اور پھر خوفناک دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ طیارے اب
فائرنگ کے ساتھ ساتھ بم بھی پھینک رہے تھے۔ عمران ہونٹ
بھینچے ریت کے اندر پڑا ہوا تھا۔ اس کا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا۔
اسے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے کوئی گولی یا بم اس کا یا اس کے
ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتا ہے لیکن پوزیشن ہی ایسی بن گئی تھی کہ ان
کے پاس کوئی جائے پناہ نہ رہی تھی۔ اچانک فائرنگ بند ہو گئی اور
پھر طیارے واپس پلٹنے لگے اور چند لمحوں بعد ان کے سروں پر موجود
چار طیارے واپس چلے گئے۔ البتہ دو طیارے ابھی بھی موجود تھے
لیکن ان کی طرف سے فائرنگ نہ ہو رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ
کیوں واپس نہیں گئے کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ طیاروں کے واپس
جاتے ہی وہ ایک بار پھر گن شپ ہیلی کاپٹر کی مدد سے آگے بڑھ سکتے
ہیں اور گن شپ ہیلی کاپٹر کو وہ تباہ نہ کرنا چاہتے تھے اس لئے وہ
طیارے اوپر رک گئے تھے تاکہ اگر وہ ہیلی کاپٹر کو دوبارہ اڑائیں تو
انہیں روکا جا سکے۔ عمران تیزی سے ریت سے باہر نکلا اور اس نے
اپنے جسم کو جھٹکے دے کر اس پر موجود ریت جھاڑ دی۔

" باہر آجاؤ۔ کوئی زخمی تو نہیں ہوا"...... عمران نے چیخ کر کہا اور
پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھی باہر آ گئے۔

" حسن اتفاق سے ان میں سے کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔

سب دوڑ کر نخلستان میں دوبارہ داخل ہو گئے۔

" اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اب دو طیارے رہ گئے ہیں۔ انہیں اڑایا جا سکتا ہے"۔ عمران
نے کہا اور دوڑ کر ایک بار پھر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اس کے پیچھے
ن کے ساتھی بھی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔

" لیکن عمران صاحب اب وہ لامحالہ ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیں
گے"...... صفدر نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ اگر ہماری موت نہیں آئی تو کوئی ہمیں نہیں
ر سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر
وسٹارٹ کر دیا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو عمران نے ہیلی
پٹر کو اوپر اٹھاتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ پائلٹ رک جاؤ ورنہ اس بار ہم ہیلی کاپٹر کو تباہ کر
یں گے۔ اوور"...... ایک تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ہم نے واپس آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم یہاں زندہ نہیں بچ
سکتے۔ تم لوگ زیادہ سے زیادہ ہمیں قانون کے حوالے کر دو گے اس
رح کم از کم ہم فوری موت سے تو بچ جائیں گے۔ تم بے فکر رہو۔
اب تمہارے ایئر بیس میں واپس آئیں گے۔ اوور"...... عمران
نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر اس دوران
ی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ البتہ اس کا رخ آگے کی طرف تھا۔

" اب تم کافی بلندی پر آ گئے ہو اب ہیلی کاپٹر موڑ دو ورنہ ہم اس پر

فائرنگ کھول رہے ہیں۔ فوری اس کا رخ بدلو۔ اوور"...... دو
طرف سے انتہائی دھمکی آمیز لہجے میں کہا گیا۔

" صرف چند منٹ صبر کو تاکہ مطلوبہ بلندی پر ہیلی کاپٹر پہنچ جا
تم بے فکر رہو۔ اب جب ہم نے زندہ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو ا
ہم واپس ہی آئیں گے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" اب ہیلی کاپٹر موڑ لو جلدی۔ میں صرف تین تک گنوں گا۔ ا
دو"...... لیکن دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس
ساتھ ہی گنتی کرنے والی زبان خاموش ہو گئی۔ عمران نے مخصو
اینگل پر پہنچ کر ایک لڑاکا طیارے پر میزائل فائر کر دیا تھا اور اتف
سے اسی طیارے سے ہی اسے کال کیا جا رہا تھا۔ چونکہ طیار
پائلٹ مطمئن تھا اس لئے وہ میزائل کی زد سے طیارے کو نہ ہٹا
لیکن ایک طیارے کے فضا میں تباہ ہوتے ہی دوسرے طیارے
بجلی کی سی تیزی سے غوطہ لگایا اور سیٹی کی تیز آواز کے ساتھ ہی ا
خوفناک میزائل گن شپ ہیلی کاپٹر کے دائیں پہلو کے قریب
نکل کر نیچے ریت پر جا گرا۔ عمران نے واقعی ہیلی کاپٹر کو ا
مہارت سے سائیڈ پر کیا تھا ورنہ ہیلی کاپٹر کے بھی بالکل اسی ط
پرخچے اڑ جاتے جس طرح طیارے کے اڑے تھے اور پھر فضا میں
شپ ہیلی کاپٹر اور لڑاکا طیارے کے درمیان زندگی اور موت
بھیانک کھیل شروع ہو گیا۔ عمران کے ساتھی دم سادھے
ہوئے تھے۔ گو ہیلی کاپٹر گن شپ تھا لیکن اس کے باوجود وہ جا

تھے کہ ایک ہیلی کاپٹر کا لڑاکا طیارے سے مقابلہ باز اور گلہری کا
مقابلہ ہے جبکہ طیارے کا پائلٹ مکمل طور پر تربیت یافتہ ہے لیکن
چونکہ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر عمران تھا اس لئے انہیں یقین تھا
کہ وہ اس مقابلے میں کامیاب رہے گا اور وہی ہوا چند منٹ بعد دوسرا
طیارہ بھی تباہ ہو گیا اور فضا میں اس کے پرخچے اڑ گئے تو عمران
سمیت سب نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے ساتھ ہی
عمران نے ہیلی کاپٹر کو اس کی پوری رفتار سے آگے بڑھانا شروع کر
دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ابھی مزید لڑاکا طیارے دوبارہ اسے گھیر
لیں گے اور پھر ان کی موت یقینی ہو جائے گی۔ اس کی تیز نظریں
سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اسے دور صحرا میں ایک سڑک نظر آ
گئی جس پر کوئی بڑا سا ٹرک چلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے
ہیلی کاپٹر اس سڑک کی طرف موڑ دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عمران
نے ہیلی کاپٹر کو اس سڑک کی سائیڈ میں موجود ایک بڑے ٹیلے کی
اوٹ میں ریت پر اتار دیا۔

" جلدی کرو ہمیں یہاں سے کافی دور جانا ہو گا"...... عمران نے
ہیڈ فون اتارتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ سب ہیلی کاپٹر سے اتر
کر ٹیلوں کی اوٹ سے صحرائی خرگوشوں کی طرح دوڑتے ہوئے آگے
بڑھتے چلے گئے۔ ان کے سانس تیز چل رہے تھے لیکن ان کی رفتار میں
کمی نہ آئی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ دوڑ زندگی بچانے کی دوڑ
ہے۔ ہیلی کاپٹر سے کافی فاصلے پر پہنچ جانے کے بعد عمران نے ہاتھ اٹھا

کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی ریت پر بیٹھ گیا۔ اس کے
ساتھی بھی اس کے ساتھ ریت پر بیٹھ گئے۔ وہ سب اس طرح ہانپ
رہے تھے جیسے ان کے سانس ان کے قابو میں نہ آ رہے ہوں۔ ان
سب کے پورے جسم پسینے میں غرق تھے لیکن انہیں اطمینان تھا کہ
وہ ہیلی کاپٹر سے کافی فاصلے پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور پھر
چند لمحوں بعد وہ سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ دور سے چار
لڑاکا طیارے دائرہ بنا کر اڑتے ہوئے دکھائی دینے لگے تھے اور ان کی
تیز آوازیں بھی ان کے کانوں میں سنائی دینے لگ گئی تھیں۔

" ٹیلوں کی اوٹ لے لو "...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب بکھر
کر ٹیلوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ طیاروں نے اچانک وہاں پہنچ کر باری
باری غوطے لگانے شروع کر دیئے جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا اور پھر
خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کے پرزے فضا میں اڑتے
ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر کے دائیں بائیں کافی
فاصلہ تک زمین پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ انتہائی تیز اور مسلسل
فائرنگ کے ساتھ ساتھ خوفناک بموں کے دھماکوں سے فضا گونج
ٹھی۔ ریت کے بادل فضا میں اڑنے لگے اور پھر ہر طرف ریت ہی
یت دکھائی دینے لگی۔ لڑاکا طیارے اپنی رینج وسیع کرتے جا رہے
تھے لیکن عمران مطمئن تھا کہ وہ ان کی توقع سے بھی زیادہ فاصلے پر
نچ چکے ہیں اور پھر وہی ہوا۔ ان سے تقریباً بیس گز دور تک فائرنگ
ئی اور بمباری کی گئی لیکن پھر یہ سب بند کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد

طیارے واپس جانے شروع ہو گئے۔ فائرنگ اور بمباری رک چکی
تھی لیکن فضا میں ریت کے بادل ابھی تک موجود تھے۔ جب
طیارے کافی دور چلے گئے تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ
ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" عمران صاحب۔ مجھے تو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ ہم پر بھی بمباری
ہو سکتی ہے "...... صفدر نے قریب آ کر کہا۔

" نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ پائلٹ کس حد تک جا سکتے ہیں۔
بہرحال اب دعا کرو کہ ہیلی کاپٹروں کے آنے سے پہلے سڑک پر کوئی
بس آ جائے "...... عمران نے کہا۔

" ہیلی کاپٹر آئیں گے "...... جولیا نے اس طرح چونک کر کہا جیسے
یہ بات اس کے لئے نئی ہو۔

" ہاں۔ اتنے فاصلے پر جیپیں نہیں بھیجی جا سکتیں "...... عمران
نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں انتظار کرنے کی بجائے آگے بڑھنا چاہئے
جس قدر فاصلہ ہم طے کر لیں گے اتنا ہی ہمارے حق میں بہتر ہو
گا "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ میں اس طرح چوہوں کی طرح جان بچانے کے لئے
نہیں دوڑ سکتا۔ ہمارے پاس اسلحہ موجود ہے اس لئے ہم ان کے ہیلی
کاپٹر پر قبضہ کر سکتے ہیں "...... تنویر نے کہا۔

" لیکن وہ سارے ہیلی کاپٹر نیچے نہیں اتریں گے بلکہ ایک دو اوپر

نگرانی کرتے رہیں گے ۔ اس صورت میں ہمارا مارا جانا یقینی ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم کب تک بھاگیں گے ۔ ہیلی کاپٹر ہمیں کہاں تک بھاگنے دیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم جس قدر بھی بھاگیں گے اتنا ہی اپنے مشن کے قریب ہوں گے"...... عمران نے کہا تو سب اس کی اس منطق پر بے اختیار مسکرا دیئے اور ایک بار پھر انہوں نے خاصی تیز رفتاری سے بھاگنا شروع کر دیا ۔ وہ سب ٹیلوں کی اوٹ لے کر بھاگ رہے تھے کہ اچانک صالحہ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھنے لگ گئی تو جولیا اور دوسرے ساتھی یکلخت رک گئے ۔

"کیا ہوا"...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک گاؤں کے آثار ہیں مغرب کی طرف"...... ٹیلے کی چوٹی سے صالحہ نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے نیچے اتر آئی۔

"تمہیں کیسے احساس ہوا"...... عمران نے واپس ان کے قریب آکر کہا۔

"میرا خیال تھا کہ میں نے مغرب میں دھویں کی لکیر دیکھی تھی"...... صالحہ نے کہا۔

"اوکے ۔ چلو ۔ ہم وہاں سے کوئی مدد بھی حاصل کر سکتے ہیں ۔ سڑک کراس کر کے نکل چلو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مغرب کی طرف بڑھنے لگا ۔ اس کے ساتھی بھی اس کی پیروی کر

رہے تھے لیکن سڑک کراس کر کے وہ کچھ ہی آگے بڑھے تھے کہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ انہیں اپنے پیچھے ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر سب نے مڑ کر انہیں چیک کیا ۔ تقریباً دس کے قریب دھبے انتہائی تیزی سے بڑے ہوتے دکھائی دے رہے تھے ۔

"ٹیلوں کی اوٹ میں چھپ جاؤ ورنہ یہ ہمیں آسانی سے مار گرائیں گے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ سب ادھر ادھر بکھر کر ٹیلوں کی اوٹ میں ہو گئے ۔ دھبے اب کافی بڑے ہو گئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد دس گن شپ ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گئے جہاں ہیلی کاپٹر تباہ ہوا تھا ۔ البتہ ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر فضا میں معلق رہا جبکہ باقی ہیلی کاپٹر نیچے ادھر ادھر اتر گئے اور ان میں سے مسلح فوجی باہر نکل کر ادھر ادھر ہو کر بکھر گئے ۔ ظاہر ہے وہ ان لوگوں کی لاشیں چیک کرنے آئے تھے اس کے باوجود وہ بہت چوکنے اور محتاط دکھائی دے رہے تھے ۔ پہلے انہوں نے محدود دائرے میں چیکنگ کی لیکن پھر ان کا دائرہ بڑھ گیا لیکن ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں موجود ہوتیں تو انہیں ملتیں اور چونکہ ریت پر قدموں کے نشانات ثبت نہیں ہوتے اس لئے انہیں یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس طرف گئے ہیں ۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر اس نے وسیع دائرے میں چیکنگ شروع کر دی ۔ وہ سڑک تک آ گیا لیکن سڑک کے اوپر سے گھوم کر ایک بار پھر وہ واپس چلا گیا ۔ پہلا ہیلی کاپٹر اپنی جگہ پر فضا میں معلق تھا جبکہ فوجی اب کافی

فاصلے تک چیکنگ کر رہے تھے۔ پھر ایک ایک کر کے باقی ہیلی کا
بھی فضا میں بلند ہوتے چلے گئے اور اس کے بعد انہوں نے پھیل
واقعی انتہائی وسیع علاقے تک چیکنگ شروع کر دی حتیٰ کہ وہ
کاپٹر اس جگہ تک بھی پہنچ گئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی چھ
ہوئے تھے لیکن پہلے کی نسبت اب وہ سرسری چیکنگ کر رہے تھے
پھر تھوڑی دیر بعد تمام ہیلی کاپٹر واپس جانے لگے۔

" وہیں چھپے رہنا یہ اچانک مڑیں گے "...... عمران نے چیخ کر ک
اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا۔ ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے م
اور انتہائی تیز رفتاری سے سڑک کی طرف بڑھا جبکہ باقی ہیلی کاپ
وہیں فضا میں معلق ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر نے ایک لمبا چکر کاٹا اور پ
واپس دوسرے ہیلی کاپٹروں کی طرف بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی
سارے ہیلی کاپٹر تیزی سے واپس جانے لگے اور تھوڑی دیر بعد وہ
چھوٹے ہوتے ہوئے نظروں سے غائب ہو گئے۔

" میرا خیال ہے کہ گاؤں میں وہ ضرور چیکنگ کریں گے اور وہاں
ہماری آسانی سے نشاندہی ہو جائے گی "...... صفدر نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب ہم پیدل تو تل ابیب پہنچنے
سے رہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں سڑک کے کنارے کنارے ٹیلوں کی
اوٹ میں آگے بڑھنا چاہئے۔ اس طرح ہم فاصلہ بھی طے کر لیں گے
اور ہو سکتا ہے کہ کوئی کمرشل گاڑی اس طرف آ جائے تو اسے

استعمال کیا جا سکتا ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ "...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ اس
طرف کو آگے بڑھنے لگے جدھر انہوں نے پہلے ٹرک کو جاتے ہوئے
دیکھا تھا۔ وہ دوڑ تو نہیں رہے تھے لیکن ان کی رفتار خاصی تیز تھی۔

" عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر آ رہا ہے "...... اچانک صفدر نے کہا
تو سب ٹھٹھک کر رک گئے۔

" کدھر "...... عمران نے کہا۔

" ادھر سے جدھر ہم جا رہے ہیں "...... صفدر نے کہا تو ان سب
نے ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ دور انتہائی بلندی پر ایک چھوٹا سا دھبہ
دکھائی دے رہا تھا۔

" کمال ہے۔ تمہاری نظر تو چیل سے بھی زیادہ تیز ہے "۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بس۔ اچانک ہی میری نظر پڑ گئی "...... صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر وہ دھبہ بڑا ہوتا چلا گیا تو عمران نے انہیں ٹیلوں کی
اوٹ لینے کے لئے کہہ دیا اور وہ خود بھی ایک ٹیلے کی اوٹ میں ہو گیا
تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر قریب آ گیا۔ یہ عام سا ہیلی کاپٹر تھا۔ شاید
کسی سیاحتی کمپنی کا تھا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ان کے سروں کے
اوپر سے ہو کر عقب میں چلا گیا۔

" یہ تو چھوٹا سا ہیلی کاپٹر ہے "...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا
ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر اب کافی آگے چلا گیا تھا اور پھر وہ چھوٹا ہوتا ہوا ان

کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" آؤ چلیں ۔ آج ہمارے مقدر میں پیدل چلنا لکھ دیا گیا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور وہ بھی ریت پر "...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" ریس میں حصہ لینے والے ہمیشہ ریت پر دوڑ کر ہی پریکٹس کرتے ہیں کیونکہ ریت پر دوڑنے والا سخت زمین پر زیادہ رفتار سے دوڑ سکتا ہے "...... عمران کہا لیکن پھر اچانک وہ رک گئے کیونکہ دائیں طرف سے کسی انجن کے غرانے کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی تھی ۔ وہ سب تیزی سے مڑے اور ایک بار پھر صالحہ ہی دوڑ کر ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ گئی۔

" صالحہ کو بلندی زیادہ پسند ہے اس لئے تو اس نے سپر ایجنٹ انتخاب کیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سب سے بہتر تو سپریم ہوتا ہے "...... صفدر نے مسکرا ہوئے کہا۔

" اب سپریم صرف چائے کا برانڈ نام ہی رہ گیا ہے اس لئے سپر ٹھیک رہے گا "...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" ادھر ایک جیپ ہے "...... صالحہ نے ٹیلے کے اوپر سے چیخ کہا۔

" اوہ گڈ ۔ یہ یقیناً طاقتور جیپ ہو گی ۔ اسے کور کرنا ہو گا "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سڑک کی طرف بڑھنے لگ گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کر دی ۔ صالحہ بھی ٹیلے سے اتر کر ان کے پیچھے آ رہی تھی اور پھر وہ سب جیسے ہی سڑک کے کنارے پر پہنچے دور سے انہیں ایک بڑی سی جیپ آتی دکھائی دی ۔ اس کے طاقتور انجن کی آواز اب کافی بلند تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ خاصی تیز رفتاری سے چل رہی ہے ۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اوٹ میں ہونے کا کہہ دیا اور خود اس نے سڑک پر آ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر جیپ کو رکنے کا اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے انجن کی آواز میں نمایاں کمی ہونے لگ گئی اور پھر جیپ عمران سے کچھ فاصلے پر رک گئی ۔ عمران نے دیکھا کہ جیپ میں صرف ڈرائیور تھا جبکہ باقی جیپ خالی تھی۔

" کیا بات ہے ۔ کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو "۔ ڈرائیور نے جیپ کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہاں قریب ہی میرا ساتھی پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہے ۔ اگر تمہارے پاس پانی کی کوئی بوتل ہے تو پلیز مجھے دے دو "...... عمران نے جیپ کے قریب آ کر اونچی آواز میں کہا۔

" اوہ اچھا "...... ڈرائیور نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اندر کی طرف ہو گیا ۔ اسی لمحے عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے وہ جیپ کا دروازہ کھول کر اوپر چڑھ گیا۔ ڈرائیور سیٹ

سے اٹھ کر پانی کی بوتل نکالنے کے لئے دوسری طرف جھکا ہوا تھا۔
وہ شاید عمران کے اوپر چڑھنے کی وجہ سے پلٹ ہی رہا تھا کہ ع
نے اس کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے مارا تو ڈرا
چیخ مار کر نیچے کی طرف جھکا ہی تھا کہ عمران نے دوسری ضرب لگا
اور ڈرائیور کا جسم سیٹ پر ہی ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران بجلی کی سی
سے نیچے اترا اور دوسرے لمحے اس نے ڈرائیور کا بازو پکڑ کر ایک
سے اسے باہر سڑک پر اچھال دیا۔

"اسے اٹھا کر ٹیلے کی اوٹ میں ڈال دو اور جلدی کرو"...... عمرا
نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ
بیٹھ گیا۔ عمران کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے ڈرائیور
سڑک سے اٹھا کر سڑک کی دوسری طرف ریت کے ٹیلے کے عقب
میں کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار تیزی سے
بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان سب کے چہروں پر گہرے اطمینان
تاثرات نمایاں تھے کیونکہ جیپ ان کے لئے ان حالات میں وا
نعمت ثابت ہوئی تھی۔

"عمران صاحب۔ وہ ڈرائیور ہماری نشاندہی کر دے گا"
اچانک صالحہ نے کہا۔

"وہ زندہ ہو گا تو نشاندہی کرے گا"...... تنویر نے فوراً ہی جواب
دیا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ تمہیں بے گناہ انسان کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت

تھی"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے ہلاک کیا ہے تاکہ وہ ہماری مخبری نہ کر سکے"۔ تنویر
نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر نے ٹھیک کیا ہے"...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے
ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ چمک اٹھا۔

"بہن بھائی کی حمایت نہیں کرے گی تو اور کون کرے گا"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ لوگ لازماً ہمیں تل ابیب یا اس سے پہلے
کسی نہ کسی جگہ گھیرنے کی کوشش کریں گے"...... اچانک کیپٹن
شکیل نے کہا۔

"انہیں کیسے علم ہو گا۔ وہ ہمیں وہیں تلاش کرتے رہیں گے"۔
صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے۔ کرنل گاسٹا اور کرنل ڈیوڈ
دونوں بے حد چوکنا ہوں گے اور انہیں معلوم ہے کہ اگر ہم زندہ رہ
گئے تو لامحالہ ہم نے غازا یا تل ابیب میں ہی داخل ہونا ہے اس لئے
لامحالہ وہ چیکنگ کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا سوچا ہے۔ نجانے یہاں سے تل ابیب کتنے
فاصلے پر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم راستے میں ہی ڈراپ ہو جائیں گے ورنہ اور کوئی صورت
نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

کرنل گاستا کا چہرہ غصے اور جھلاہٹ سے تقریباً بگڑ سا گیا تھا۔ وہ اس وقت ایئر بیس پر موجود تھا۔ بیرس سے وہ یہاں ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچا تھا لیکن یہاں پہنچتے ہی جب اسے تفصیل بتائی گئی تو اس کا چہرہ بگڑتا چلا گیا۔ ایئر کمانڈر ٹاسکی ایئر بیس کمانڈر انتھونی اسے جیسے جیسے تفصیلات بتا رہا تھا کرنل گاستا کا چہرہ بگڑتا جا رہا تھا۔

"تم سے ایک ہیلی کاپٹر نہیں تباہ کیا گیا۔ یہ ہے تمہاری صلاحیت"...... کرنل گاستا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ہم وارننگ کے بغیر کسی ایئر کرافٹ کو تباہ نہیں کر سکتے یہ ہمارا قانون ہے۔ ویسے بھی اب وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں"۔ ایئر کمانڈر انتھونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ مل گئی ہے"...... کرنل گاستا نے کہا۔

"جیپیں گئی ہوئی ہیں۔ وہ اب تک پہنچ گئی ہوں گی اور ابھی

لاشوں کی اطلاع مل جائے گی"...... ایئر کمانڈر انتھونی نے کہا۔

"کاش مجھے بیرس میں فوری طور پر کوئی ہیلی کاپٹر مل جاتا تو میں خود یہ سارا مشن مکمل کرتا لیکن اس ہیلی کاپٹر کے علاوہ وہاں اور کوئی ہیلی کاپٹر نہیں تھا اور اب ایک ہیلی کاپٹر ساداما سے آیا ہے ایک بیرسی کو لے کر تو میں اس ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچا ہوں۔ کاش میں پہلے یہاں پہنچ جاتا"...... کرنل گاستا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ بے فکر رہیں۔ ہم نے اس پورے علاقے کو فائرنگ اور بموں سے تباہ کر دیا ہے۔ یہ لوگ اب پرندوں کی طرح اڑ تو نہیں سکتے۔ لازماً ہلاک ہو گئے ہوں گے"...... ایئر کمانڈر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو ایئر کمانڈر نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جیفر کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ایئر کمانڈر انتھونی بول رہا ہوں۔ اوور"...... ایئر کمانڈر نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ہم نے یہاں وسیع ایریئے میں چیکنگ کر لی ہے۔ یہاں کسی آدمی کی لاش کا ایک ٹکڑا بھی موجود نہیں ہے۔ ہمارے آدمیوں نے سڑک کے قریب جا کر بھی چیکنگ کی ہے اور وہاں سے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ سڑک کے ساتھ ایک ٹیلے کے پیچھے ایک آدمی کی

لاش ملی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس آدمی کو گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کی جیبوں کی تلاشی سے جو کاغذات ملے ہیں اس سے پتہ چلا ہے کہ اس آدمی کا نام رابرٹ ہے اور یہ تل ابیب کی ایک تجارتی کمپنی کا ڈرائیور ہے۔ اس کی جیب میں کروزر جیپ کے کاغذات بھی موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس کی جیپ لے کر نکل گئے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا تو ایئر کمانڈر نے اپنے آدمیوں کو واپس آنے کا کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا جبکہ کرنل گاسٹا نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یہاں سے تل ابیب کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا تو کمانڈر انتھونی نے نمبر بتا دیا اور کرنل گاسٹا نے بجلی کی سی تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ گومز بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل گاسٹا بول رہا ہوں گومز۔ پاکیشیائی ایجنٹ ایک جیپ پر تل ابیب کی طرف آ رہے ہیں۔ تم تل ابیب سے باہر نکل کر سڑک کی اس طرح ناکہ بندی کر لو کہ یہ جیپ کسی بھی دوسرے راستے سے تل ابیب میں داخل نہ ہو سکے اور اس جیپ کو دیکھتے ہی میزائلوں سے اڑا دینا۔ کسی قسم کی جھجک کی ضرورت نہیں ہے"۔ کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں خود بھی ہیلی کاپٹر پر تل ابیب پہنچ رہا ہوں لیکن یہ مشن تم نے مکمل کرنا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے دیکھا کمانڈر کہ یہ لوگ تمہاری اس بے دریغ فائرنگ کے باوجود نہ صرف بچ گئے بلکہ ایک جیپ بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اگر تم میرے حکم کے مطابق سیاحتی کمپنی کے عام سے ہیلی کاپٹر کو بغیر کسی وارننگ کے اڑا دیتے تو یہ کام آسانی سے ہو جاتا"...... کرنل گاسٹا نے اٹھتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اب میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ قانون کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی"...... کمانڈر انتھونی نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"فوری طور پر لڑاکا گن شپ ہیلی کاپٹر تیار کراؤ۔ مجھے تل ابیب پہنچنا ہے اور ہو سکتا ہے کہ راستے میں یہ جیپ مجھے نظر آ جائے تو میں اسے آسانی سے تباہ کر دوں گا۔ وہ لوگ اطمینان سے جا رہے ہوں گے اس لئے وہ مار کھا جائیں گے"...... کرنل گاسٹا نے کہا تو کمانڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل گاسٹا ایک گن شپ

ہیلی کاپٹر پر سوار ایئر بیس سے تل ابیب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا

"تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل گاستا نے پائلٹ سے پوچھا۔

"جیمز جناب"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک کروزر جیپ تل ابیب کی طرف جا رہی ہے۔ ہم نے ا
میزائل سے تباہ کرنا ہے۔ تم ہیلی کاپٹر کو تل ابیب جانے والی سڑ
پر لے چلو اور سنو۔ سڑک کے اوپر ہی رکھنا میں دوربین سے چ
کرتا رہوں گا اور پھر جیسے ہی میں حکم دوں تم نے اس جیپ
میزائلوں سے تباہ کر دینا ہے"...... کرنل گاستا نے کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے جواب دیا تو کرنل گاستا نے سا
ہک کے ساتھ لٹکی ہوئی طاقتور دوربین اتار کر اس کا تسمہ اپنے
میں ڈال لیا اور پھر دوربین کو آنکھوں سے لگا کر اس نے نیچے دیکھ
شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر اس وقت صحرا پر پرواز کر رہا تھا لیکن کچھ
بعد دور سے سڑک نظر آنا شروع ہو گئی۔ پائلٹ ہیلی کاپٹر کو سڑک
لے آیا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ تل ابیب کی طرف موڑ دیا
سڑک پر اکا دکا گاڑیاں آ جا رہی تھیں۔ ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری
آتے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کی تیز رفتار پرواز
بعد وہ ایک چوک پر پہنچ گئے۔ اس چوک سے ایک سڑک غازما
طرف جا رہی تھی جبکہ دوسری سڑک ایک اور بڑے شہر ایلڈئے
طرف جا رہی تھی جبکہ سامنے وہ سڑک تھی جو صحرا میں چکر کاٹ کر
بیرس جاتی تھی۔ بیرس والی سڑک پر تو ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے

برابر تھی لیکن غازما اور ایلڈئے کی طرف آنے جانے والی ٹریفک کافی تعداد میں تھی۔ ہیلی کاپٹر اس چوک سے آگے تل ابیب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب سڑک پر گاڑیوں کی خاصی تعداد موجود تھی جن میں زیادہ تعداد ٹرکوں اور کمرشل گاڑیوں کی تھی۔ البتہ رنگ برنگی کاریں بھی خاصی تعداد میں تھیں لیکن کروزر جیپ نظر نہ آ رہی تھی۔

"کتنی دور ہے یہاں سے تل ابیب"...... کرنل گاستا نے پائلٹ سے پوچھا۔

"جناب۔ دس منٹ کا سفر باقی ہے"...... پائلٹ نے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر تل ابیب کے مضافات میں داخل ہو گیا۔

"اسے فضا میں معلق کر دو۔ میں ایک کال کر لوں"...... کرنل گاستا نے کہا تو پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔ کرنل گاستا نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن لانگ رینج کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل گاستا کالنگ۔ اوور"...... کرنل گاستا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ گومز اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے گومز کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم اور کیا رپورٹ ہے کروزر جیپ کے بارے میں۔ اوور"...... کرنل گاستا نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔میں اس وقت ایلڈئے کے مضافات میں موجود ہوں ۔ یہاں کروزر جیپ موجود ہے لیکن وہ خالی ہے ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تفصیل سے بتاؤ ۔اوور"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔آپ کی کال ملتے ہی میں اپنے آدمیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر فوراً روانہ ہو گیا لیکن چوک پر پہنچنے کے باوجود جب کوئی کروزر جیپ نظر نہ آئی تو ہم نے ایک سائیڈ پر ہیلی کاپٹر اتار لیا اور پھر یہاں سے معلوم کرنے پر ایک آدمی سے معلوم ہو گیا کہ ہمارے پہنچنے سے تقریباً بیس منٹ پہلے ایک کروزر جیپ بیرس کی طرف سے چوک پر آئی اور پھر ایلڈئے کی طرف مڑ گئی ہے ۔چنانچہ ہم ایلڈئے کی طرف بڑھ گئے ۔ایلڈئے کے مضافات میں ہمیں ایک طرف کھڑی جیپ نظر آئی ۔ہم نے اتر کر اسے چیک کیا تو وہ خالی تھی ۔ہم نے ادھر ادھر سے جو معلومات حاصل کیں اس کے مطابق اس جیپ پر چھ افراد سوار تھے ۔ان میں چار مرد اور دو عورتیں تھیں ۔وہ اس جیپ سے اتر کر شہر کی طرف پیدل بڑھ گئے ۔اوور"...... گومز نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ ۔اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ اب کسی بھی ذریعے سے تل ابیب پہنچ جائیں گے ۔اب انہیں کیسے چیک کیا جا سکتا ہے ۔ اوور"...... کرنل گاسٹا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ایلڈئے کے ٹیکسی اسٹینڈ اور بس ٹرمینل سے اس گروپ

ے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں ۔اوور"...... گومز نے اب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔تم نے ہی یہ چیکنگ کرنی ہے اور پھر ہیڈ کوارٹر پورٹ کرنی ہے ۔میں ہیڈ کوارٹر جا رہا ہوں ۔اوور"...... کرنل سٹا نے کہا۔

"یس باس ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔اس کے چہرے پر گہری یشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اس ا سر توڑ کوششوں کے باوجود تل ابیب میں داخل ہونے میں میاب ہو گئے تھے اور اب اس نے تل ابیب اور تھیونا دونوں ہوں پر چیکنگ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

کرنل ڈیوڈ غازما میں جی پی فائیو کے سنٹر میں اپنے آفس میں م
تھا۔ اس نے بیرس سے غازما آنے والے تمام راستوں پر انتہائی
نگرانی کا حکم دے رکھا تھا۔ بیرس میں موجود اس کے آدمی
رچرڈ نے اسے رپورٹ دی تھی کہ شامیر میں کرنل گاستا نے دو
کو چیک کیا تھا لیکن وہ لوگ چیک نہیں ہو سکے اور پھر وہ لوگ
سے ایک ہیلی کاپٹر لے کر نکل گئے ہیں تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ
وہ لوگ لامحالہ اس ہیلی کاپٹر میں غازما آئیں گے اس لئے اس
غازما میں فضائی نگرانی کا بندوبست کر رکھا تھا لیکن اس اطلاع
بعد کافی سے زیادہ وقت گزر گیا تھا لیکن ابھی تک عمران اور اس
ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ملی تھی کہ اچانک سا
پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے کیپٹن رونالڈ بول رہا ہوں۔ بلیک فائٹرز میں
ے مخبر جیفر کی کال ہے۔ وہ آپ کو فوری طور پر کوئی اہم اطلاع
نا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"اوہ۔ کراؤ بات۔ جلدی"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔
"ہیلو سر میں جیفر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے
جیفر کی آواز سنائی دی۔
"یس۔ کوئی خاص بات"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر۔ ابھی ابھی کرنل گاستا کی کال ہیڈ کوارٹر میں آئی ہے۔
ا نے یہاں کے انچارج گومز کو بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ
کروزر جیپ پر سوار ہو کر تل ابیب پہنچ رہے ہیں اور اس لئے وہ
ل چوک پر پہنچ کر ان کو چیک کرے اور اس جیپ کو اڑا دے
اپر گومز فوراً ہیلی کاپٹر لے کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے گومز
ہیڈ کوارٹر کال کر کے بتایا کہ وہ ایلڈئے میں موجود ہے اور جیپ
ملی ہے اس لئے اب وہ انہیں ٹریس کر رہا ہے"...... جیفر نے

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ شیطان کرنل گاستا کو ڈاج
کر ایلڈئے پہنچ گئے ہیں۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ
ئے سے تھیونا جائیں گے۔ ٹھیک ہے تمہیں منہ مانگا معاوضہ
ملئے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"یس ۔ کیپٹن گارسن سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد سخت تھا۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے اس سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ یس سر ۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے ! ممناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ کا سینہ مزید کئی انچ پھول گیا۔

"سنو ۔ پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھی ایک ک جیپ میں سوار ہو کر ایلڈئے پہنچے ہیں ۔ بلیک فائٹرز کے آدمی ا وہاں ٹریس کر رہے ہیں ۔ یہ چار مردوں اور دو عورتوں پر ایک گروپ ہے ۔ تم ایلڈئے میں ہو جبکہ بلیک فائٹرز کے ا وہاں نہیں ہوتے اس لئے تم زیادہ آسانی سے انہیں ٹریس کر سکے ہو سکتا ہے کہ وہ ایلڈئے سے تھیونا پہنچیں ۔ تم نے فوراً راستوں پر پکٹنگ کرنی ہے اور ایلڈئے شہر میں بھی انہیں ٹریس ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں ایلڈئے پہنچ رہا ہوں ۔ تم فوراً حرکت میں آجاؤ اور میرے پہنچنے تک تمہیں کوئی نہ کوئی کلیو مل جانا چاہئے ورنہ تمہیں گولیوں سے بھی اڑا سکتا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"میرے خصوصی ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے کہو کہ وہ تیار ہو جائے میں نے اب ایلڈئے جانا ہے اور ریمنڈ کو میرے پاس بھیج دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے کہا اور دوبارہ سلام کر کے تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور غازما سنٹر کا انچارج کیپٹن ریمنڈ اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن ریمنڈ میز کے دوسری طرف کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایلڈئے پہنچ گئے ہیں میں نے ایلڈئے کے سنٹر انچارج گارسن کو کہہ دیا ہے کہ وہ انہیں ٹریس کرائے ۔ اب میں اپنے ہیلی کاپٹر پر ایلڈئے جا رہا ہوں لیکن تم نے یہاں میرے جانے کے بعد ہر طرف سے ہوشیار رہنا ہے ۔ عمران اور اس کے ساتھی انسان نہیں بلکہ بدروحیں ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے ایلڈئے سے یہاں پہنچ جائیں ۔ وہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں اس لئے تم پوری طرح الرٹ رہنا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ریمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر ایلڈئے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی پرواز کے بعد وہ ایلڈئے سنٹر کے آفس میں موجود تھا۔ سنٹر انچارج گارسن سنٹر سے باہر گیا ہوا تھا اس لئے کرنل ڈیوڈ اس کے آفس میں آکر بیٹھ گیا اور اس کے اسسٹنٹ سے کہہ دیا کہ وہ فوراً گارسن کو اس کی آمد کی اطلاع دے اور اب اسے گارسن کی واپسی کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک نوجوان آفس میں داخل ہوا۔ اس نے کرنل ڈیوڈ کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو"...... کرنل ڈیوڈ نے سر ہلا کر سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا تو کیپٹن گارسن میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ ٹریس ہوئے یا نہیں۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرے آنے تک ان کا کلیو ہر صورت میں تلاش کرنا"...... کرنل ڈیوڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"میں نے کلیو تلاش کر لیا ہے جناب۔ وہ یہاں کے ایک انتہائی بااثر آدمی ہیری کی پناہ میں ہیں"...... گارسن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"بااثر آدمی ہیری کی پناہ میں۔ کیا مطلب۔ کون ہے یہ ہیری اور تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ہیری یہاں کے انتہائی معروف ریڈ لائن کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ انتہائی خطرناک غنڈہ اور بدمعاش ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے دارالحکومت میں بڑے بڑے اعلیٰ افسران کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ اس کا گروہ اس قدر مضبوط ہے کہ وہ چاہے تو ایلڈئے کی آدھی آبادی کو ہلاک کر دے اور کوئی اس کا بال بھی بیکانہ کر سکے"...... کیپٹن گارسن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتمانے لگ گیا۔

"تم۔ تم جی پی فائیو کے اس سنٹر کے انچارج ہونے کے باوجود ایسی باتیں کر رہے ہو۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں نے ایک بار پہلے بھی جی پی فائیو کے ایک کام کے سلسلے میں اسے ڈانٹ دیا تھا تو اس نے میری شکایت پرائم منسٹر صاحب سے کر دی تھی اور پرائم منسٹر صاحب نے آپ سے بات کی تو آپ نے مجھے سختی سے ڈانٹ دیا تھا کہ میں اس کے معاملات میں مداخلت نہ کروں"...... کیپٹن گارسن نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"میں نے۔ میں نے تمہیں کہا تھا۔ کب کی بات ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب تین سال پہلے کی بات ہے"...... کیپٹن گارسن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا مجھے یاد آگیا ہے۔ اس وقت اسرائیل کے پرائم

منسٹر شاروٹی تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ آدمی ان کا سالا ہے
کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چونک کر کہا۔
"یس سر۔ پرائم منسٹر صاحب کی بیوی واقعی اس کی بہن تھی
جناب موجودہ پرائم منسٹر صاحب اس کے رشتے میں کزن ہیں او
ہنری اکثر پرائم منسٹر ہاؤس میں آتا جاتا رہتا ہے۔ ایک بار پرائم منـ
صاحب کسی افتتاح کے سلسلے میں ایلڈئے تشریف لائے تھے تو
اس کے کلب میں بھی گئے تھے"...... کیپٹن گارسن نے کہا۔
"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ کیسے معلوم ہوا کہ پاکیشیائی ایجنـ
اس کی پناہ میں ہیں"...... کرنل ڈیوڈ کا لہجہ پہلے سے نرم تھا۔ شا
پرائم منسٹر کے حوالے نے اسے نرم ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔
"جناب۔ آپ کی کال ملتے ہی میں نے پورے ایلڈئے میں لـ
آدمیوں کو الرٹ کر دیا اور پھر مجھے اطلاع ملی کہ کروزر جیپ ـ
اترنے والا گروپ جس میں چار مرد اور عورتیں شامل ہیں ریڈ لائـ
کلب میں ہیری سے ملنے گئے ہیں اور اس کے بعد ان کی واپسی نہیـ
ہوئی۔ میں نے ہیری کے ایک خاص آدمی سے بات کی تو اس ـ
مجھے بتایا کہ ہیری اس گروپ کو کلب کے خفیہ راستے سے باہر لـ
گیا ہے اور انہیں اپنی کسی خفیہ جگہ پر چھوڑ کر اکیلا واپس آ
ہے"...... کیپٹن گارسن نے کہا۔
"وہ خود تو کار چلا کر نہیں گیا ہوگا۔ اس کے ڈرائیور سے معلوم
کرنا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ جیپ میں گئے ہیں جناب اور جیپ ہیری خود چلا رہا تھا"۔
کیپٹن گارسن نے کہا۔
"ہونہہ۔ اٹھو چلو میرے ساتھ اور اپنے چار مسلح آدمی بھی ساتھ
لے لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہیری کتنے پانی میں ہے"...... کرنل ڈیوڈ
نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"یس سر"...... کیپٹن گارسن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر دس
منٹ بعد دو کاریں سنٹر سے باہر نکلیں اور تیزی سے آگے بڑھ گئیں۔
"سنو۔ وہاں تم نے کسی کمزوری کا اظہار نہیں کرنا۔ سمجھے ورنہ
میں خود تمہیں گولی مار دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن گارسن
سے کہا۔
"جناب آپ کی موجودگی میں میں کیسے کمزور پڑ سکتا ہوں"۔
کیپٹن گارسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اس انداز میں
سر ہلا دیا جیسے کیپٹن گارسن نے درست بات کی ہو۔ تھوڑی دیر بعد
دونوں کاریں ایک چار منزلہ عمارت کی پارکنگ میں داخل ہوئیں۔
عمارت پر ریڈ لائن کلب کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ وہاں آنے
جانے والوں کا خاصا رش تھا لیکن یہ سب لوگ نچلے طبقے کے افراد
دکھائی دے رہے تھے۔ دونوں کاریں گیٹ کے سامنے جا کر رک
گئیں اور پھر کیپٹن گارسن نے جلدی سے نیچے اتر کر کار کا عقبی دروازہ
کھولا اور کرنل ڈیوڈ اکڑے ہوئے انداز میں نیچے اترا۔ عقبی کار میں
سے بھی چار مسلح افراد باہر آگئے۔ ان سب نے جی پی فائیو کی مخصوص

یونیفارم پہنی ہوئی تھی اس لئے گیٹ پر موجود ایک دربان تیزی سے
دروازہ کھول کر اندر چلا گیا جبکہ دوسرے کا جسم اس طرح تن گیا
جیسے اسے اچانک کلف لگا دیا گیا ہو۔

"آیئے سر"...... کیپٹن گارسن نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔
کرنل ڈیوڈ تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن گارسن
اس کے پیچھے تھا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... کاؤنٹر پر موجود آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں
کہا۔

"ہیری کہاں ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"اپنے آفس میں ہیں جناب"...... کاؤنٹر مین نے پہلے سے زیادہ
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے اطلاع دو کہ جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ آئے
ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔ چیف کا نام سن کر اس کے
چہرے پر ہلکے سے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جلدی بتاؤ کہاں ہے ہیری کا آفس"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ ادھر راہداری کے آخر میں ہے"...... کاؤنٹر مین نے بائیں
طرف موجود راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ
تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا اور کیپٹن گارسن اس کے پیچھے چل پڑا
جبکہ کاؤنٹر مین رسیور اٹھا کر کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ راہداری

کے آخر میں ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ اس نے کرنل ڈیوڈ کو سلام
کیا اور اس کے ساتھ ہی خود آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔
کرنل ڈیوڈ آفس میں داخل ہوا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک دبلا پتلا
سا آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ لومڑی کے چہرے کی طرح
لمبوترا تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"میں چیف آف جی پی فائیو کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرا نام
ہیری ہے جناب"...... اس آدمی نے میز کی سائیڈ سے نکل کر آگے
بڑھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی سر جھکا دیا۔

"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو ہیری۔ اس لئے میرے ساتھ جھوٹ
بولنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ پرائم منسٹر تو کیا صدر مملکت بھی
تمہیں نہ بچا سکیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں
کہا اور پھر صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن گارسن بیٹھنے کی بجائے سائیڈ
پر کھڑا ہو گیا۔

"میں آپ سے کیوں جھوٹ بولنے لگا جناب۔ یہ بات میری سمجھ
میں نہیں آئی"...... ہیری نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس حتمی اطلاع ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک
گروپ جو چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل ہے تمہارے پاس
یہاں آیا اور پھر تم خود انہیں ساتھ لے کر کلب کے عقبی خفیہ راستے
سے باہر لے گئے۔ جیپ تم خود چلا رہے تھے اور پھر تم اکیلے یہاں

واپس آئے ہو ۔ اب یہ بات تم بتاؤ گے کہ وہ گروپ کہ
ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو ہیری
اختیار چونک پڑا۔

" آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا "...... ہیری نے حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

" تم جی پی فائیو کے چیف سے پوچھ رہے ہو ۔ ایسی اطلاعات
تک آسانی سے پہنچ جاتی ہیں "...... کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ
میں کہا۔

" آپ کو ملنے والی اطلاع درست ہے ۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ
کہ یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں ۔ ویسے بھی وہ مقامی لوگ تھے ۔
مجھ سے آکر ملے اور انہوں نے مجھے دارالحکومت کے کلب روزڈم
مالک لارڈ ملسیان کی ٹپ دی ۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان
کاروباری دشمن ان کے پیچھے ہیں اور وہ ان سے چھپ کر دارالحکوم
جانا چاہتے ہیں ۔ لارڈ ملسیان کی وجہ سے میں نے انہیں ساتھ لیا
اپنی جیپ میں بٹھا کر یہاں سے خفیہ طور پر لے گیا اور پھر میں
انہیں اپنا ذاتی ہیلی کاپٹر دے دیا ۔ وہ اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو
دارالحکومت چلے گئے اور میرا آدمی انہیں وہاں پہنچا کر ابھی دس من
پہلے واپس آیا ہے "...... ہیری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" بلاؤ اپنے آدمی کو "...... کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں کہا تو ہیر
اٹھ کر میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا ۔ اس نے فو

کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے الفرڈ کو آفس میں بھیجنے کا
کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" ابھی آجاتا ہے وہ ۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے "...... ہیری نے
رسیور رکھ کر کہا۔

" کچھ نہیں ۔ ہم ڈیوٹی پر ہیں "...... کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں
کہا ۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم
کا آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں ہیری اور کرنل
ڈیوڈ کو سلام کیا۔

" الفرڈ تم انہیں پہچانتے ہو "...... ہیری نے کہا۔

" یس سر ۔ آپ چیف آف جی پی فائیو ہیں اور آپ کیپٹن گارسن
ہیں ۔ یہاں ایلڈئے میں جی پی فائیو کے انچارج "...... الفرڈ نے
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" الفرڈ ۔ کیا تم ہیلی کاپٹر اڑا لیتے ہو "...... کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے
میں کہا۔

" یس سر ۔ میں رجسٹرڈ پائلٹ ہوں اور میں بطور پائلٹ یہاں
ملازم ہوں "...... الفرڈ نے کہا۔

" تم اپنے ہیلی کاپٹر میں کتنے افراد کو لے گئے تھے اور کہاں لے
گئے تھے "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا جبکہ ہیری ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا
ہوا تھا ۔ الفرڈ نے ہیری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

" سب کچھ بتا دو ۔ حکومت کے ساتھ تعاون کرنا ہمارا فرض

ہے"...... ہیری نے اس کی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

" سر۔ میں یہاں سے چھ افراد کو لے کر دارالحکومت گیا تھا۔ ان میں چار مرد تھے اور دو عورتیں تھیں"...... الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ڈراپ کیا تھا تم نے انہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" دارالحکومت کے مضافات میں انہوں نے ہیلی کاپٹر اتارنے کا کہہ دیا اور میں نے مضافات میں ایک کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار دیا تو وہ سب لوگ نیچے اتر گئے اور مجھے واپس جانے کا کہا اور وہ خود پیدل ہی آگے بڑھ گئے۔ میں واپس آگیا اور میں نے چیف کو رپورٹ دے دی"...... الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جہاں تم نے انہیں ڈراپ کیا تھا اس جگہ کی پوری تفصیل بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا تو الفرڈ نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ تفصیل سن کر کرنل ڈیوڈ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ہیری بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" گارسن ہیڈ کوارٹر کال ملاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے گارسن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... کیپٹن گارسن نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایلڈئے سے کیپٹن گارسن بول رہا ہوں۔ چیف صاحب سے بات کریں"...... کیپٹن گارسن نے کہا اور رسیور میز کے قریب

کھڑے کرنل ڈیوڈ کو دے کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

" ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ کیپٹن رونالڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیپٹن رونالڈ۔ دارالحکومت کے مضافات میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروپ ایلڈئے سے ہیلی کاپٹر پر ڈراپ ہوا ہے۔ یہ لوگ وہاں سے لازماً دو ٹیکسیوں میں یا بس کے ذریعے دارالحکومت گئے ہوں گے۔ اس جگہ کی تفصیل تمہیں کیپٹن گارسن بتا دے گا۔ فوراً وہاں کام کرو اور ان کا حتمی کلیو معلوم کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور کیپٹن گارسن کی طرف بڑھا دیا تو کیپٹن گارسن نے تفصیل بتانا شروع کر دی اور پھر رسیور کرنل ڈیوڈ نے لے لیا۔

" تم نے تفصیل سن لی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اب ان کے حلیوں کی تفصیل بھی ایک آدمی سے سن لو"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری نے رسیور لے کر حلیوں کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

" سنو۔ میرے دارالحکومت پہنچنے سے پہلے ان کا کلیو مل جانا چاہئے مجھے۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے"...... کرنل

ڈیوڈ نے رسیور ہیری کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"ہیری ۔ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی مدد کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے اور اس جرم میں تمہیں گولی سے بھی اڑایا جا سکتا ہے لیکن چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں معاف کر رہا ہوں ۔ میری اس معافی کو ہمیشہ یاد رکھنا ۔ آؤ کیپٹن گارسن"۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر رکھ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت دارالحکومت تل ابیب کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا ۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے ایک گھنٹہ گزرا تھا ۔ عمران نے جیپ کو براہ راست تل ابیب لے جانے کی بجائے ایک چوک سے ایلڈئے شہر کی طرف موڑ دیا تھا اور پھر ایلڈئے پہنچ کر انہوں نے ایک جگہ جیپ چھوڑ دی اور پیدل ہی ایک کلب میں پہنچ گئے یہاں لارڈ ملسیان کی ٹپ کی وجہ سے انہیں ہیری نے اپنے ذاتی ہیلی کاپٹر میں تل ابیب پہنچانے کے لئے کارروائی کی اور اس طرح عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر سوار تل ابیب پہنچ گیا ۔ اس نے تل ابیب کے مضافات میں ہیلی کاپٹر کو اتار دیا اور پھر وہ پیدل آگے بڑھتے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بس کے ذریعے دارالحکومت کی مین مارکیٹ پہنچ گے ۔ عمران کی ہدایت پر ان سب نے اپنے اپنے طور پر لباس خرید کر تبدیل کر لئے تھے ۔ عمران نے

انہیں ایک رہائشی کوٹھی کا نمبر بتا کر کہہ دیا کہ وہ سب علیحدہ علیحدہ
اس کوٹھی میں پہنچیں جبکہ عمران سب سے آخر میں آیا تھا۔

" عمران صاحب ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تل ابیب میں داخل ہونے میں تو کامیاب ہو گئے ہیں لیکن اب آپ کا کیا پروگرام ہے "...... صفدر نے کہا۔

" ہمارا مشن تھیونا میں ہے اور تھیونا کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق یہ ایک ویران پہاڑی علاقہ ہے جس کے آغاز میں ایک قصبہ نما شہر تھیونا آباد ہے ۔ وہاں بتایا جاتا ہے کہ اسرائیل کی پانچ خفیہ لیبارٹریاں ہیں ۔ ویسے وہاں معدنیات نکالنے اور صاف کرنے والے کارخانے بھی خاصی تعداد میں ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ قدیم زمانے کے آثار قدیمہ بھی موجود ہیں اس لئے تھیونا میں سیاحوں کی کافی تعداد آتی جاتی رہتی ہے ۔ لیکن ہمارا اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ پاکیشیائی فارمولا کس لیبارٹری میں ہے اور وہ لیبارٹری کہاں ہے ۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے ہمارا وہاں جانا بے کار ہی ہو گا ۔ دوسری بات یہ کہ لامحالہ بلیک فائٹرز اور جی پی فائیو دونوں یہاں دارالحکومت کے ساتھ ساتھ تھیونا میں بھی ہمارے خلاف چیکنگ کریں گے اور وہ بہرحال چھوٹا سا علاقہ ہے اس لئے ہماری نشاندہی وہاں آسانی سے ہو سکتی ہے "...... عمران نے خلاف معمول انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" میرے سوچنے سے کیا ہوتا ہے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیوں ۔ کیا مطلب ۔ کیوں نہیں ہوتا "...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" تم خود بتاؤ کہ کیا ہو سکتا ہے ۔ اگر کچھ ہونا ہوتا تو اب تک ہو نہ چکا ہوتا ۔ میرے سوچنے کے باوجود نہ صفدر نے خطبہ نکاح یاد کیا اور نہ ہی تنویر نے رقابت چھوڑی "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ آپ صرف سوچتے ہی کیوں رہتے ہیں ۔ کبھی عمل بھی کر گزریں "...... کسی اور کے بولنے سے پہلے صالحہ نے کہا۔

" تم خاموش رہو صالحہ ۔ اس کے مقدر میں صرف سوچنا ہی ہے "...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو اب تک زندہ ہے "...... تنویر نے فوراً ہی جواب دیا سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" سٹار کلیننگ شاپ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" گولڈن کلر کی کلیننگ کا کیا ریٹ ہے "...... عمران نے مقامی میں کہا۔

" اس کے لئے آپ کو گولڈن کلر سیکشن سے معلوم کرنا ہو گا ۔

میں سیکشن انچارج سے آپ کی بات کرا دیتی ہوں"...... دوسر
طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ہائٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آوا
سنائی دی۔

"گولڈ کلر کی کلیننگ کا کیا ریٹ ہے"...... عمران نے اسی طر
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی سیکشن بند ہے جناب۔ اس کی مشینوں کی ضروری مرم
ہو رہی ہے۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں جیسے ہی سیکشن اوپن ہو گا آپ
اطلاع دے دی جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن ریٹ کا مشینری سے کیا تعلق"...... عمران نے حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب جب سیکشن اوپن ہو گا تو ریٹ بھی مقرر ہوں گ
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میرا نمبر نوٹ کر لیں"...... عمران نے کہا اور فون
پر موجود نمبر اس نے بتا دیا۔

"تھینک یو سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مس جولیا۔ یہ کوڈ ورڈ ہے۔ ظاہر ہے یہاں دو ایجنسیاں ہمار
خلاف کام کر رہی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہ تو میں بھی سمجھ گئی ہوں لیکن ریٹ پوچھنے سے کیا ہو
گا"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے اسے نمبر دے دیا ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا"۔
عمران نے کہا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب ساری
بات سمجھ گئی ہو۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... البرٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سٹار کلیننگ شاپ سے ہائٹ بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے
گولڈن کلر کی کلیننگ کا ریٹ معلوم کرنا چاہا تھا۔ اب ہمارا سیکشن
اوپن ہو چکا ہے اس لئے بتا دیتا ہوں کہ اس کلر کی کلیننگ کا ریٹ
ایک ہزار ڈالر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک ہزار ڈالر فی پیس یا یہ ریٹ فکس ہے۔ چاہے پیس کتنے
ہی کیوں نہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"صرف ایک پیس کے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے
رابطہ ختم کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"تھیونا کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے مطلوبہ نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون

آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ انکوائری پلیز"...... ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی د
لیکن یہ آواز پہلی آواز سے مختلف تھی اس لئے عمران کے ساتھی
گئے کہ یہ تھیونا انکوائری آپریٹر ہو گی۔
"ون تھاؤزنڈ ڈالر شاپ کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ایک
بار پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"ہیلو ہائٹ بول رہا ہوں۔ ون تھاؤزنڈ ڈالر شاپ سے"۔ چ
لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"دارالحکومت سے ہائٹ کی کال آپ کو مل چکی ہو گی"۔ عمرا
نے کہا۔
"اوہ یس سر۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے چونک کر
گیا۔
"آپ نے کال پر کیا اقدام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"سوری۔ فون پر تفصیل نہیں بتائی جا سکتی۔ آپ شاپ پ
جائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔
"چلو اٹھو۔ اب ہم نے تھیونا جانا ہے لیکن سن لو کہ ہم سب
یہاں سے علیحدہ علیحدہ وہاں پہنچنا ہے اور پھر وہاں پہنچ کر ون تھاؤ
ڈالر شاپ پر پہنچنا ہے"...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس طرح ہم ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ
ہو جائیں گے اور کسی بھی ساتھی کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے اور
دوسروں کو اس بارے میں معلوم بھی نہ ہو سکے گا"...... صفدر نے
کہا۔
"صفدر کی بات درست ہے"...... باری باری سب نے ہی
صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
"لگتا ہے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بھی یونین بنا لی ہے۔
دو ایجنسیاں ہماری تاک میں ہیں اور دونوں ہی انتہائی منظم اور پاور
فل ہیں۔ ان کا نیٹ ورک ہر جگہ پھیلا ہوا ہے اور تھیونا میں تو
انہوں نے خصوصی سیٹ اپ قائم کر رکھا ہے۔ ایسی صورت میں
تم بتاؤ کہ کیا ہونا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"دو دو کے گروپ بنا لیں۔ ویسے آپ اپنے ساتھ کیپٹن شکیل کو
شامل کر لیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے
دیوانے دو"...... عمران نے کہا۔
"آپ دونوں کیسے دیوانے بن گئے عمران صاحب"...... صفدر
نے ہنستے ہوئے کہا۔
"میں کیپٹن شکیل سے چوری چوری سوچنے کی کوشش کروں گا
ور کیپٹن شکیل میری سوچ کو چیک کرنے کی کوشش کرے گا۔
ب تم خود بتاؤ کہ ہم دیوانے نہیں لگیں گے تو اور کیا ہو گا"۔

عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"تو آپ خود گروپ بنا دیں"...... صالحہ نے کہا۔
"میرے بنائے ہوئے گروپ پر تنویر کو اعتراض ہو گا اس لئے اُ
گروپ ہی بنانے ہیں تو پھر ڈپٹی چیف جولیا کو اس کا مکمل اختی
ہے"...... عمران نے کہا۔
"میں اور صالحہ ایک گروپ ہوں گے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل
دوسرا گروپ جبکہ صفدر اور تم تیسرا گروپ"...... جولیا نے فوراً
گروپس کا اعلان کرتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار منہ بنا لیا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اسے کہتے ہیں اپنے پیروں پر خود کلہاڑا
مارنا۔ میرا خیال تھا کہ جولیا اپنے ساتھ میرا نام لے گی لیکن اب
کیا جائے"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا تو جولیا
چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی ابھر آئی۔
"اگر تمہیں اس پر اعتراض ہے تو پھر تم خود گروپس کا اعلان
دو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ تنویر کو میری گروپنگ پر اعتراض
گا"...... عمران نے کہا۔
"کیا اب یہاں بیٹھے یہی بحث کرتے رہو گے"...... تنویر
غصیلے لہجے میں کہا۔
"چلو اٹھو۔ ہمیں واقعی کام کرنا چاہئے"...... عمران نے اٹھ
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"اس شاپ پر جا کر ہم نے کیا کرنا ہے"...... جولیا نے اس کے
پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"ہم نے وہاں ون تھاؤزنڈ ڈالر کی خریداری کرنی ہے۔ البتہ رسید
تیار ہونے لگے تو سیلز مین کو اپنے نام کے ساتھ گولڈن کا لفظ بتانا
ہے اور پھر رسید پر ایک نمبر لکھ دیا جائے گا اور پھر ہم نے اس نمبر کی
کوٹھی پر پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا۔
"عجیب گورکھ دھندہ بنا دیا گیا ہے اس بار"...... جولیا نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔
"یہ سب احتیاط کے پیش نظر ہے ورنہ ہم کام تو ہمیشہ اوپن انداز
میں کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
پھر وہ واقعی دو دو کے گروپس میں کوٹھی سے وقفہ وقفہ سے نکلے اور
پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آخر میں عمران اور
صفدر باہر آئے اور پھر وہ ٹہلتے ہوئے چوک کی طرف بڑھ گئے۔ جلد
ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور عمران نے اسے بس ٹرمینل پر
جانے کا کہہ دیا اور تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ان دونوں کو لئے بس ٹرمینل
کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کرنل گاسٹا کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھا۔ یہ بات تو بہرحال طے شدہ تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کی انتہائی کوششوں کے باوجود تل ابیب میں داخل ہو چکے تھے۔ جی پی فائیو میں موجود اس کے ایک مخبر کے ذریعے اس کو اطلاع مل چکی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ چوک سے ایلڈئے کی طرف چلے گئے تھے اور پھر جی پی فائیو کا چیف کرنل ڈیوڈ وہاں گیا اور وہاں سے انہیں معلوم ہوا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایلڈئے کے ایک مقامی کلب کے مالک کے ذاتی ہیلی کاپٹر پر تل ابیب کے نواح میں اتر گئے تھے اس لئے اس نے پوری بلیک فائٹرز کو اس کا سراغ لگانے کی ہدایت دے دی تھی اور اسے اب انتہائی بے چینی سے اس اطلاع کا انتظار تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جی پی فائیو بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر رہی ہو گی لیکن ظاہر ہے وہ انہیں روک تو نہیں سکتا تھا۔ اچانک سامنے میز پر پڑے

ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گاسٹا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے ملٹری سیکرٹری کی کال ہے جناب"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل گاسٹا بے اختیار اچھل پڑا۔

"کراؤ بات"....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل گاسٹا بول رہا ہوں"....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"جناب۔ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں کرنل گاسٹا بول رہا ہوں"....... کرنل گاسٹا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل گاسٹا۔ ہمیں رپورٹ مل چکی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ تل ابیب پہنچ چکے ہیں اور جس انداز میں پہنچے ہیں اس کی تفصیل بھی مل چکی ہے۔ اس ساری تفصیل سے آپ کی کارکردگی پر حرف آتا ہے۔ آپ نے انہیں اطلاع ملنے کے باوجود ہلاک نہیں کیا اور وہ یہاں پہنچنے

میں کامیاب ہو گئے ۔ دو لڑاکا جہاز بھی فضا میں تباہ ہو گئے اور کئی فوجی بھی ہلاک ہو گئے ہیں لیکن انہیں پھر بھی ہلاک نہیں کیا جا سکا۔ آپ کو چاہیے تھا کہ اس پورے بیرسی قافلے کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتے "...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سر وہ مقدس قافلہ تھا ۔ اس کی تلاشی کے لئے بھی مجھے پرائم منسٹر صاحب سے درخواست کرنی پڑی تھی اور سر یہ ایک عام سی اطلاع تھی ۔ حتمی اطلاع نہیں اور دوسری بات یہ کہ ہم نے جدید ترین میک اپ واشر سے ان کی چیکنگ کی اور جیپوں کو بھی چیک کیا مگر ہمیں کوئی مشکوک چیز نہیں ملی ۔ پھر وہ اچانک بیرس میں موجود ہیلی کاپٹر لے اڑے تو میں نے ایئر بیس کے کمانڈر کو حکم دیا کہ وہ اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی میزائلوں کے ذریعے تباہ کر دے لیکن اس نے ان سے بات چیت شروع کر دی اور ہیلی کاپٹر کو بچانے کے چکر میں پڑ گیا اور اس طرح وہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ لیکن جناب وہ دارالحکومت تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن اب وہ خود ہی ہمارے شکنجے میں پھنس گئے ہیں ۔ اب وہ کسی صورت بچ کر نہیں جا سکتے "...... کرنل گاستانے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" وہ شیطان لوگ ہیں ۔ آپ نے دیکھا کہ انتہائی سخت رکاوٹوں کے باوجود وہ تل ابیب پہنچ گئے ہیں اور اب یہ بات خفیہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہی کہ پاکیشیائی فارمولا تھیونا کی ایک خفیہ لیبارٹری

میں موجود ہے اور ان شیطانوں کو لامحالہ وہاں کا پتہ چل جائے گا اس لئے اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ ایک یہ کہ میں فارمولا وہاں سے واپس منگوا لوں یا پھر دوسری صورت یہ کہ آپ تھیونا میں انہیں ہلاک کر دیں "...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ ہمارا سیٹ اپ تھیونا میں موجود ہے ۔ وہاں ہم ایک ایک آدمی کی انتہائی سختی سے نگرانی کر رہے ہیں اس لئے اول تو وہ یہاں سے تھیونا ہی نہ پہنچ سکیں گے لیکن اگر پہنچ بھی گئے تو وہاں ان کا خاتمہ یقینی ہے "...... کرنل گاستانے کہا۔

" آپ اپنی تمام تر توجہ تھیونا پر مرکوز کر دیں ۔ صرف ایک پوائنٹ ہمارے مفاد میں جاتا ہے کہ وہاں پانچ لیبارٹریاں ہیں اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولا کس لیبارٹری میں ہے اس لئے وہ لوگ فارمولے تک پہنچ نہیں سکتے "...... صدر نے کہا۔

" یس سر ۔ آپ بے فکر رہیں سر ۔ ابھی تو کھیل کا آغاز ہوا ہے ۔ یہ کھیل بہرحال ہماری جیت پر ختم ہو گا "...... کرنل گاستانے کہا۔

" اوکے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل گاستانے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

" ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ جس طرح صدر صاحب کہہ رہے تھے کچھ بھی ہو سکتا ہے "...... کرنل گاستانے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گاستانے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھالیا۔

" یس "....... کرنل گاسٹانے تیز لہجے میں کہا۔

" کیپٹن مارک بول رہا ہوں سر۔ ہم نے بس ٹرمینل پر تھیو
جانے والی ایک بس کو چیک کیا ہے۔ اس بس میں دو عورتیں سوا
ہوئی ہیں جو کاغذات کی رو سے سیاح ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ
دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کے گروپ سے تعلق رکھتی ہیں"۔ دوسر
طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

" کس بنیاد پر شک ہوا ہے تمہیں "....... کرنل گاسٹانے کہا۔

" جناب۔ ہم نے تھیونا جانے والی ہر بس میں خصوصی آلا
نصب کر رکھے ہیں۔ بس کے اندر ہونے والی گفتگو اور افراد کی فلم
ٹرمینل پر ہی چیک کرتے رہتے ہیں۔ اس بس میں عورتوں کی کا
تعداد موجود ہے لیکن دو عورتوں کا گروپ علیحدہ ہے۔ بس جب ٹ
ایبب کی حدود سے باہر نکلی تو ان عورتوں نے ایسی زبان میں گفتگ
شروع کر دی جو پاکیشیائی ہو سکتی ہے۔ بہرحال وہ یورپ اور ایکر
میں بولی جانے والی زبان نہیں ہے"....... کیپٹن مارک نے کہا
کرنل گاسٹا بے اختیار اچھل پڑا۔

" اب یہ بس کہاں ہے "....... کرنل گاسٹانے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب۔ ابھی راستے میں ہی ہے۔ ایک گھنٹے بعد تھیونا پہنچے
گی"۔ کیپٹن مارک نے جواب دیا۔

" ان کے ساتھیوں کے بارے میں پتہ چلا"....... کرنل گاسٹا

کہا۔

" نو سر۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ان کے ساتھی بھی نئے میک اپ
میں ان سے علیحدہ علیحدہ اس بس میں سوار ہوئے ہوں"....... کیپٹن
مارک نے کہا۔

" ان دونوں عورتوں کے حلیئے اور لباسوں کی تفصیل بتاؤ اور
ساتھ ہی بس نمبر بھی بتا دو"....... کرنل گاسٹانے کہا تو کیپٹن مارک
نے پوری تفصیل بتا دی۔

" تم اس بس کو مسلسل چیک کرتے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ
لوگ راستے میں کہیں اتر جائیں۔ میں تھیونا میں کیپٹن آسکر کو بھی
کہہ دیتا ہوں اور میں خود بھی وہاں پہنچ رہا ہوں"....... کرنل گاسٹانے
کہا۔

" آپ اگر اجازت دیں تو اس بس کو میزائلوں سے اڑا دیا
جائے"....... کیپٹن مارک نے کہا۔

" اگر ان کے مرد ساتھی بھی اس بس میں ٹریس ہو جاتے تو پھر ہم
یقیناً ایسا ہی کرتے لیکن اب پورے گروپ کو چیک کرنے کے لئے
ان کی نگرانی کرنی پڑے گی"....... کرنل گاسٹانے کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹانے
کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔

" یس۔ کیپٹن آسکر بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک

بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل گاسٹا سپیکنگ"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے کیپٹن مارک کو بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"اب آپ کا کیا حکم ہے جناب"...... کیپٹن آسکر نے کہا۔

"ان دونوں عورتوں کی ایس وی ایس سے نگرانی کراؤ۔ انہیں معمولی سا احساس بھی نہ ہونے دینا کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ جب ان کے مرد ساتھی ان سے رابطہ کریں گے تو ہم اس پورے گروپ کا خاتمہ کر دیں گے اور میں خود بھی تھیونا آ رہا ہوں"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کرنل ڈیوڈ ایک کار میں سوار دارالحکومت کی سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ اس کا نمبر ٹو کیپٹن جوزف بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ مارتھم نے کوئی رہائش گاہ مشکوک افراد کو مہیا کی ہے"...... اچانک کرنل ڈیوڈ نے جو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نے اس کے اسسٹنٹ سے معلومات حاصل کی ہیں۔ لیکن وہ صرف اتنا بتا سکا کہ مارتھم نے کوڈ میں ساری بات چیت کی ہے"...... کیپٹن جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیوں نہیں معلوم ہوا کہ اس نے کون سی رہائش گاہ انہیں دی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ مارتھم نے روٹین سے ہٹ کر کام کیا ہے۔ کال ملنے

کے بعد وہ اٹھ کر عقبی دروازے سے باہر چلا گیا اور پھر واپس آفس میں بیٹھ گیا۔ البتہ اس نے واپس آنے پر فون کر کے کسی پامر سے کہا کہ وہ خیال رکھے کہ سپیشل وے ہاؤس میں کوئی غیر قانونی کام نہ ہو"....... کیپٹن جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سپیشل وے ہاؤس ۔ اس کی کیا تفصیل ہے"....... کرنل نے کہا۔

" اس بات کا علم مارتھم کے اسسٹنٹ کو بھی نہیں ہے جناب بہرحال یہ کسی رہائش گاہ کا ہی کوڈ ہے"....... کیپٹن جوزف نے جواب دیا۔

" ہونہہ ۔ اس مارتھم کو سب کچھ بتانا ہو گا ۔ سب کچھ " ۔ کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں کہا ۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک دو منزلہ عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہوئی۔

" کار عقبی طرف لے جاؤ"....... کیپٹن جوزف نے ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو سائیڈ پر لے جا کر عمارت کی عقبی طرف لے گیا ۔ وہاں ایک بڑی سی راہداری تھی۔ ڈرائیور نے کار راہداری کے درمیان میں لے جا کر روک دی۔

" یہ تم کار ادھر کیوں لے آئے ہو"....... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ مارتھم بے حد شاطر آدمی ہے ۔ جیسے ہی اسے آپ کی کلب میں آمد کی اطلاع ملے گی وہ اس عقبی راستے سے غائب ہو

جائے گا یا فرار ہو جائے گا۔ اب ہم اچانک اس کے سر پر پہنچ جائیں گے"....... کیپٹن جوزف نے کہا۔

" لیکن ادھر سے تو کوئی راستہ نہیں ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ مارتھم کے اسسٹنٹ سے میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں"....... کیپٹن جوزف نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ چلو "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن جوزف گلی میں موجود ایک بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے پر موجود نمبروں والے لاک کے نمبر ایڈجسٹ کرنے شروع کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی کٹاک کی آواز سنائی دی اس نے ہینڈل کو پریس کیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا ۔ اندر ایک راہداری تھی ۔ کیپٹن جوزف اور کرنل ڈیوڈ اندر داخل ہوئے تو کیپٹن جوزف نے مڑ کر دروازہ لاک کیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں جس کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا۔

" اس دروازے کی دوسری طرف آفس ہے جناب اور یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے"....... کیپٹن جوزف نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن جوزف نے دروازے کے ہینڈل کو پکڑ کر گھمایا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا ۔ دوسرے لمحے وہ اندر داخل ہوا تو سائیڈ پر شیشے کا ایک دروازہ کھلا اور ایک گنجے سر والا آدمی جس نے سوٹ پہن رکھا تھا دروازے سے باہر آ گیا لیکن

جیسے ہی اس کی نظریں کیپٹن جوزف اور کرنل ڈیوڈ پر پڑیں وہ
اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آ
تھے ۔ یہ مارتھم تھا۔

" آپ ۔ آپ اور یہاں ۔ مگر "...... مارتھم نے انتہائی حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم خفیہ راستے سے آئے ہیں مارتھم تاکہ تم ہماری آمد کی اطلا
ملتے ہی غائب نہ ہو جاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے
کہا۔

" غائب ۔ میں کیوں غائب ہوں گا ۔ آپ کی آمد تو میرے
اعزاز ہے ۔ میں دروازے پر پہنچ کر آپ کا استقبال کرتا ۔ آپ تشری
رکھیں"...... مارتھم نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم نے سپیشل وے ہاؤس کسی نامعلوم پارٹی کو دیا ہے ۔
یہ کون سی پارٹی ہے اور تم نے یہ کوٹھی کسے دی ہے"...... کر
ڈیوڈ نے کہا تو مارتھم چونک پڑا۔

" آپ کو کیسے اطلاع مل گئی جناب "...... مارتھم نے اور
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم مجھے جاننے کے باوجود یہ بات کر رہے ہو اور تمہیں ا
طرح معلوم ہے کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو تمہارا کیا حشر ہو سکتا
اور یہ بھی میں تمہارے ساتھ رعایت کر رہا ہوں ورنہ "...... کر
ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ میرا تو یہ کاروبار ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ کے
سامنے جھوٹ بولنا ناقابل معافی جرم ہے اس لئے میں بتا دیتا ہوں کہ
یہ کوٹھی چارلی کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ ہے ۔ میں اسے
سپیشل وے ہاؤس کہتا ہوں"...... مارتھم نے جواب دیا۔

" کن کو دی ہے تم نے یہ کوٹھی"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار
قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ مجھے ایک آدمی مائیکل نے فون کیا۔ اس نے فون پر
قبرص میں میری ایک پارٹی کا حوالہ دے کر رہائش گاہ طلب کی اور
ساتھ ہی یہ شرط لگا دی کہ اس کے بارے میں میرے علاوہ اور کسی
کو علم نہ ہو ۔ میں نے اسے پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کرنے کے
لئے کہا۔ اس دوران میں نے قبرص فون کر کے اس پارٹی سے بات
کی تو اس نے نہ صرف ٹپ کی تصدیق کر دی بلکہ اس نے رقم بھی
میرے اکاؤنٹ میں خود ادا کرنے کی حامی بھر لی ۔ جس پر میں نے
حامی بھر لی اور پھر دوبارہ اس مائیکل کا فون آیا تو میں نے اسے بتا دیا
کہ وہ کلب کے عقبی طرف فون بوتھ پر پہنچ جائے ۔ وہاں فون پیس
کی سائیڈ میں کوٹھی کا نمبر اور اس کا لاک نمبر وغیرہ چٹ پر لکھا ہوا
اسے مل جائے گا ۔ میں خود عقبی راستے سے جا کر چٹ وہاں رکھ آیا اور
پھر مجھے معلوم ہوا کہ چٹ وہاں سے لے جائی جا چکی ہے اور قبرص
سے رقم میرے اکاؤنٹ میں جمع ہو گئی ہے"...... مارتھم نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

" پامر کون ہے ۔ جسے تم نے کوٹھی کی نگرانی کا حکم دیا تھا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو مارتھم ایک بار پھر چونک پڑا۔

" کمال ہے ۔ آپ کو تو سب کچھ معلوم ہے ۔ پامر میرا خاص آدمی ہے جو ساتھ والی کوٹھی میں چوکیدار ہے ۔ وہ کوٹھی بھی میری ملکیت ہے ۔ میں نے اس لئے پامر کو کہا تھا کہ بعض اوقات ایسے لوگ کوٹھی کو نقصان پہنچا دیتے ہیں"...... مارتھم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس پامر کو فون کرو اور معلوم کرو کہ وہ لوگ کوٹھی میں موجود ہے یا نہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو مارتھم نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دینا "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو مارتھم نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگ گئی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" پامر بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" مارتھم بول رہا ہوں پامر ۔ سپیشل وے ہاؤس میں کتنے افراد پہنچے ہیں"...... مارتھم نے کہا۔

" چار مرد اور دو عورتیں جناب اور یہ سب علیحدہ علیحدہ آئے تھے اور پھر اسی طرح واپس چلے گئے "...... پامر نے جواب دیا تو مارتھم

کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن جوزف بھی بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب "...... مارتھم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ یہ لوگ یہاں صرف دو گھنٹے رہے ہیں اس کے بعد یہ دو دو کے گروپس میں کوٹھی سے نکل کر پیدل ہی چوک کی طرف چلے گئے ۔ اس وقت کوٹھی خالی ہے"...... پامر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسے کہو کہ مجھ سے بات کرے "...... کرنل ڈیوڈ نے ماتھم سے کہا۔

" سنو پامر ۔ چیف آف جی پی فائیو جناب کرنل ڈیوڈ میرے آفس میں ہیں وہ جو کچھ تم سے پوچھیں تم نے درست جواب دینا ہے"۔ مارتھم نے کہا۔

" یس سر "...... پامر نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور مارتھم کے ہاتھ سے لے لیا۔

" پامر ۔ گروپ کس طرح بن کر گئے ہیں ۔ میرا مطلب ہے کہ چار مردوں اور عورتوں کو کیسے دو دو کے گروپ میں تقسیم کیا گیا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ پہلے دو عورتیں اکٹھی نکل کر گئی ہیں ۔ پھر کچھ دیر بعد دو مرد اکٹھے نکل کر گئے اور آخر میں پھر دو مرد اکٹھے نکل کر گئے ہیں"۔ پامر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے حلیئے کیا تھے ۔ تفصیل بتاؤ"....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب وہ پھاٹک سے دوسری طرف گئے ہیں اس لئے میں ان کے حلیئے غور سے دیکھ ہی نہیں سکا"....... پامر نے جواب دیا۔

" ان کے لباس کی تفصیلات بتاؤ"....... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مردوں نے سوٹ پہنے ہوئے تھے اور دونوں عورتوں نے پینٹس اور لیدر جیکٹس پہنی ہوئی تھیں ۔ ایک کی جیکٹ بلیک کلر کی تھی اور دوسری کی براؤن کلر کی جناب"....... پامر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تمام گروپس پیدل گئے ہیں"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر"....... پامر نے جواب دیا۔

" اوکے "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم نے تعاون کیا ہے مارتھم اس لئے ہم تمہیں کچھ کہے بغیر واپس جا رہے ہیں ورنہ دشمن ایجنٹوں سے تعاون کرنا تمہارے لئے یقینی موت بن جاتا"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" دشمن ایجنٹ ۔ اوہ سر ۔ مجھے تو علم نہیں ہے"....... مارتھم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ وہ انتہائی خطرناک دشمن ایجنٹ ہیں ۔ آؤ کیپٹن جوزف"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی

طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کلب کے مین گیٹ سے نکل کر واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔

" تم نے اب وہاں پکٹنگ کرنی ہے ۔ وہ لازماً واپس آئیں گے اور اس بار انہیں کسی صورت زندہ نہیں رہنا چاہیئے "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر ۔ لیکن سر میرا خیال ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے"....... کیپٹن جوزف نے کہا تو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیوں ۔ کیا مطلب "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب اگر انہوں نے واپس آنا ہوتا تو وہ کوٹھی میں موجود کار لے کر جاتے ۔ مگر وہ پیدل گئے ہیں جس کا مطلب ہے کہ انہوں نے صرف عارضی طور پر اس کوٹھی میں قیام کیا تھا اور وہ اب لازماً یہاں سے بس ٹرمینل پر گئے ہوں گے اور وہاں سے تھیونا"....... کیپٹن جوزف نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم درست کہہ رہے ہو ۔ ویری گڈ ۔ تم میرے درست نمبر ٹو ہو۔ نمبر ٹو کو بھی اپنے باس کی طرح ذہین ہونا چاہیئے "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" سر ۔ آپ کی ذہانت تک تو کوئی نہیں پہنچ سکتا"....... کیپٹن جوزف نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" ڈرائیور بس ٹرمینل پر چلو "....... کرنل ڈیوڈ نے اس بار ڈرائیور

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"....... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بس ٹرمینل پر پہنچ گئے۔

"جاؤ۔ معلوم کرو کہ یہ لوگ بس سے گئے ہیں یا نہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"....... کیپٹن جوزف نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ٹرمینل کی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔

"سر۔ دو عورتیں ایک بس میں سوار ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک بلیک لیدر جیکٹ میں تھی اور دوسری براؤن۔ چونکہ اب تک اور کوئی دو عورتوں کا گروپ نہیں گیا اس لئے یہ مارک ہو گئی ہیں"....... کیپٹن جوزف نے کار کے قریب آکر جھکتے ہوئے کہا۔

"کس بس سے گئی ہیں اور کب"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب وہ پہنچنے ہی والی ہوں گی"....... کیپٹن جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بس کا نمبر اور دوسری تفصیل بتا دی۔ کرنل ڈیوڈ نے جیب سے ایک چھوٹا سا مگر لانگ رینج کا ٹرانسمیٹر نکالا اور تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن آسٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن آسٹن۔ تل ابیب سے تھیونا آنے والی ایک بس کی تفصیلات نوٹ کرو۔ اس پر دو عورتیں تھیونا پہنچ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک نے پینٹ اور بلیک لیدر جیکٹ پہنی ہوئی ہے جبکہ دوسری نے پینٹ اور براؤن لیدر جیکٹ پہنی ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ دو اور گروپ بھی دو دو مردوں کے ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ان دونوں عورتوں کی تم نے انتہائی احتیاط سے نگرانی کرنی ہے لیکن یہ خیال رکھنا کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے یہ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہیں گی۔ جب تک پورا گروپ ٹریس نہیں ہو جاتا تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ میں خود بھی تھیونا پہنچ رہا ہوں۔ پھر انہیں ہلاک میں خود کروں گا۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور آخر میں بس کی تفصیلات بھی بتا دیں۔

"یس سر۔ اوور"....... کیپٹن آسٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہیڈ کوارٹر چلو۔ جلدی"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ کیپٹن جوزف اس دوران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

عمران صفدر کے ساتھ ہی ون تھاؤزنڈ ڈالر شاپ سے باہر آیا تھا اس کے ایک ہاتھ میں پیکٹ اور دوسرے ہاتھ میں اس کی رسید تھی جس پر ایک نمبر لکھا ہوا تھا اور ایک سٹار بنا ہوا تھا۔

" سٹار ۔ کیا مطلب ہوا اس کا عمران صاحب "...... صفدر نے رسید دیکھتے ہوئے کہا۔

" سٹار کالونی "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ دونوں پیدل ہی آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ عمران نے یہاں آنے سے پہلے چونکہ تھیونا کا نقشہ اچھی طرح دیکھ لیا تھا اس لئے اسے سٹار کالونی کے بارے میں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

" کیا ہمارے ساتھی اس رسید سے کالونی کے بارے میں جان جائیں گے "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں بے حد ذہین ہیں "۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ کافی دیر تک پیدل چلنے کے بعد ایک سائیڈ روڈ پر مڑ کر آگے بڑھتے چلے گئے ۔

" شکر ہے کوئی نگرانی نہیں ہو رہی "...... عمران نے اچانک کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

" نگرانی ۔ وہ کیوں "...... صفدر نے چونک کر کہا۔

" یہاں اسرائیل کی دونوں ایجنسیاں لازماً نگرانی کر رہی ہوں گی "...... عمران نے کہا تو صفدر نے بھی اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے عمران کی بات سن کر اس بات کا احساس ہوا ہو۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ مشینی نگرانی کی جا رہی ہو "...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن کوئی شواہد ابھی تک تو نہیں ملے "...... عمران نے کہا اور پھر اسی طرح پیدل چلتے ہوئے وہ ایک چھوٹی سی کالونی میں داخل ہو گئے لیکن کالونی میں داخل ہو کر عمران کا جسم یکلخت تن سا گیا۔

" کیا ہوا "...... صفدر نے چونک کر کہا۔

" تمہاری بات سن کر میری چھٹی حس نے الارم بجانا شروع کر دیا ہے "...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" میری بات سننے سے پہلے آپ کی چھٹی حس کیا سو رہی تھی "۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پانچویں کا امتحان ہمارے ملک میں بڑا سخت ہوتا ہے کیونکہ اس امتحان کے نتیجے میں پرائمری سکول سے ہائی سکول میں داخلہ ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ اسی طرح کی باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ پھر ایک سڑک کراس کر کے وہ جیسے ہی ایک کوٹھی کے سامنے پہنچے عمران نے ایک سائیڈ پر رک کر کچھ دیر تک ادھر ادھر بغور جائزہ لیا لیکن پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے صفدر کو آنے کا اشارہ کیا۔

"دیکھ لیں یہی کوٹھی ہے ۔ مجھے تو اندر سے کوئی آواز نہیں آ رہی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں خوشبو نہیں آ رہی"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے صفدر کی بات سن کر حیرت ہوئی ہو۔

"خوشبو۔ کیسی خوشبو"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"مجھے تو جولیا کی خوشبو آنے لگ گئی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی کوششوں کے باوجود ابھی ہمارا معاملہ اس سٹیج تک نہیں پہنچا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا مطلب صالحہ سے تھا لیکن اس نے صالحہ کا نام براہ راست لینے کی بجائے دوسرے انداز میں بات کی تھی۔

"لفظ ہمارا کا استعمال تو کچھ اور ہی بتاتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چھوٹے پھاٹک کو ہاتھ سے دبایا تو

پھاٹک کھلتا چلا گیا اور صفدر بھی تیزی سے اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا اور پھر اس نے مڑ کر پھاٹک بند کر دیا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ"...... آگے بڑھتے ہوئے عمران نے یکلخت چونک کر کہا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"وہ دیکھو سامنے روشندان پر ہلکی سرخ رنگ کی پٹیاں سی جھلملا رہی ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کوٹھی کی نگرانی ایس وی ایس سے کی جا رہی ہے ۔ اس روشندان کا رخ دھوپ کی طرف ہے اس لئے اس پر پٹیاں نظر آ رہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں عمران صاحب ۔ میں نے بھی چیک کر لیا ہے"۔ صفدر نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم میں سے کوئی نہ کوئی گروپ ان کی نظروں میں ہیں اور وہ سب کے اکٹھا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں ۔ آؤ جلدی کرو ۔ کسی بھی لمحے کوٹھی تباہ کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے کی طرف بڑھ گیا ۔ صفدر اس کے پیچھے تھا ۔ راہداری کے آخر میں سٹنگ روم تھا جہاں سے جولیا اور صالحہ کی باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"جلدی کرو ۔ باہر آؤ کوٹھی تباہ ہونے والی ہے"...... عمران نے دروازے پر پہنچ کر تیز لہجے میں کہا تو وہاں موجود صالحہ، جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر چاروں ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ ان

سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات تھے۔

" سائیڈ گلی سے ہم نے ساتھ والی کوٹھی میں جانا ہے۔ جلدی آؤ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ باہر صحن میں واپس آنے کی بجائے راہداری کراس کرتے ہوئے دائیں گلی میں پہنچ گئے جہاں چھوٹی سی گلی کے دوسری طرف ساتھ والی کوٹھی کی دیوار تھی۔ دیوار زیادہ اونچی نہیں تھی۔ عمران ہائی جمپ لگا کر دیوار کی دوسری طرف کود گیا۔ اس کے پیچھے تنویر، کیپٹن شکیل، صفدر اور آخر میں جولیا اور صالحہ بھی آسانی سے دیوار کود کر دوسری طرف پہنچ گئے تھے۔ عمران اس دوران سائیڈ گلی سے کوٹھی کے فرنٹ کی طرف پہنچ گیا تھا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے"...... ایک تیز آواز کوٹھی کے اندر سے سنائی دی تو عمران نے جیب سے دو کیپسول نکال کر برآمدے کی طرف اچھال دیئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جو باہر آ رہا تھا وہ لہرا کر گرا اور وہیں برآمدے میں ہی ڈھیر ہو گیا جبکہ عمران نے نہ صرف سانس روک لیا تھا بلکہ اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو بھی اشارہ کر دیا تھا جو اس طرف آ رہے تھے۔ وہ اس کا اشارہ سمجھ گئے تھے اور انہوں نے بھی نہ صرف سانس روک لئے تھے بلکہ وہ وہیں رک گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے سانس لیا اور آگے بڑھ کر برآمدے میں پہنچ گیا جہاں وہ ادھیڑ عمر آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور دروازہ کھول کر کمرے کے اندر لے گیا۔ یہ

سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں دو عورتیں اور تین فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ران کے ساتھی اندر داخل ہوئے لیکن اسی لمحے پوری کوٹھی ناک دھماکوں سے گونج اٹھی۔ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ رہ اس طرح لرزنے لگا جیسے ابھی زمین بوس ہو جائے گا۔ عمران ے ساتھیوں سمیت دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ ماکے چند لمحے ہوتے رہے اور پھر خاموشی چھا گئی۔ اس کے ساتھ باہر سے انسانی شور کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"بال بال بچے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے بے اختیار طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر ایس وی ایس سرکل نظر نہ آتا تو اس بار واقعی تھیونا ادفن بنتا"...... عمران نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس قدر احتیاط کے باوجود یہ لوگ کیسے ا تک پہنچ گئے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"راستے میں کوئی گروپ چیک ہوا ہے۔ بہرحال اب مسئلہ یہ کہ ہم نے آگے کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ایک سے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ر اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"چارلس بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ سنائی دی۔

"کیا آپ گولڈن نائٹ کلب سے بول رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔آپ فرمائیں کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"سٹار کالونی میں آپ کا کوئی اڈا ہے جہاں لباس اور میک اپ کا سامان مل سکے"...... عمران نے کہا۔

"سٹار کالونی۔اوہ ہاں ہے۔کوٹھی نمبر تھرٹی تھری بلاک اے۔ وہاں جیمز موجود ہے آپ اسے گولڈن نائٹ کا کوڈ دوہرا دیں وہاں آپ کو سب کچھ مل جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔میں وہاں پہنچ کر آپ کو دوبارہ کال کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بلاک اے اس کوٹھی کے عقبی طرف ہے۔آؤ پہلے وہاں پہنچ جائیں پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عقبی دروازہ کھول کر ایک ایک کر کے باہر نکلے اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ساتھ والی کوٹھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی اور اس میں سے شعلے اور دھواں ابھی تک نکل رہا تھا اور اب فائر بریگیڈ اور ایمبولینس کے ساتھ ساتھ پولیس گاڑیوں کے سائرن دوسری طرف سنائی دے رہے تھے۔عمران اور اس کے ساتھی تھوڑی دیر بعد کوٹھی نمبر تھرٹی تھری اے بلاک میں پہنچ گئے جہاں ایک لمبے قد کا آدمی موجود تھا۔

"خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ کوئی چیکنگ کے لئے آئے"۔ عمران نے جیمز سے کہا۔

"یہاں چیکنگ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے جیمز کی بات پسند آئی ہو۔ عمران تیزی سے چلتا ہوا اپنے ساتھیوں سمیت کوٹھی کے اندر پہنچ گیا۔

"تم لوگ میک اپ اور لباس تبدیل کر لو میں اس دوران چارلس سے بات کر لوں"...... عمران نے میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"چارلس بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چارلس کی آواز سنائی دی۔

"گولڈن نائٹ سے مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ پہنچ گئے ہیں۔میں نے جیمز کو فون کر کے کہہ دیا تھا۔ ویسے مجھے اطلاع ملی ہے کہ کالونی میں ایک کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے۔کیا یہ بھی آپ کا ہی سلسلہ ہے"...... چارلس نے کہا۔

"ہاں اور یہ کام لازماً اسرائیل کی سرکاری ایجنسی بلیک فائٹرز یا جی پی فائیو کا ہو سکتا ہے۔کیا تم ان دونوں ایجنسیوں کی یہاں موجودگی کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ دونوں کے چیف یہاں پہنچ چکے ہیں ۔ بلیک فائ
چیف تو کچھ دیر پہلے پہنچا ہے جبکہ جی پی فائیو کا چیف ابھی چند لمح
آیا ہے"...... چارلس نے جواب دیا۔
"گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا نیٹ ورک خاصا تیز ہے ۔ اب
یہ معلوم کرو کہ سٹار کالونی کی کوٹھی پر میزائلوں سے حملہ کس پار
نے کیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"جی بہتر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور ر
دیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی نہ صرف میک اپ کر چکے تھے ب
انہوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے ۔ عمران نے بھی جلدی
اپنا میک اپ اور لباس تبدیل کر لیا اور پھر اس نے فون کی طرف ہا
بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"چارلس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چارلس کی آ
سنائی دی۔
"کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔
"اس کوٹھی پر حملہ بلیک فائٹرز نے کیا ہے ۔ ان کے بقول ا
کے گروپ کی دو عورتوں نے بس میں ایشیائی زبان میں باتیں
تھیں جو بس میں موجود خصوصی آلات کی وجہ سے چیک ہو گئیں
پھر ان کی نگرانی کی گئی تا کہ باقی گروپ بھی سامنے آ جائے اور
جب پورا گروپ سٹار کالونی کی اس کوٹھی میں داخل ہوا تو کر

گاسٹا کو اطلاع دی گئی تو کرنل گاسٹا کے حکم پر اس کوٹھی کو فوری
طور پر میزائلوں سے اڑا دیا گیا لیکن اب وہ سب بے حد پریشان ہیں
کیونکہ کوٹھی سے کوئی لاش برآمد نہیں ہو سکی"...... چارلس نے
رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"تم نے پورے گروپ کی بات کی ہے یہ کس لئے"...... عمران
نے کہا تو دوسری طرف سے چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔
"مسٹر مائیکل ۔ اب اتنا اندازہ تو بہرحال لگایا جا سکتا ہے"۔
چارلس نے کہا۔
"گڈ ۔ تم نے واقعی اپنے آپ کو ذہین ثابت کیا ہے اور میں ہمیشہ
ذہین آدمی کی قدر کرتا ہوں ۔ تم بے فکر رہو ۔ تمہیں ڈبل معاوضہ
دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔
"بے حد شکریہ"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں
کہا گیا۔
"یہاں تھیونا میں اسرائیل کی پانچ دفاعی لیبارٹریاں ہیں ۔ کیا
تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں ۔ ان لیبارٹریوں کو سائنسی سامان کی فراہمی کرنے
والے ادارے کا ایک رکن میری تنظیم کا فعال ایجنٹ ہے"۔ چارلس
نے کہا۔
"گڈ ۔ ایک پاکیشیائی فارمولا چرا کر یہاں ان لیبارٹریوں میں
سے کسی ایک میں بھجوایا گیا ہے ۔ ہم نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے

اس لئے تم نے اس لیبارٹری کا کھوج لگانا ہے جہاں پاکیشیائی فارمولا رکھا گیا ہے ۔ کیا تم یہ کام کر لو گے "....... عمران نے کہا۔

" کر تو لوں گا لیکن اس کام پر بھاری رقم خرچ ہو گی کیونکہ لیبارٹری کے کسی اہم آدمی کو خرید نا پڑے گا اور یہودی بغیر دولت کے منہ سے بھاپ بھی نہیں نکالتے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کتنی رقم خرچ ہو سکتی ہے "....... عمران نے پوچھا۔

" کیا کہا جا سکتا ہے ۔ پھر بھی کم از کم ایک لاکھ ڈالر تو خرچ ہو جائیں گے "....... چارلس نے کہا۔

" میں تمہارے آدمی جیمز کے ہاتھ دو لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک بھج دیتا ہوں لیکن یہ معلومات مجھے جلد از جلد چاہئیں "....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں کوشش کروں گا کہ دو روز کے اندر آپ کا کام ہو جائے "....... چارلس نے کہا۔

" اوکے "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ جیمز باہر برآمدے میں موجود تھا ۔ وہ عمران کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔

" میں وہی ہوں جس نے تمہیں گولڈن نائٹ کے الفاظ کہے تھے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ آپ ۔ حیرت انگیز ۔ آپ تو مکمل طور پر بدل چکے ہیں "۔ جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرے ساتھ آؤ "....... عمران نے کہا اور اسے لے کر سٹنگ روم میں آ گیا ۔ جیمز وہاں موجود عمران کے ساتھیوں کو دیکھ کر ایک بار پھر اچھلا لیکن پھر خود ہی نارمل ہو گیا۔

" بیٹھو "....... عمران نے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

" میری تمہارے چیف سے فون پر بات ہوئی ہے ۔ میں تمہیں ایک چیک دے رہا ہوں ۔ تم نے یہ چیک اپنے چیف کو پہنچانا ہے لیکن خیال رکھنا کہیں تمہاری چیکنگ نہ ہو جائے اور اتنی بڑی مالیت کے چیک کی وجہ سے تم کسی چکر میں پھنس جاؤ "....... عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک نکالتے ہوئے کہا تو جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ عمران نے چیک پر اندراج کیا اور پھر دستخط کر کے جیمز کی طرف بڑھا دیا ۔ جیمز نے ایک نظر چیک پر ڈالی اور پھر اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ٹھیک ہے ۔ جاؤ "....... عمران نے کہا تو جیمز باہر کی طرف بڑھ گیا ۔ عمران کے اشارے پر صفدر اٹھ کر اس کے پیچھے چلا گیا تاکہ پھاٹک بند کر سکے۔

" ان دونوں ایجنسیوں کی موجودگی میں ہمارا کام کرنا بے حد مشکل ہو گا عمران صاحب "....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن جب تک اس لیبارٹری کے بارے میں حتمی طور پر معلوم نہ ہو جائے ہمارا کسی سے الجھنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے "....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب یہ چارلس کون ہے"...... صالحہ نے کہا۔
"یہ فلسطینیوں کے ایک خفیہ لیکن طاقتور گروپ ریڈ ٹاپ
آدمی ہے۔ اس کا یہاں مخبری کا وسیع نیٹ ورک ہے"...... عمران
نے جواب دیا۔
"لیکن نام سے تو یہ فلسطینی نہیں لگتا"...... کیپٹن شکیل نے
کہا۔
"ریڈ ٹاپ نے اسرائیل میں دوہرا چکر چلایا ہوا ہے۔ انہوں نے
مقامی نام رکھے ہوئے ہیں اور بظاہر وہ یہاں یہودی بن کر رہتے
ہیں"...... عمران نے کہا۔
"لیکن آپ نے پہلے تو اس سے رابطہ نہیں کیا تھا۔ جب کوٹھی پر
حملہ ہوا تب آپ نے اس سے رابطہ کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے
کہا۔
"باہر سے یہاں آنے والی کال چیک ہو سکتی تھی جبکہ مقامی
کالوں کو چیک کرنا تقریباً ناممکن ہے کیونکہ بیک وقت سینکڑوں
ہزاروں کالیں ہوتی رہتی ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات
میں سر ہلا دیئے۔
"عمران صاحب۔ یہ جیمز بھاری رقم کا چیک لے کر کہیں غائب
نہ ہو جائے"...... صفدر نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ ایسی تنظیموں سے متعلق لوگ انتہائی وفادار ہوتے ہیں
اور اگر ایسا ممکن ہوتا تو چارلس مجھے منع کر دیتا"...... عمران نے

اب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"عمران صاحب۔ نجانے چارلس کب تک اس لیبارٹری کا سراغ
ئے۔ تب تک ہم لوگ گروپوں میں تقسیم ہو کر دونوں ایجنسیوں
یہاں مداخلت کا خاتمہ کر دیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تل ابیب سے مزید لوگ پہنچ
ئیں گے۔ میرا یہ پروگرام ہے کہ جیسے ہی اس لیبارٹری کے بارے
ں معلوم ہو ایک گروپ مشن پر کام کرے جبکہ دوسرا گروپ ان
سیوں کے خلاف۔ اس طرح یہ الجھ جائیں گے اور ہم اپنا مشن مکمل
رلیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے
ثبات میں سر ہلا دیئے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل گاسٹا نے جھپٹ کر فون کا رسیور لیا۔ وہ اس وقت تھیونا میں اپنے مرکز میں بنے ہوئے آفس میں موجود تھا۔ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے جس میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود تھے۔ اس کا گروپ میزائلوں کی فائرنگ کے بعد وہاں سے نکل گیا تھا۔ البتہ اس کا ایک خاص آدمی فلپ وہاں موجود تھا اور کرنل گاسٹا نے اسے حکم دیا تھا کہ جب اس کوٹھی کے ملبے سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں برآمد ہوں تو اسے فوری اطلاع دی جائے تاکہ وہ اسرائیل کے صدر کو اپنی کامیابی کی فوری رپورٹ دے سکے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ انتہائی بے چینی سے فون کا انتظار کر رہا تھا۔

"فلپ بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے فلپ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"۔ کرنل گاسٹا کا لہجہ مزید پرجوش ہو گیا۔

"جناب۔ کوٹھی کے ملبے سے کوئی لاش نہیں ملی"...... فلپ نے جواب دیا تو کرنل گاسٹا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ نانسنس"۔ کرنل گاسٹا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ میرے سامنے ملبہ ہٹایا گیا ہے۔ وہاں سے ان کی لاشیں نہیں ملیں"...... فلپ نے جواب دیا۔

"مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایس وی ایس سے چیکنگ کی گئی اور چیکنگ کے دوران چار مردوں اور دو عورتوں کو اس کوٹھی میں داخل ہوتے دیکھا گیا اور پھر فوراً ہی میزائل فائر کر دیئے گئے۔ اس کے باوجود وہاں سے لاشوں کا نہ ملنا اس بات پر میں کیسے یقین کر لوں"...... کرنل گاسٹا نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب میں درست کہہ رہا ہوں۔ آپ بے شک فائر بریگیڈ اور پولیس کے افسران سے معلوم کر لیں"...... فلپ نے جواب دیا۔

"وہاں کوئی خفیہ راستہ تو نہیں یا کوئی تہہ خانہ"...... کرنل گاسٹا نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ میں نے خود چیکنگ کی ہے"...... فلپ نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ وہ لوگ جن بھوت تھے یا مافوق الفطرت کہ اس طرح غائب ہو گئے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے جناب"...... دوسری طرف سے بے بس سے

لہجے میں کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے اس طرح رسیور کریڈل پر پٹخ جیسے سارا قصور ہی اس کریڈل کا ہو۔

" یہ سب کیسے ہو گیا "...... کرنل گاسٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیا آیا تو اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع دیئے۔

" راسٹر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آ سنائی دی۔

" کرنل گاسٹا بول رہا ہوں "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر "۔ دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تم نے جی پی فائیو کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی ۔ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" جناب ۔ جی پی فائیو کے لوگ یہاں نگرانی کر رہے ہیں ۔ کرن ڈیوڈ بذات خود بھی یہاں پہنچ چکے ہیں کیونکہ انہیں بھی اطلاع مل گ تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ تل ابیب سے یہاں پہنچے ہیں لیکن وہ ا تک انہیں چیک نہیں کر سکے اس لئے میں نے کوئی رپورٹ نہ دی "...... راسٹر نے جواب دیا۔

" سٹار کالونی میں کوٹھی کی تباہی کے بارے میں لامحالہ رپور کرنل ڈیوڈ کو مل چکی ہو گی ۔ تم معلوم کرو کہ اس کا کیا رد عمل ہے "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر ۔ میں معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اچھی بھلی کامیابی مل گئی تھی ۔ اب انہیں کہاں تلاش کیا جائے "...... کرنل گاسٹا نے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کرنل گاسٹا بول رہا ہوں "...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" رینالڈ بول رہا ہوں جناب "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" جناب ایک آدمی کو چیک کیا گیا ہے ۔ اس کے پاس دو لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک ہے اور وہ آدمی سٹار کالونی سے بس میں بیٹھ کر راڈش علاقے میں اترا ہے اور پھر راڈش میں ہی واقع گولڈن نائٹ کلب میں چلا گیا اور ابھی تک وہیں ہے ۔ اس کی واپسی نہیں ہوئی "۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے بے اختیار برا سا منہ بنا لیا۔

" تو اس میں مشکوک بات کیا ہے "...... کرنل گاسٹا نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ ایک عام سے آدمی کے پاس دو لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک اور چیک بھی ایکریمین سنٹرل بینک کا ۔ میرا خیال ہے کہ یہ انتہائی مشکوک بات ہے اور پھر یہ آدمی سٹار کالونی سے نکلا ہے اور

ستار کالونی میں ہی پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہوئے ہیں"...... رینالڈ نے کہا تو کرنل گاستا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بات مشکوک ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس آدمی کو اغوا کر کے یہاں سنٹر میں پہنچا دو تاکہ اسے اچھی طرح چیک کیا جا سکے"...... کرنل گاستا نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل گاستا نے رسیور رکھ کر پاس پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے سنٹر انچارج ماتھر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ماتھر۔ رینالڈ ایک مشکوک آدمی کو اغوا کر کے لائے گا اسے سپیشل روم میں جکڑ کر مجھے اطلاع دینا۔ میں اس سے خود پوچھ گچھ کروں گا"...... کرنل گاستا نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاستا نے رسیور رکھ دیا۔

"رینالڈ درست کہہ رہا ہے۔ لیکن کیا اس مشکوک آدمی کا تعلق ان ایجنٹوں سے ہو گا"...... کرنل گاستا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گاستا نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس کرنل گاستا بول رہا ہوں"...... کرنل گاستا نے کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے راسٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے جی پی فائیو کے متعلق"...... کرنل گاستا نے کہا۔

"جناب۔ کرنل ڈیوڈ کو اس کوٹھی کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے اور یہ بھی اطلاع مل چکی ہے کہ بلیک فائٹرز کے آدمی ایس ڈی ایس سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی نگرانی کر رہے تھے اور جب یہ ایجنٹ کوٹھی میں پہنچے تو آپ کے آدمیوں نے کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا اور یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ کوٹھی میں سے کوئی لاش دستیاب نہیں ہوئی"...... راسٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا ردعمل تھا"...... کرنل گاستا نے پوچھا۔

"انہوں نے اس پوری کالونی کی چیکنگ کا حکم دیا ہے"۔ راسٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ اب کیا وہ لوگ اس کالونی میں چھپے ہوئے ہوں گے"...... کرنل گاستا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا کہ رینالڈ نے جس آدمی کا ذکر کیا ہے وہ بھی ستار کالونی سے ہی راؤنڈ گیا تھا تو اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جیکب بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیکب۔ جس کوٹھی پر تم نے میزائلوں سے حملہ کیا تھا وہاں سے کوئی لاش دستیاب نہیں ہوئی"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے جناب۔ وہ گروپ ہمارے سامنے اندر گیا اور ہم نے فوراً ہی کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا"...... جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے۔ وہ لوگ کسی بھی طرح نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور یقیناً وہ اس کالونی میں ہی کسی اور کوٹھی میں ہوں گے۔ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کا بھی یہی خیال ہے اور اس نے جی پی فائیو کے آدمیوں کو اس کالونی کو چیک کرنے کا حکم دیا ہے۔ تم بھی چیکنگ کرو۔ تم نے ان کے لباس اور حلیئے دیکھے ہوئے ہیں اس لئے تم زیادہ آسانی سے انہیں چیک کر سکتے ہو"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر۔ میں اس کے لئے ٹی آر ایس استعمال کروں گا۔ اس طرح باہر سے ہی ہر کوٹھی کے اندر کا منظر چیک کر لیا جائے گا"۔ جیکب نے جواب دیا۔

"گڈ۔ جلدی کرو۔ ہمیں جی پی فائیو سے پہلے ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے مجھے ایک خیال آیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں سپر ون کمپیوٹر آن کر دوں اور اس میں ان کے حلیئے اور لباسوں کی تفصیلات فیڈ کر دوں گا اور اس کی رینج پوری کالونی تک ہے اس

طرح وہ جس کوٹھی میں بھی ہوں گے کمپیوٹر فوراً ان کی نشاندہی کر دے گا ورنہ اتنی بڑی کالونی کی ایک ایک کوٹھی کو چیک کرنے میں تو بہت وقت لگ جائے گا اور پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس دوران وہاں سے بھی نکل جائیں"...... جیکب نے کہا۔

"اوہ۔ یہ زیادہ اچھی پلاننگ ہے۔ لیکن تم اجازت کیوں مانگ رہے ہو"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"اس لئے جناب کہ اس میں جو فلم ڈالی جاتی ہے وہ بے حد مہنگی ہے"...... جیکب نے کہا۔

"نانسنس۔ اس وقت بلیک فائٹرز کی عزت داؤ پر لگی ہوئی ہے اور تم مہنگی سستی کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ فوراً انہیں ٹریس کرو اور سنو۔ ٹریس کرتے ہی ان پر میزائلوں سے حملہ کر دو۔ مجھے بے شک بعد میں اطلاع دینا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"ماتھر بول رہا ہوں سر۔ رینالڈ ایک آدمی کو لے کر آیا ہے اور میں نے اسے آپ کی ہدایت کے مطابق سپیشل روم میں پہنچا دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ رینالڈ کو روکو میں آ رہا ہوں"...... کرنل گاسٹا

نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو ایک آدمی کو رسیوں سے باندھا ہوا تھا ۔ اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا ۔ وہاں دو آدمی موجود تھے ۔ دونوں نے کرنل گاسٹا کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" بیٹھو رینالڈ اور مجھے بتاؤ کہ تم نے بس میں اسے کیسے چیک کیا"...... کرنل گاسٹا نے ایک آدمی سے کہا اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گیا ۔ دونوں میں سے ایک آدمی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ دوسرا ان کے عقب میں مؤدبانہ انداز میں کھڑا رہا۔

" سر ۔ ہمارا ایک آدمی بس سے کراشو جا رہا تھا ۔ یہ آدمی اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ پھر اس نے چیک نکال کر کھولا اور دیر تک اسے دیکھتا رہا ۔ ہمارے آدمی کی نظریں چیک پر پڑیں تو اتنی بڑی مالیت کا گارینٹڈ چیک دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کیونکہ یہ آدمی اپنے لباس اور حلیئے سے کوئی عام سا آدمی لگتا تھا اور پھر اس نے کچھ دیر بعد دوبارہ چیک نکال کر دیکھا تو ہمارا آدمی شک میں پڑ گیا اور پھر یہ آدمی جس جگہ اترا تو ہمارا آدمی بھی اس کے پیچھے ہی اتر گیا اور جب یہ کلب میں چلا گیا تو اس نے مجھے اطلاع دی ۔ چونکہ یہ آدمی سٹار کالونی کے سٹاپ سے بس میں سوار ہوا تھا اس لئے میں بھی شک میں پڑ گیا اور میں نے آپ سے بات کی تو آپ کے حکم پر اسے یہاں لے آیا"۔ رینالڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویسے بہتر ہوتا کہ تم اس کی واپسی پر اس کا تعاقب کرتے اور

جس کوٹھی میں یہ جاتا اس کی چیکنگ ہو جاتی ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ اب یہ خود ہی بتائے گا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" ڈامز ۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... کرنل گاسٹا نے عقب میں کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش آدمی کے چہرے پر زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے ۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر وہ آدمی چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو ڈامز پیچھے ہٹ گیا ۔ اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسیوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

" مم ۔ میں کہاں ہوں ۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے کرنل گاسٹا اور اس کے آدمیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل گاسٹا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" میرا نام جیمز ہے ۔ مگر تم کون ہو اور مجھے یہاں لا کر کیوں باندھا گیا ہے"...... جیمز نے کہا۔

" تم کیا کام کرتے ہو"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں بزنس مین ہوں"...... جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کس چیز کا بزنس ۔ کہاں ہے تمہارا بزنس آفس"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں کمیشن ایجنٹ ہوں۔ پارٹیوں سے کام بک کرتا ہوں اور پھر مارکیٹ سے مال انہیں پسند کرا کے انہیں لے دیتا ہوں اور دونوں طرف سے اپنا کمیشن لے لیتا ہوں۔ میرا کوئی آفس نہیں ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔ وہ اب خاصے سنبھلے ہوئے انداز میں جواب دے رہا تھا۔

"تم آج بس میں سفر کرتے ہوئے دو لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک دیکھ رہے تھے۔ یہ چیک کس سے لیا تھا تم نے"...... کرنل گاسٹا نے کہا تو جیمز چونک پڑا۔

"یہ میں نے پارٹی سے لیا تھا"...... جیمز نے جواب دیا۔

"کس پارٹی سے۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"آپ لوگ کون ہیں اور آپ کا اس سے کیا تعلق ہے"...... جیمز نے کہا۔

"میں بلیک فائٹرز کا چیف ہوں اور یہ بات تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ اگر تم نے کوئی غلط بیانی کی تو تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ دیا جائے گا"...... کرنل گاسٹا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سٹار کالونی میں پارٹی موجود تھی۔ اس نے مجھے چیک دیا تھا جو میں نے گولڈن نائٹ کلب میں دوسری پارٹی کو پہنچا دیا"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سٹار کالونی کی کس کوٹھی میں پارٹی نے تمہیں چیک دیا تھا"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا۔

"کالونی کے ریستوران میں ملاقات طے تھی"۔ جیمز نے جواب دیا۔

"ڈامز۔ الماری سے کوڑا نکالو اور اس کی بوٹیاں اڑا دو کیونکہ یہ جھوٹ بول رہا ہے"...... کرنل گاسٹا نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ڈامز نے کہا اور تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جیمز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے یہ چیک لیا ہے اور اب تم یہ بھی بتاؤ گے کہ چیک تم نے گولڈن نائٹ کلب میں کس کو دیا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ سچ ہے۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا"...... جیمز نے کہا جبکہ اس دوران ڈامز الماری سے کوڑا نکال کر واپس آ گیا تھا۔

"سچ بولو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"میں سچ بول رہا ہوں۔ بالکل سچ"...... جیمز نے کہا تو کرنل گاسٹا کے اشارے پر ڈامز نے ہاتھ اٹھا کر اس کے جسم پر پوری قوت سے کوڑا مار دیا اور کمرہ جیمز کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

"بولو۔ سچ بولو"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جیمز نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کی کھال ادھیڑ دو"...... کرنل گاسٹا نے اور زیادہ غصیلے

لہجے میں کہا اور پھر کمرہ کوڑے کی شڑاپ اور جیمز کی چیخوں سے
گونجنے لگا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

" اسے پانی پلاؤ تاکہ یہ ہوش میں آجائے۔ اس کی قوت برداشت بتا رہی ہے کہ یہ تربیت یافتہ ہے"...... کرنل گاسٹا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو ڈامز کوڑا اٹھائے ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے پانی سے بھری ہوئی بڑی بوتل نکالی اور اسے کھول کر اس نے آدھا پانی تو اس کے جسم پر ڈال دیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ سے پانی اس نے جیمز کے حلق میں ڈال دیا۔ جب دو گھونٹ پانی اس کے حلق میں اتر گیا تو اس نے بوتل ہٹا کر باقی ماندہ پانی بھی اس کے زخموں پر انڈیل دیا۔ خالی بوتل اس نے ایک طرف رکھی ہوئی باسکٹ میں اچھال دی اور کوڑا پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیمز کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔

" تم۔ تم مجھ پر ظلم کر رہے ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جیمز نے کراہتے ہوئے کہا۔

" ڈامز شروع ہو جاؤ"...... کرنل گاسٹا نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... جیمز نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو کرنل گاسٹا نے ہاتھ کے اشارے سے ڈامز کو روک دیا۔

" سچ بولو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم سٹار کالونی کی کس کوٹھی

سے نکلے تھے۔ بولو"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" میں سٹار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں چوکیدار ہوں۔ اس کوٹھی کا مالک گولڈن نائٹ کلب کا مالک چارلس ہے اور اس کے مہمان اس کوٹھی میں آئے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی نے مجھے چیک دے کر بھیجا کہ میں چارلس کو دے دوں۔ وہ چیک میں نے چارلس کو پہنچا دیا ہے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کتنے آدمی تھے اس کوٹھی میں"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا۔

" چار مرد اور دو عورتیں"...... جیمز نے کراہتے ہوئے جواب دیا تو کرنل گاسٹا نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل گاسٹا کالنگ۔ اوور"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر۔ جیکب بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تم نے چیکنگ کی ہے یا نہیں۔ اوور"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر۔ لیکن اس کالونی میں ہمارے مطلوبہ افراد نہیں ہیں۔ اوور"...... جیکب نے جواب دیا۔

" کوٹھی نمبر ایک سو بارہ کو چیک کر کے مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو کہ وہاں کتنے افراد موجود ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل گاسٹا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اگر تم نے سچ بولا ہے تو تمہیں انعام ملے گا ورنہ تمہارا وہ حشر

کیا جائے گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"۔ کرنل گاسٹانے کہا۔

" میں نے سچ بتایا ہے"....... جیمز نے رک رک کر کہا۔ وہ مسلسل کراہ رہا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل گاسٹانے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" جیکب کالنگ ۔اوور"۔ٹرانسمیٹر سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔کیا رپورٹ ہے ۔اوور"....... کرنل گاسٹانے کہا۔

" اس کوٹھی میں چار مرد اور دو عورتیں موجود ہیں سر۔لیکن وہ ہمارے مطلوبہ آدمی نہیں ہیں ۔ان کے لباس اور چہرے ہمارے مطلوبہ آدمیوں سے یکسر مختلف ہیں۔اوور"....... جیکب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" وہ انتہائی ماہر اور تجربہ کار ایجنٹ ہیں ۔لامحالہ انہوں نے میک اپ اور لباس تبدیل کر لئے ہوں گے ۔تم اس کوٹھی کو گھیر لو لیکن خیال رکھنا انہیں شک نہ ہونے دینا۔میں ابھی دوبارہ کال کرتا ہوں اوور اینڈ آل "....... کرنل گاسٹانے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب بتاؤ جیمز ان لوگوں نے کوٹھی میں آکر میک اپ اور لباس تبدیل کئے تھے "....... کرنل گاسٹانے کہا۔

" مم۔مم۔میں غداری نہیں کر سکتا۔میں کچھ نہیں جانتا"۔جیمز نے کہا۔

" تم دو لاکھ ڈالر کے چیک کو بار بار دیکھ رہے تھے ۔اگر تم سب کچھ سچ بتا دو تو دو لاکھ ڈالر کا سرکاری چیک تمہیں ابھی مل سکتا ہے ۔ یہ میرا وعدہ رہا"....... کرنل گاسٹانے کہا تو جیمز بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

" کیا تم درست کہہ رہے ہو ۔کیا تم مجھے اتنی بڑی مالیت کا چیک دو گے "....... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ میں چیف ہوں ۔ میں جو وعدہ کرتا ہوں وہ پورا کرتا ہوں"....... کرنل گاسٹانے کہا۔

" ان لوگوں نے کوٹھی پر آکر میک اپ اور لباس تبدیل کئے تھے"....... جیمز نے جواب دیا تو کرنل گاسٹانے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

" ہیلو ۔ہیلو ۔کرنل گاسٹا کالنگ ۔اوور"....... کرنل گاسٹانے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔جیکب اٹنڈنگ یو ۔ اوور"....... دوسری طرف سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

" جیکب ۔اس کوٹھی کو بھی میزائلوں سے اڑا دو ۔ابھی فوراً اور پھر مجھے کال کر کے اطلاع دو۔اوور اینڈ آل "....... کرنل گاسٹانے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کال آنا شروع ہوئی تو کرنل گاسٹانے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ جیکب کالنگ ۔ اوور"۔ جیکب کی تیز آواز سنائی

دی۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور "....... کرنل گاستا نے پرجوش لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب باقی گروپ کو بھیج کر تم وہیں رکو اور جب ملبے سے چھ افراد کی لاشیں برآمد ہوں تو مجھے کال کرنا ۔ میں خود وہاں آ جاؤں گا ۔ اوور اینڈ آل "....... کرنل گاستا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" اسے گولی مار دینا ۔ جو اپنے مالک سے غداری کرتا ہے اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں "....... کرنل گاستا نے رینالڈ سے کہا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جیمز کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا ۔ اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور پھر اس کا جسم بے جان ہوتا چلا گیا۔

" سر ۔ گولڈن نائٹ کلب کا چارلس بھی تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے ملا ہوا ہے "....... رینالڈ نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ اسے بھی دیکھ لیں گے ۔ پہلے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں حاصل کر لیں "....... کرنل گاستا نے کہا اور اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

کرنل ڈیوڈ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے جبکہ اس کے سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا جس نے جی پی فائیو کی مخصوص یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور اس کے کاندھوں پر کیپٹن کے سٹارز موجود تھے۔

" تم ۔ تم کیپٹن آسٹن ۔ میں نے جب تمہیں کال کر دیا تھا پھر تم نے ان کی نگرانی کیوں نہیں کی ۔ تم نے جی پی فائیو کا کریڈٹ بلیک فائٹرز کو دیا ہے ۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا "....... کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" سر ۔ جب آپ کی کال ملی تو بس یہاں پندرہ منٹ پہلے پہنچ چکی تھی ۔ ہمارے آدمی پورے شہر میں انہیں تلاش کر رہے تھے لیکن وہ ہمیں کہیں نظر نہیں آئے "....... کیپٹن آسٹن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بلیک فائٹرز کے آدمیوں کی آنکھوں میں دوربینیں فکس ہیں کہ انہیں ایجنٹ نظر آ جاتے ہیں اور تمہیں نظر نہیں آتے۔ اب یہاں کاندھے لٹکانے سے کیا ہوتا ہے۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اب کیا رہ گیا ہے فون سننے کے لئے۔ تم سنو"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن آسٹن نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کیپٹن آسٹن بول رہا ہوں"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"ریزے بول رہا ہوں باس۔ چیف باس کو خوشخبری دینی تھی"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیسی خوش خبری"...... کیپٹن آسٹن نے چونک کر کہا تو اس کی بات سن کر کرنل ڈیوڈ بھی بے اختیار چونک پڑا اور اس نے جھپٹ کر رسیور کیپٹن آسٹن کے ہاتھ سے لے لیا۔

"چیف بول رہا ہوں۔ کس خوش خبری کی بات کر رہے ہو۔ جلدی بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب میں ریزے بول رہا ہوں۔ سٹار کالونی کی جس کوٹھی کو بلیک فائٹرز کے آدمیوں نے میزائلوں سے تباہ کیا تھا وہ خالی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کوٹھی خالی تھی۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ وہاں تو پاکیشائی ایجنٹ موجود تھے"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ بلیک فائٹرز کے آدمیوں کو سو فیصد یقین تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کوٹھی میں موجود ہیں لیکن جب ملبہ ہٹایا گیا تو وہاں سے کوئی لاش نہیں ملی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کوٹھی سے پہلے ہی نکل گئے تھے۔ ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی خوشخبری سنائی ہے۔ گڈ شو"۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ اچھا ہوا کہ پاکیشیائی ایجنٹ بلیک فائٹرز کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوئے لیکن بلیک فائٹرز ہم سے آگے آگے چل رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس بار بھی وہ ہم سے پہلے ان کو تلاش کر لیں۔ یہ کریڈٹ ہر صورت میں جی پی فائیو کو ملنا چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن آسٹن سے نرم لہجے میں کہا۔

"ہم انہیں تلاش کر لیں گے سر۔ ہمیں ان کے حلیئے معلوم ہیں"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"اب ان کا اس حلیئے میں ملنا محال ہے کیونکہ انہوں نے حلیئے اور لباس تبدیل کر لئے ہوں گے۔ کیا تم نے معلوم کیا ہے کہ بلیک فائٹرز نے انہیں کیسے ٹریس کیا تھا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ریزے نے ہی اطلاع دی تھی کہ انہوں نے کسی انتہائی جدید مشینری کی مدد سے ان دو عورتوں کی نگرانی کی

تھی"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن اصل مسئلہ تو اب پیدا ہوا ہے۔ اب انہیں شہر میں تلاش کرنا بلیک فائٹرز کے لئے بھی ناممکن ہو جائے گا۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ اب پوری طرح ہوشیار ہوں گے اور میں جانتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اپنے ٹارگٹ پر کام کرتے ہیں اور ان کا ٹارگٹ وہ لیبارٹری ہو گی جس میں پاکیشیائی فارمولا موجود ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس لیبارٹری کا ہمیں بھی علم نہیں ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے خودکلامی کے انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے کیپٹن آسٹن کمرے میں موجود ہی نہ ہو۔

"سر۔ اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن آسٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ بولو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب میں طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں اسرائیل کی پانچ دفاعی لیبارٹریاں ہیں لیکن ان میں سے تین چھوٹی اور غیر اہم لیبارٹریاں ہیں جبکہ دو لیبارٹریاں بڑی اور اہم ہیں۔ پاکیشیائی فارمولا اگر واقعی تھیونا بھیجا گیا ہے تو پھر ان دونوں میں سے کسی ایک لیبارٹری میں ہو گا"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"لیکن اس بارے میں حتمی طور پر کیسے معلوم ہو گا"...... کرنل

ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ حکم دیں تو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ دونوں لیبارٹریوں کے چیف سکیورٹی آفیسر میرے دوست ہیں۔ ان سے فون پر پوچھا جا سکتا ہے اور چونکہ انہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق جی پی فائیو سے ہے اس لئے وہ مجھ سے چھپائیں گے بھی نہیں"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم انتہائی کام کے آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ اگر تم ایسا کر لو تو تمہیں ہیڈ کوارٹر بلوایا جا سکتا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سر۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"...... کیپٹن آسٹن نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن آسٹن نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"سالٹرا کلب"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف سکیورٹی آفیسر لارڈنا سے بات کرائیں۔ میں ان کا دوست کیپٹن آسٹن بول رہا ہوں"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"سوری سر۔ آپ نے غلط نمبر پر کال کی ہے۔ یہ تو کلب ہے یہاں کسی سکیورٹی آفیسر کی موجودگی کا کیا تعلق"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"یہ ہائی لائٹ کلب بھی تو کہلاتا ہے"....... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن آسٹن نے اسے نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اطلاع پہنچا دوں گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن آسٹن نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو باقاعدہ کوڈ طے کر رکھے ہیں تم لوگوں نے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ یہ ضروری ہے کیونکہ یہ انتہائی خفیہ لیبارٹری ہے"....... کیپٹن آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیپٹن آسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کیپٹن آسٹن بول رہا ہوں"....... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"لارڈنا بول رہا ہوں کیپٹن آسٹن۔ کیسے فون کیا تھا۔ کوئی خاص بات"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا۔

"ہاں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں تھیونا میں جی پی فائیو کا سنٹر انچارج ہوں۔ اس وقت جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ بھی یہاں تھیونا میں موجود ہیں اور ایک سرکاری ایجنسی بلیک فائٹرز کے ذریعے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی فارمولا تمہاری لیبارٹری میں بھجوایا گیا؟

اور پاکیشیائی ایجنٹ اس فارمولے کی واپسی کے لئے تھیونا پہنچ گئے ہیں اور ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"....... کیپٹن آسٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اس طرح سرہلا دیا جیسے وہ کیپٹن آسٹن کی کارکردگی سے خوش ہو۔

"لیکن میں کیا کر سکتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم صرف محتاط رہنا اور اگر پاکیشیائی ایجنٹ تمہاری لیبارٹری تک پہنچ جائیں تو پھر مجھے اطلاع کر دینا تاکہ ہم ان کا باہر ہی خاتمہ کر سکیں"....... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"لیکن۔ انہیں کیسے معلوم ہو گا کہ یہاں موجود پانچ لیبارٹریوں میں سے ہماری لیبارٹری میں فارمولا موجود ہے اور پھر ہماری لیبارٹری اس قدر خفیہ ہے کہ وہ کسی صورت بھی اسے ٹریس نہیں کر سکتے"....... لارڈنا نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ انہیں جب یہ معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا تھیونا میں ہے تو وہ لیبارٹری کو بھی ٹریس کر لیں گے"....... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ وہ لاکھ کوشش کر لیں مگر ہم تک نہیں پہنچ سکتے بلکہ وہ اگر جنگل میں داخل ہوئے تو ان پر موت جھپٹ پڑے گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اگر وہ ہلاک ہو جائیں تو مجھے اطلاع کر دینا

تا کہ ہم ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں"....... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو"....... کیپٹن آسٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم بے حد ذہین آدمی ہو۔ میں نے تمہاری قدر نہیں کی کہ تمہیں اپنا نمبر ٹو بنانے کی بجائے یہاں بھجوا دیا"....... کرنل ڈیوڈ نے مسرت آمیز لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر۔ یہ سب آپ کی یہاں موجودگی کا اثر ہے۔ بہرحال اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ پاکیشیائی فارمولا اسی لیبارٹری میں ہے اور یہ لیبارٹری جنگل میں ہے"....... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے جس طرح اس سے یہ بات اگلوائی ہے اس سے مجھے تمہاری صلاحیتوں کا اندازہ ہو گیا ہے۔ لیکن یہ جنگل ہے کہاں"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نقشہ لے آتا ہوں جناب"....... کیپٹن آسٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے سر ہلانے پر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ تھا۔ اس نے نقشہ کھول کر میز پر رکھا اور پھر دوسری طرف آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہاں ہمارا سنٹر ہے جناب"....... کیپٹن آسٹن نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں دائرہ ڈالو احمق آدمی۔ اب میں ساری عمر تمہاری انگلی کو

دیکھتا رہوں گا"....... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"....... کیپٹن آسٹن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر جیب سے مارکر نکال کر اس نے اس جگہ دائرہ لگا دیا۔

"اور جناب یہاں پر گھنا جنگل ہے جس کے اندر کہیں زیر زمین لیبارٹری ہے"....... کیپٹن آسٹن نے کچھ فاصلے پر ایک اور دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی گئے ہو لیبارٹری میں"....... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ لارڈنا سے یہاں ایک کلب میں ملاقات ہو جاتی ہے۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ لیبارٹری جنگل میں ہے لیکن لارڈنا نے خود ہی جنگل کا نام لے کر اس کی نشاندہی کر دی ہے"۔ کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم اس جنگل میں گئے ہو"....... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ کئی بار گیا ہوں۔ یہ بے حد گھنا جنگل ہے۔ وہاں چھوٹے جانور بھی موجود ہیں اس لئے میں ان کے شکار کے لئے وہاں جاتا رہتا ہوں اور میں نے تقریباً تمام جنگل گھوما ہوا ہے لیکن آج سے پہلے مجھے شبہ تک نہ ہوا تھا کہ وہاں زیر زمین لیبارٹری میں ہو سکتی ہے"....... کیپٹن آسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ لارڈنا تو کہہ رہا تھا کہ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ جنگل میں داخل ہوں گے موت ان پر جھپٹ پڑے گی"....... کرنل ڈیوڈ

نے کہا۔

" سر۔ انہوں نے وہاں خفیہ آلات نصب کر رکھے ہوں گے لیکن ظاہر ہے وہ عام آدمیوں کو تو نظر نہیں آسکتے۔ ویسے یہاں کے لوگ اکثر جنگل میں آتے جاتے رہتے ہیں"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

" پھر۔ انہیں کیسے معلوم ہو گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ جنگل میں داخل ہوئے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اب کیا کہا جا سکتا ہے سر"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

" اوہ۔ یہ سیکورٹی آفیسر تو بالکل احمق ہے۔ وہ یہ سمجھ رہا ہو گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ پاکیشیائی حلیوں میں ہوں گے۔ نانسنس"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ یس سر۔ واقعی سر آپ کی ذہانت کا جواب نہیں"۔ کیپٹن آسٹن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں جنگل کے گرد پکٹنگ کرنا ہو گی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن آسٹن نے جواب دیا۔

" اس جنگل کے گرد کیا چیز ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" جناب یہ سارا علاقہ پہاڑی ہے اور یہ جنگل بھی پہاڑوں میں واقع ہے۔ ارد گرد جھاڑیاں اور چٹانیں ہیں"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

" گڈ۔ پھر تو ان جھاڑیوں اور چٹانوں پر ہمارے آدمی چھپ کے

ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہم جنگل میں داخل ہونے سے پہلے ہی مار گرائیں گے۔ تم وہاں پکٹنگ کا پورا پلان بناؤ اور مجھے دو اور ہاں سنو۔ وہاں میرے لئے کوئی بڑا غار تلاش کر لینا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر"...... کیپٹن آسٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس بار کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" ریزے بول رہا ہوں جناب۔ ایک بری خبر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔ کیپٹن آسٹن بھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے ریزے کی آواز اس تک بھی بخوبی پہنچ رہی تھی۔

" کیسی خبر۔ جلدی بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

" چیف۔ بلیک فائٹرز نے سٹار کالونی کی ایک اور کوٹھی پر میزائلوں سے حملہ کر دیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس کوٹھی میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود تھے"...... ریزے نے جواب دیا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر کیا نتیجہ نکلا"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کوٹھی سے لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا

کہ کوٹھی میں کتنے آدمی موجود تھے کیونکہ لاشیں اور ٹکڑے بھی جل گئے ہیں اور تقریباً ناقابل شناخت ہیں"...... ریزے نے کہا۔

"تم کہاں موجود ہو اور کیسے یہ سب معلوم ہوا ہے تمہیں" کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"میں کراس ریز کی مدد سے ان کی نگرانی کرتا رہا تھا"۔ ریز نے کہا۔

"ہونہہ ۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اتنی آسانی سے قابو میں نہیں آ تم ان کی نگرانی جاری رکھو اور جب کوئی خاص بات سامنے آئے مجھے اطلاع دینا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیو رکھ دیا۔

"یہ ناممکن کہ عمران اور اس کے ساتھی اتنی آسانی سے ہلاک جائیں ۔ وہ تو شیطان روحیں ہیں ۔ بدروحیں"...... کرنل ڈیوڈ رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن آسٹن نے کہا۔

"تم پکٹنگ کا پلان تیار کرو ۔ جلدی فوراً"...... کرنل ڈیوڈ چیخ کر کہا تو کیپٹن آسٹن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمر سے باہر چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کوٹھی میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چارلس بول رہا ہوں مسٹر مائیکل ۔ جیمز بلیک فائٹرز کے ہاتھ لگ گیا ہے اور اس نے وہاں اس کوٹھی کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے ۔ آپ فوراً یہ کوٹھی چھوڑ کر یہاں سے عقبی طرف گلی میں تیسری کوٹھی جو سرخ ٹائلوں سے بنی ہوئی ہے میں شفٹ ہو جائیں ۔ وہاں نمبروں والا لاک ہے نمبر نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا اور آخر میں نمبر بتا دیئے گئے۔

"لیکن اس طرح تو یہ لوگ آسانی سے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے کیا کوئی ایسا انتظام نہیں ہو سکتا کہ انہیں یقین آجائے کہ ہم واقعی ہلاک ہو گئے ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مصنوعی انسانی عضاء اگر یہاں ہوتے تو کام ہو جاتا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مصنوعی تو نہیں البتہ اصل موجود ہوں گے۔ کوٹھی کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ وہ میرا خصوصی ٹارچنگ روم ہے۔ وہاں چار پانچ انسانی ڈھانچے اب بھی پڑے ہوں گے کیونکہ میں جن سے پوچھ گچھ کرتا ہوں انہیں اس تہہ خانے میں ہلاک کر دیتا ہوں اور پھر ان کی لاشیں وہیں چھوڑ کر ان پر چونا ڈال دیا جاتا ہے اور اس طرح لاشیں گل سڑ جاتی ہیں اور پھر ڈھانچے اٹھا کر باہر پھینک دیئے جاتے ہیں تاکہ ان کی شناخت نہ ہو سکے۔ آپ کے یہاں آنے سے دس پندرہ روز پہلے پانچ افراد کو لاشوں میں تبدیل کیا گیا تھا اور ان کے ڈھانچے وہاں موجود ہوں گے"...... چارلس نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور پھر سب ساتھی بجلی کی تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ تہہ خانے میں واقعی پانچ انسانی ڈھانچے موجود تھے جن کا گوشت گل سڑ چکا تھا۔ عمران کے ساتھیوں نے تہہ خانے سے ڈھانچے نکال کر اوپر کمروں میں رکھے اور پھر وہ سب عقبی دروازہ کھول کر گلی میں پہنچ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ سرخ ٹائلوں والی کوٹھی میں پہنچ چکے تھے۔

"عمران صاحب۔ یہ بلیک فائٹرز تو ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے پڑ

گئی ہے۔ اس طرح ہم مشن مکمل نہیں کر سکیں گے"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب اس کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے۔ یہ لوگ واقعی کام کر رہے ہیں۔ جیمز کو پکڑنے کا مطلب ہے کہ وہ لوگ درست لائن پر کام کرنا جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس چارلس کو کیسے معلوم ہو گیا کہ جیمز کو پکڑ لیا گیا ہے اور اس نے کوٹھی کے بارے میں بتا دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"چارلس کا نیٹ ورک بے حد منظم ہے۔ بہرحال اب پہلے اس بلیک فائٹرز کا خاتمہ کرنا ہو گا پھر ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں باہر جا کر پہلی کوٹھی کی نگرانی کرنی چاہئے۔ ان کا کوئی آدمی جب تک ہمارے ہاتھ نہیں لگ جاتا ہم ان تک نہیں پہنچ سکتے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صالحہ اور جولیا کو چھوڑ کر تم تینوں باہر جا کر نگرانی کرو"...... عمران نے کہا۔

"ہم سب جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے بھی تمہاری وجہ سے انہوں نے نگرانی کی تھی۔ تم نے بس میں پاکیشیائی زبان میں باتیں شروع کر دیں جس کی وجہ سے انہیں شک پڑ گیا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ ہم سے واقعی حماقت ہو گئی تھی"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اسی لئے تو روک رہا ہوں ۔ اگر تم باہر گئیں تو تمہیں مارک کیا جا سکتا ہے اس لئے تم دونوں یہیں رکو"....... عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں نے ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں کمرے سے باہر چلے گئے۔

"یہاں جی پی فائیو بھی تو موجود ہو گی"....... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن اس کا چیف کرنل ڈیوڈ ہے اور کرنل ڈیوڈ کی ہم سے پرانی دوستی ہے اس لئے وہ بھی جولیا کی طرح میرا مزاج آشنا بن چکا ہے ۔ وہ لازماً اس لیبارٹری کے چکر میں ہو گا تاکہ وہاں ہمیں گھیر سکے"....... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیا اسے بھی اس لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہو گا"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسرائیلی صدر نے اسے اپنی ذات تک محدود رکھا ہے ۔ پھر بھی ہمیں تھیونا کا علم ہو گیا ورنہ ہم واقعی ٹکریں مارتے رہ جاتے"۔ عمران نے کہا ۔ اسی لمحے اچانک خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینی شروع ہو گئیں اور ان دھماکوں کی آوازیں سنتے ہی عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ دھماکے اسی کوٹھی میں ہو رہے ہیں جہاں وہ موجود تھے ۔ جولیا اور صالحہ بھی

ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھیں۔

"ہونہہ ۔ اس طرح بے دریغ کوٹھیوں کو تباہ کرتے جا رہے ہیں جیسے انہیں کوئی پوچھنے والا ہی نہ ہو"....... صالحہ نے کہا۔

"کرنل گاسٹا کو لازماً اسرائیل کے صدر نے ہمارے بارے میں بتا دیا ہو گا کہ ہمیں معمولی سا موقع بھی نہ دیا جائے ۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ جہاں انہیں شک پڑتا ہے وہ وہاں میزائل فائر کر دیتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران ۔ ہمیں پہلے اس لیبارٹری کو ٹریس کرنا چاہئے ورنہ ہم خواہ مخواہ ان دونوں ایجنسیوں کے چکر میں الجھے رہیں گے"....... جولیا نے کہا۔

"چارلس سے بات ہو چکی ہے ۔ وہ لازماً اس سلسلے میں کام کر رہا ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"یہ چارلس کس قسم کا آدمی ہے کہ اسے اپنی کوٹھی کی تباہی کے بارے میں معلوم ہو گیا پھر بھی اس نے کوئی کارروائی نہیں کی"....... صالحہ نے کہا۔

"اسے اس کے عوض اتنی رقم مل جائے گی کہ وہ اس جیسی چار کوٹھیاں مزید خرید سکے"....... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ ڈھانچوں والا کام ٹھیک ہو گیا ہے ۔ اب یہ لوگ واقعی ہمارا پیچھا چھوڑ دیں گے"....... صالحہ نے کہا۔

"ہاں ۔ بس اتفاق ہے کہ انسانی ڈھانچے مل گئے"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ گزرنے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چارلس کی کال ہو گی کیونکہ صرف اسے معلوم تھا کہ ہم یہاں موجود ہیں۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چارلس بول رہا ہوں مسٹر مائیکل ۔ کوٹھی پر فائر کئے جانے والے میزائلوں کی آوازیں آپ نے سن لی ہوں گی"...... چارلس کی آواز سنائی دی۔

"میں نے پہلے تمہیں بتایا تھا کہ تمہارے ہر نقصان کا ڈبل معاوضہ دیا جائے گا حالانکہ یہ کوٹھی تمہارے آدمی جیمز کی حماقت کی وجہ سے تباہ ہوئی ہے لیکن پھر بھی بہرحال یہ تمہارا نقصان ہے اور ہم اپنے دوستوں کا نقصان پورا کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مسٹر مائیکل ۔ آپ کی بات پر مجھے اعتماد تھا اسی لئے میں نے کوئی پرواہ نہیں کی ۔ بہرحال آپ کا لیبارٹری والا کام ہو گیا ہے"...... چارلس نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا واقعی"...... عمران نے کہا۔

"یس مسٹر مائیکل ۔ آپ کی بھجوائی ہوئی رقم خرچ کرنے پر معلومات حاصل ہو گئی ہیں ۔ پاکیشیائی فارمولا تھیونا کی ایک خفیہ لیبارٹری میں موجود ہے جسے یہاں کوڈ میں ایف لیبارٹری کہا جاتا ہے۔

یہ لیبارٹری تھیونا کے انتہائی گھنے جنگل کے اندر زیر زمین واقع ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس جنگل میں انتہائی خفیہ آلات نصب کئے گئے ہیں اس لئے جو آدمی بھی جنگل میں جاتا ہے اسے باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور اسے لیبارٹری کے اندر سے ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہاں موجود جی پی فائیو کے سنٹر انچارج کیپٹن آسٹن نے بھی لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر لارڈنا سے کہا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس لیبارٹری کے لئے تھیونا پہنچ چکے ہیں"۔ چارلس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے بھی لارڈنا سے بات کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ۔ لارڈنا یہاں اکثر میرے کلب میں آتا رہتا ہے ۔ وہ جوا کھیلنے کا عادی ہے اور ایسے آدمی کو ہر وقت بھاری رقم کی ضرورت پڑتی رہتی ہے ۔ اس کا ایک خاص رابطہ نمبر میرے پاس ہے جو اس نے خود دیا تھا تاکہ اگر کوئی بڑی پارٹی جوا کھیلنے آئے تو میں اسے اس نمبر پر کال کر دوں ۔ میں نے اسے اس نمبر پر فون کر کے ایک لاکھ ڈالر کی بات کی تو اس نے فوراً تفصیل بتا دی ۔ اس کیپٹن آسٹن کی کال کے بارے میں بھی اسی نے بتایا ہے ۔ کیپٹن آسٹن اس کا دوست ہے"...... چارلس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس لارڈنا کو کسی طرح تمہارے کلب نہیں بلایا جا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں بلایا جا سکتا ۔ میں نے بتایا تو ہے کہ بڑی پارٹی کا

نام لے کر اسے بلایا جا سکتا ہے۔ وہ تیز شارپر ہے اس لئے بڑی پارٹیوں کے ساتھ ہی جوا کھیلتا ہے"...... چارلس نے کہا۔

" تو تم اسے بلاؤ۔ جب وہ آجائے تو مجھے فون کر دینا میں اس کے لئے خاصی بڑی پارٹی ثابت ہوں گا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... چارلس نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بلیک فائٹرز کا سنٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ فرائے وے پر کراؤن ہاؤس ایک بڑی کوٹھی ہے۔ یہ سنٹر وہاں قائم کیا گیا ہے"...... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں کتنے افراد موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" یہ تو معلوم نہیں"...... چارلس نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تم لارڈنا والا کام کرو۔ باقی حالات سے ہم خود نمٹ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

" اوکے"...... چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" کیا اس چارلس نے درست نشاندہی کی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے پہلے ہی شک تھا کہ اس جنگل میں ضرور کوئی نہ کوئی لیبارٹری بنائی گئی ہو گی کیونکہ خفیہ لیبارٹری کے لئے یہ آئیڈیل جگہ ہے"...... عمران نے کہا۔

" تم اس لارڈنا سے شاید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

" ہاں"...... عمران نے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے کہ اب لارڈنا مشکل سے ہی چارلس کی کال پر آئے گا کیونکہ جی پی فائیو کے کیپٹن آسٹن نے اسے ہمارے بارے میں بتا دیا ہے اور لامحالہ صدر اسرائیل کی طرف سے انہیں اس بارے میں انتہائی سخت ہدایات دی گئی ہوں گی"...... جولیا نے کہا۔

" ہمارے پیشے میں کوئی بات حتمی نہیں ہوتی۔ امکانات پر کام کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو صفدر ایک آدمی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے کیپٹن شکیل تھا جبکہ تنویر شاید باہر ہی رک گیا تھا۔ صفدر نے اس آدمی کو نیچے زمین پر لٹا دیا۔

" کیسے ہاتھ لگا ہے یہ"...... عمران نے کہا۔

" یہ مجمع سے ہٹ کر ایک طرف کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا۔ پھر اس نے ایک درخت کی اوٹ سے ٹرانسمیٹر کال کی اور کسی کو کوٹھی کے بارے میں رپورٹ دی جس پر ہم سمجھ گئے کہ یہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اسے اس کرسی پر باندھ دو"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ کیپٹن شکیل کرسی پر بیٹھ

گیا تھا۔

" عمران صاحب ۔ اس بار ہم زیادہ ہی الجھ گئے ہیں "...... کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ظاہر ہے ہم اسرائیل میں ہیں "...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل تھا۔ پھر اس نے کیپٹن شکیل کی مدد سے اس بے ہوش آدمی کو کرسی پر رسی سے باندھ دیا۔

" تم دونوں باہر رہو۔ تنویر سے کہو کہ عقبی طرف کا بھی خیال رکھے ۔ یہ اسرائیلی ایجنسی خاصی تیز جارہی ہے ۔ اس نے دو بار ہمیں ٹریس کیا ہے اور ایک لمحہ توقف کئے بغیر کوٹھیوں کو تباہ کر دیا ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے "...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" اسے بے ہوش کیسے کیا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" سر پر ضرب لگا کر "...... صفدر نے جواب دیا تو عمران کے اثبات میں سرہلانے پر وہ اور کیپٹن شکیل دونوں کمرے سے باہر نکل گئے ۔ عمران نے اٹھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا اور صالحہ پہلے سے ہی کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں ۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول

دیں۔

" یہ ۔ یہ کیا مطلب ۔ میں کہاں ہوں ۔ تم کون ہو "...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" پہلے اپنا نام بتاؤ تاکہ بات چیت میں آسانی رہے "...... عمران نے کہا۔

" میرا نام ہلٹن ہے "...... اس آدمی نے جواب دیا۔

" تمہارا تعلق بلیک فائٹرز سے ہے یا جی پی فائیو سے "...... عمران نے کہا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ آخر یہ سب کچھ کیا ہے "...... ہلٹن نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہمارا تعلق ریڈ فائٹرز سے ہے "...... عمران نے جواب دیا تو ہلٹن بے اختیار چونک پڑا۔

" ریڈ فائٹرز ۔ کیا مطلب "...... ہلٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس طرح جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز اسرائیل کی ایجنسیاں ہیں اسی طرح ریڈ فائٹرز بھی ایک ایجنسی ہے جو ان دونوں ایجنسیوں کی کارکردگی کو چیک کرتی رہتی ہے اور اس کی رپورٹ براہ راست صدر صاحب کو دیتی ہے ۔ ریڈ فائٹرز براہ راست صدر صاحب کے تحت ہے ۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ بلیک فائٹرز نے تھیونا میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے ایک کوٹھی تباہ کر دی لیکن کوٹھی خالی

تھی اور اب دوسری کوٹھی تباہ کر دی گئی ہے ۔ تم وہاں ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دے رہے تھے اس لئے تمہیں یہاں لایا گیا ہے تاکہ تم سے صحیح صورت حال معلوم کر کے صدر صاحب کو رپورٹ دی جا سکے"۔ عمران نے دوستانہ لہجے میں کہا۔

" لیکن پھر تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"...... ہلٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر تذبذب کے ساتھ ساتھ قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تاکہ تم سے رپورٹ لی جا سکے ۔اگر تم انکار کرو گے یا جھوٹ بولو گے تو تمہارا خاتمہ کیا جا سکے"...... عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

" میرا کسی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔میں تو ایک صحافی ہوں ۔فیشن ٹائم کا صحافی ۔میری جیب میں میرا خصوصی صحافتی کارڈ موجود ہے ۔ میں تو ٹرانسمیٹر پر اپنے ایڈیٹر کو رپورٹ دے رہا تھا"۔ ہلٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو تم صحافی ہو ۔بہت خوب ۔ پھر تو تم ہمارے لئے قابل احترام ہو اور قابل احترام لوگوں کو اس طرح باندھا نہیں جا سکتا اس لئے تمہیں تو رہائی ملنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" تم مجھے رہا کر دو ۔یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا"...... ہلٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیزا "...... عمران نے ہلٹن کی بجائے جولیا سے مخاطب ہو کر

کہا۔

" یس "...... جولیا نے مختصر سا جواب دیا۔

" لیزا ۔ تمہارا کیا خیال ہے ۔اسے رہا کر دیا جائے "...... عمران نے کہا۔

" دنیا سے رہا کر دو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوکے "...... عمران نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔کیا کر رہے ہو ۔یہ کیا کر رہے ہو"...... ہلٹن نے جارحانہ نداز میں عمران کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔

" تمہیں رہائی دلا رہا ہوں ۔اس دنیا سے رہائی ۔ تم جیسے قابل ترام صحافی کو رہائی تو ضرور ملنی چاہئے"...... عمران نے کہا اور پھر ل سے پہلے ہلٹن کچھ کہتا عمران جو اس کے قریب پہنچ چکا تھا بجلی کی ا تیزی سے خنجر کا وار کیا اور کمرہ ہلٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے نج اٹھا ۔اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا خنجر کی نوک سے کٹ کر باہر آ اتھا۔

" قسطوں میں رہائی ہونی چاہئے ۔ابھی ایک آنکھ کو رہائی ملی ہے دوسری آنکھ کو اس طرح باری باری ہر عضو کو رہائی ملے گی ۔ کیا ل ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم ۔تم انتہائی ظالم ہو"...... ہلٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

" اور تم تو انتہائی نرم دل ہو اس لئے پوری کوٹھی کو میزائلوں

سے اڑا دیتے ہو۔ بولو کس ایجنسی سے تعلق ہے تمہارا ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک فائٹرز سے۔ بلیک فائٹرز سے"...... ہلٹن نے اس بار ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر عمران نے اس سے مسلسل سوالات کر کے تمام تفصیل معلوم کر لی تو دوسرے لمحے خنجر ہلٹن کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔ جب ہلٹن ختم ہو گیا تو عمران نے خنجر ہلٹن کے لباس سے صاف کر کے واپس اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

"ہمیں اب بلیک فائٹرز کے سنٹر کو ختم کرنا ہو گا۔ پھر بات آگے بڑھے گی"...... عمران نے جولیا اور صالحہ سے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسرائیلی پریذیڈنٹ ہاؤس کے ایک بڑے کمرے میں فرش پر جلے ہوئے انسانی اعضا بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر کرنل گاسٹا بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کمرے میں اسرائیلی صدر کا ملٹری سیکرٹری داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر میں کمرے کا بھرپور جائزہ لیا اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار اسرائیل کے صدر اندر داخل ہوئے تو کرنل گاسٹا ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"یہ کیا ہے کرنل گاسٹا"...... صدر نے سیلوٹ کا جواب سر کی جنبش سے دے کر فرش پر موجود جلے ہوئے انسانی اعضاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں نے پہلے بھی رپورٹ دی ہے کہ یہ پاکیشیائی

ایجنٹوں کے جسمانی اعضاء ہیں ۔ ہم نے انہیں ختم کر دیا ہے"۔ کرنل گاسٹا نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ نے کیا رپورٹ دی تھی ۔ کیا آپ نے ان کی مائیکرو چیکنگ کرائی ہے ۔ کیا یہ واقعی انسانی ہڈیاں ہیں"...... صدر نے غور سے ان اعضاء کو دیکھتے ہوئے کہا جن میں جسم کے ہر حصے کے اعضاء موجود تھے ۔ چار کھوپڑیاں بھی جلی ہوئی نظر آرہی تھیں۔

"یس سر ۔ یہ رپورٹ ہے لیبارٹری کی"...... کرنل گاسٹا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک لفافہ مؤدبانہ انداز میں صدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ کتنے افراد کے اعضا ہیں"...... صدر صاحب نے لفافہ لیتے ہوئے کہا۔

"چھ افراد کے جناب"...... کرنل گاسٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ آؤ میرے ساتھ"...... صدر نے کہا اور واپس درواز کی طرف مڑ گئے ۔ کرنل گاسٹا کے چہرے پر ہلکی سی جھلاہٹ ک تاثرات ابھر آئے تھے ۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ صدر کو یقین نہیں رہا جبکہ اس کا خیال تھا کہ صدر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے اور ا کی لاشوں کے ٹکڑے دیکھ کر اسے اسرائیل کا سب سے بڑا ایوا دینے کا اعلان کریں گے لیکن اسے صدر کا رویہ دیکھ کر بے حد مایو

ہوئی تھی ۔ چند لمحوں بعد وہ میٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

"بیٹھو"...... صدر نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھ گئے ۔ کرنل گاسٹا مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ صدر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے لفافے میں سے کاغذ نکالا اور اسے غور سے پڑھنا شروع کر دیا اور پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ واپس لفافے میں ڈالا اور لفافہ میز پر رکھ دیا۔

"رپورٹ کے مطابق تو یہ انسانی ہڈیاں ہی ہیں لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ ہڈیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہیں"۔ صدر نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ میں نے آپ کی خدمت میں تفصیلی رپورٹ پیش کر تھی اور"...... کرنل گاسٹا نے کچھ کہنا چاہا۔

"مجھے رپورٹ معلوم ہے ۔ لیکن آپ پہلی بار عمران سے ٹکرائے ہیں اس لئے آپ کو معلوم نہیں کہ اگر اتنی آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا جا سکتا تو اب تک وہ لاکھوں بار ہلاک ہو چکے ہوتے ۔ وہ تو شیطانی روحیں ہیں"...... صدر نے ہاتھ اٹھا کر کرنل گاسٹا کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر ۔ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے ۔ آپ کے حکم پر میں نے ان کی جدید ترین سائنسی آلات سے نگرانی کروائی اور جب یہ لوگ ایک کوٹھی میں اکٹھے ہوئے تو ہم نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر

اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیا۔ ایسی صورت میں تو جلے ہوئے انسانی اعضاء ہی مل سکتے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے قدرے ڈھیلے سے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری بول رہا ہوں سر۔ بلیک فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر سے کرنل گاسٹا کے لئے ایک ایمرجنسی کال ہے جناب اور وہ لوگ کرنل صاحب سے فوری طور پر احکامات لینا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اس فون پر کال ٹرانسفر کر دو"...... صدر نے کہا۔

"آپ کی کال ہے"...... صدر نے رسیور کرنل گاسٹا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے صدر سے رسیور لیا تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ کرنل گاسٹا بول رہا ہوں"...... کرنل گاسٹا نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں سمتھ بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے۔ انتہائی اہم رپورٹ ہے اس لئے میں نے یہاں کال کیا ہے تاکہ آپ سے فوری احکامات لئے جا سکیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ لاؤڈر کا بٹن پریس

ہونے کی وجہ سے صدر بھی براہ راست بات سن رہے تھے۔

"کیا رپورٹ ہے"...... کرنل گاسٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تھیونا میں ہمارے سنٹر کو تباہ کر دیا گیا ہے اور سنٹر میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ صدر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کس نے کیا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"سر۔ جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق دو کاروں میں چار مرد اور دو عورتیں وہاں آئی تھیں۔ یہ دونوں کاریں عقبی طرف جا کر رک گئیں اور اس کے بعد اچانک پوری عمارت دھماکوں سے تباہ ہو گئی جبکہ دھماکوں سے پہلے دونوں کاریں واپس چلی گئی تھیں"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چار مرد اور دو عورتیں۔ یہ کون ہو سکتے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر۔ کیا کہا جا سکتا ہے۔ میں نے یہ پوچھنا تھا کہ یہاں سے مزید افراد تھیونا بھجوائے جائیں یا نہیں"...... سمتھ نے کہا۔

"میں خود آ رہا ہوں پھر بات ہو گی"...... کرنل گاسٹا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں بتا دیتا ہوں کرنل گاسٹا کہ یہ لوگ کون تھے ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تھے جن کی لاشوں کے جلے ہوئے ٹکڑے تم اٹھا لائے ہو ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے تمہیں ڈاج دینے کے لئے وہاں پہلے سے ان ڈھانچوں کا بندوبست کر رکھا ہو گا تاکہ تمہیں ڈاج دیا جا سکے اور تم ان کے ڈاج میں آ گئے ۔ ایسے کھیل وہ اکثر کھیلتا رہتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"سر ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ میں اس کی تردید کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں ۔ لیکن سر اگر انہوں نے ڈاج دیا ہو گا تو پھر وہ ہمارے سنٹر پر حملہ کیوں کرتے ۔ وہ تو الٹا خاموش ہو جاتے"۔ کرنل گاسٹا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں اطلاع مل گئی ہو گی کہ آپ یہ ہڈیاں اٹھا کر تل ابیب روانہ ہو گئے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ ان کا تفصیلی چیک اپ ہو گا تو یہ بات آسانی سے معلوم ہو جائے گی کہ یہ ہڈیاں ایشیائی افراد کی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا ہو گا کہ آپ کے مرکز کا فوری خاتمہ کر دیا جائے ۔ اب آپ کو دوبارہ سیٹ اپ بنانے میں کچھ وقت لگے گا اور وہ اس وقت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں گے"...... صدر نے جواب دیا۔

"یس سر ۔ آپ درست فرما رہے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"سنو کرنل گاسٹا ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سلسلے میں

تمہیں گہری اور بے داغ پلاننگ کرنا ہو گی ورنہ وہ اتنی آسانی سے نہیں مارے جا سکتے جتنی آسانی سے تم نے سمجھ لیا ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل گاسٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔ آپ جا سکتے ہیں ۔ اس بار اگر آپ کو ناکامی ہوئی تو پھر آپ کو شاید واپسی کا راستہ نہ ملے"...... صدر نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کرنل گاسٹا نے کہا اور سیلوٹ کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا ۔ اس کے سینے میں آگ سی بھری ہوئی تھی۔

"آخر یہ کیسے ہو گیا کہ اس کوٹھی میں انسانی ڈھانچے پہلے سے موجود ہوں ۔ کیا انہیں معلوم تھا کہ ہم وہاں میزائل فائر کریں گے ۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ۔ اب مجھے اس چارلس کو پکڑنا ہو گا اور اسے سب کچھ بتانا ہو گا"...... کرنل گاسٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار بلیک فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہ سیدھا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا ۔ آفس میں پہنچ کر اس نے ہیڈ کوارٹر انچارج سمتھ کو طلب کیا ۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک سمتھ اندر داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ کس نے تمہیں کال کیا تھا"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" تھیونا سے لارن نے کال کر کے رپورٹ دی تھی ۔ وہ اس وقت سنٹر میں موجود نہیں تھا بلکہ کہیں گیا ہوا تھا ۔ جب وہ واپس آیا تو وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ اس نے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کیں اور پھر مجھے کال کر کے رپورٹ دی "...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں میرا انتظار کرنا چاہئے تھا ۔ کوئی قیامت تو نہیں ٹوٹ پڑی تھی کہ تم نے صدر صاحب کے سامنے رپورٹ دے کر مجھے شرمندہ کر دیا "...... کرنل گاسٹا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو اس لئے کال کیا تھا تا کہ آپ سے فوری احکامات لے لوں ۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ صدر صاحب کے سامنے آپ کو کال ٹرانسفر ہو جائے گی "...... سمتھ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ ۔ وہاں جی پی فائیو بھی موجود ہے ۔ اس کے سنٹر میں کوئی آدمی ہے تمہارا یا نہیں "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر "...... سمتھ نے جواب دیا۔

" اس سے بات کرو اور معلوم کرو کہ جی پی فائیو وہاں کیا کر رہی ہے "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر "...... سمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ سمتھ کالنگ ۔ اوور "...... سمتھ نے بار بار کال

دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ مارگن بول رہا ہوں ۔ اوور "...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" مارگن کیا تم اس پوزیشن میں ہو کہ تفصیل سے بات ہو سکے ۔ اوور "...... سمتھ نے کہا۔

" یس سر ۔ میں یہاں جی پی فائیو کے سنٹر میں اکیلا ہوں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سمتھ کے ساتھ ساتھ کرنل گاسٹا بھی چونک پڑا۔

" اکیلے کیوں ہو ۔ باقی لوگ کہاں ہیں ۔ اوور "...... سمتھ نے پوچھا۔

" جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ اپنے ساتھیوں سمیت تھیونا میں واقع گھنے جنگل کے گرد چٹانوں میں شفٹ ہو گئے ہیں اور مجھے وہ یہاں مشینری کی نگرانی کے لئے چھوڑ گئے ہیں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پھر تم نے رپورٹ کیوں نہیں دی ۔ اوور "...... سمتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں سوچ رہا تھا کہ مزید معلومات مل جائیں تو پھر آپ کو کال کروں ۔ اوور "...... مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تفصیلی رپورٹ دو ۔ اوور "...... سمتھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سنٹر انچارج کیپٹن آسٹن نے کسی طرح معلوم کر لیا ہے کہ گھنے

جنگل کے اندر زیر زمین وہ لیبارٹری موجود ہے جس میں پاکیشیائی فارمولا رکھا گیا ہے اس لئے وہ سب وہاں شفٹ ہو گئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو لاکھ روکا جائے وہ بہرحال اپنے ٹارگٹ پر پہنچ جاتے ہیں اور جی پی فائیو نے اس جنگل کے چاروں طرف بڑی چٹانوں میں پکٹنگ کر رکھی ہے۔اوور"...... مارگن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا انہیں معلوم نہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا بلیک فائٹرز نے خاتمہ کر دیا ہے۔اوور"...... سمتھ نے کہا۔

"انہیں رپورٹ مل چکی ہے لیکن آسٹن کے بقول کرنل ڈیوڈ نے اس رپورٹ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اتنی آسانی سے نہیں مر سکتے۔اوور"...... مارگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم ہوشیار رہنا اور حالات سے باخبر رہنا۔میں تمہیں پھر کال کروں گا۔اوور اینڈ آل"...... سمتھ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نجانے کیوں یہ لوگ ہماری کامیابی پر یقین نہیں کر رہے"۔سمتھ نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"تم اب تک اس رپورٹ سے چمٹے ہوئے ہو جبکہ ہمارا سنٹر پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہی تباہ کیا ہے"...... کرنل گاسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مم۔مگر۔مگر وہ ہڈیاں جناب۔وہ جلی ہوئی ہڈیاں تو انسانی ں"...... سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے یقیناً ہمیں ڈاج دینے کے لئے یہ ساری کارروائی کی ہے۔بہرحال اب انہیں واقعی مرنا ہوگا اور میں اس بار ان کی مکمل شیں صدر صاحب کے سامنے رکھوں گا"...... کرنل گاسٹا نے جوشیلے جے میں کہا۔

"یس سر"...... سمتھ نے بھی جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"تھیونا کا نقشہ لے آؤ"...... کرنل گاسٹا نے کہا تو سمتھ اٹھا اور مڑ ر آفس سے باہر نکل گیا۔

"اب مجھے انتہائی جدید مشینری استعمال کرنا ہو گی۔تب ہی یہ شن مکمل ہو گا"...... کرنل گاسٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔تھوڑی دیر ند دروازہ کھلا تو سمتھ اندر داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں ایک تہہ دہ نقشہ تھا جو اس نے میز پر پھیلا دیا تو کرنل گاسٹا نقشے پر جھک یا۔

"ٹھیک ہے۔اسی سنٹر ہی سے اس جنگل کے چاروں طرف اور در کی طرف چیک کیا جا سکتا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کچھ دیر بعد ر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔یہ ممکن ہے جناب۔مگر کیسے"...... سمتھ نے کہا۔

"ہمارے لئے مسئلہ جی پی فائیو کا ہے۔جی پی فائیو نے اس جنگل و چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔اگر ہم ویسے ہی وہاں گئے تو

کرنل ڈیوڈ ہم پر فائر کھولنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ وہ انتہائی کمینہ فطرت انسان ہے اور وہ بہرحال کریڈٹ خود لینا چاہتا ہے"۔۔۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔ سمتھ نے کہا۔

"اور یہ کریڈٹ ہر قیمت پر ہم نے حاصل کرنا ہے اس لئے اس مرکز میں ہم بیلون ویو مشین فٹ کر دیں گے۔ اس طرح نہ صرف جنگل بلکہ اس کے چاروں طرف کا خاصا وسیع علاقہ ہماری نظروں میں رہے گا۔ پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچیں گے ہم جنگل اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر کاسٹرم ریز پھیلا دیں گے۔ ان ریز کی وجہ سے وہاں موجود تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کو اٹھا کر سنٹر میں لے جائیں گے اور پھر انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر کے ان کی لاشیں تل ابیب شفٹ کر دیں گے۔ چار پانچ گھنٹوں بعد جب کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہوش آئے گا تو انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں"۔۔۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے پلاننگ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیسے شناخت کریں گے"۔ سمتھ نے کہا۔

"بیلون ویو سے نکلنے والی ریز کے سامنے ان کے میک اپ نہیں ٹھہر سکتے اس لئے وہ آسانی سے پہچانے جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"پھر ایسا ہے جناب کہ ہم ریز کی رینج بڑھا دیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ ے ہی رینج میں آئیں ہم انہیں چیک کر سکیں۔ اس طرح کرنل ڈ اور اس کے آدمیوں کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا اور ہم کریڈٹ ل کر لیں گے"۔۔۔۔۔۔ سمتھ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھی بے ہوش نہ ں۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھی وش رینج میں ہونے کی وجہ سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ ایسا تو ممکن نہیں۔ ریز تو فوراً فضا میں ہر طرف پھیل جائیں گی۔ ہمیں خود ں ان ریز سے بچنے کے لئے خصوصی ہیلمٹ استعمال کرنے ہوں گے"۔۔۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ جب کرنل ڈیوڈ اور اس کے آدمی بے ہوش ں تو انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی آمد کا علم نہ ہو ورنہ وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ کارروائی ہم نے کی ہے اور اس طرح وہ صدر صاحب کو یت کر دیں گے"۔۔۔۔۔۔ سمتھ نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم فوری طور ہاں بیلون ویو مشین پہنچا دو اور دس آدمیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ ر عقبی طرف سے سب ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دو تاکہ کرنل ڈیوڈ کے اتھ ساتھ اور بھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے"۔۔۔۔۔۔ کرنل گاسٹا نے ا۔

"یس سر۔ مجھے خود وہاں جانا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ سمتھ نے کہا۔

"کتنا وقت لگے گا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"جناب۔ ہمیں خصوصی ہیلی کاپٹر میں تھیونا میں کرنل ڈیوڈ کے عقبی طرف سے جانا ہو گا اور پھر کافی پیچھے ہیلی کاپٹر سے اتر کر پیدل سفر کر کے آگے بڑھنا ہو گا۔ اس لئے وہاں پہنچنے میں چار سے چھ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جب تمام انتظامات مکمل ہو جائیں تو تم میرے لئے ہیلی کاپٹر بھجوا دینا میں وہاں پہنچ کر کمان سنبھال لوں گا"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر۔ میں تمام انتظامات مکمل کر لوں۔ آپ آرام کریں"۔ سمتھ نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل گاسٹا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تھیونا کی ایک رہائشی کالونی میں جود تھا۔ انہوں نے تھیونا میں بلیک فائٹرز کے سنٹر پر ریڈ کر کے ں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دیا تھا لیکن وہاں جا کر انہیں معلوم ا کہ کرنل گاسٹا جلی ہوئی ہڈیاں لے کر پہلے ہی تل ابیب جا چکا ہے لہ سنٹر کو تباہ کر کے واپس آ گئے۔ راستے میں عمران نے چارنس ، ذریعے ہی یہ کوٹھی حاصل کی تھی اور اب وہ سب یہاں موجود ے۔

"عمران صاحب۔ لگتا ہے کہ اس بار ہمارے ستارے گردش میں "...... اچانک صفدر نے کہا۔

"ستارے تو نہیں البتہ سیارے گردش میں ہیں اور سیارے ویسے ا ہمیشہ گردش میں ہی رہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ئے کہا۔

"عمران صاحب میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس بار اسرائیل میں ہونے کے باوجود ہمیں یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم واقعی اسرائیل میں ہیں۔ نہ ہی اب تک کرنل ڈیوڈ سے ٹکراؤ ہوا اور نہ ہی بلیک فائٹرز کے کرنل گاسٹا سے اور نہ ہی مشن کی طرف کوئی پیش رفت ہوئی ہے"...... صفدر نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اگر کرنل ڈیوڈ اور کرنل گاسٹا سے ٹکراؤ ہو جاتا تو ہمارے ستاروں کی گردش تھم جاتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو پیش رفت ہوتی"...... صفدر نے کہا۔

"اب جبکہ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ وہ لیبارٹری جس میں پاکیشیائی فارمولا موجود ہے اس جنگل کے اندر ہے تو اب وہاں کیوں نہیں جا رہے تم"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی پھل پکے نہیں ہیں اور بزرگ کہتے ہیں کہ کچا پھل نہیں توڑنا چاہئے۔ البتہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا پاگلوں والی باتیں شروع کر دیتے ہو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب اس سے کوئی جواب نہیں بنتا تو پھر یہ ایسی ہی احمقانہ باتیں کرتا ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا مطلب تھا کہ جنگل میں جو پھل موجود ہیں اور جنہیں

توڑنے کے لئے تم بے تاب ہو وہ ابھی کچے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچے ہیں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر وہ کچے نہ ہوتے تو کرنل ڈیوڈ وہاں ان کے پکنے کا انتظار نہ کر رہا ہوتا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو کرنل ڈیوڈ وہاں موجود ہے۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے چارلس سے کہا تھا کہ وہ جی پی فائیو کے آدمیوں پر نظر رکھے کیونکہ اس بار وہ سامنے نہیں آ رہے۔ جب یہ کوٹھی حاصل کرنے کے لئے میں نے چارلس کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ کرنل ڈیوڈ اپنے تمام ساتھیوں سمیت تھیونا کے جنگل کے قریب پہاڑی علاقے میں شفٹ ہو گیا ہے اور اب اس کے سنٹر پر صرف ایک آدمی رہ گیا اور یہ بات اس لئے درست معلوم ہوتی ہے کہ چارلس نے پہلے بتایا تھا کہ جی پی فائیو کے تھیونا سنٹر کا انچارج کیپٹن آسٹن اس لیبارٹری کے سیکورٹی چیف آفیسر لارڈنا کا دوست ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ اب مجھے یاد آیا ہے کہ آپ نے چارلس سے کہا تھا کہ وہ لارڈنا کو یہاں بلوائے۔ پھر اس بارے میں کوئی بات سامنے نہیں آئی"...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس نے ہنگامی حالات کی وجہ سے آنے سے انکار کر دیا تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس لئے خاموش بیٹھے ہو کہ وہاں کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو کے آدمی موجود ہیں لیکن کیا وہ فارمولا یہاں خود بخود چل کر آئے گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فارمولا اگر کسی خاتون کا نام ہوتا تو یقیناً ایسا ہی ہوتا۔ آخر یہاں پرنس چارمنگ موجود ہے اس لئے مس فارمولا یہاں سر کے بل چل کر آتی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہونہہ۔ پرنس چارمنگ۔ شکل دیکھی ہے کبھی اپنی"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ میں تنویر کی بات کر رہا ہوں۔ میں تو روزانہ آئینہ دیکھتا ہوں"...... عمران نے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو کسی کی کال کا انتظار ہے جو آپ یہاں جمے ہوئے ہیں"...... چند لمحوں بعد صفدر نے کہا۔

"چارلس کرنل ڈیوڈ اور اس کے آدمیوں کی لوکیشن چیک کر رہا ہے۔ تفصیلات ملتے ہی ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"چارلس کو کیسے معلوم ہو جائے گا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اسرائیل ہے اور یہاں یہودی رہتے ہیں اور یہودیوں کے بارے میں پوری دنیا میں مشہور ہے کہ دولت ان کے لئے کھل جا سم سم کا کام کرتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ وہ جنگل کے گرد ہوں گے۔ ہم وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے ان کا خاتمہ کر کے جنگل میں داخل ہو جاتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کے لئے ہمیں وہاں جانا ہو گا اور انہوں نے ہمیں راستے میں ہی چیک کرتے ہی ہلاک کرنے کے انتظامات کر رکھے ہوں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چارلس بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے چارلس کی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے سب ساتھی سن رہے تھے۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ کرنل ڈیوڈ اور اس کے بیس ساتھی جنگل کے چاروں طرف بڑی چٹانوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ کرنل ڈیوڈ خود ایک غار میں ہے اور وہاں انہوں نے ایسی مشینری نصب کر رکھی ہے کہ جنگل کے چاروں طرف تقریباً سو گز کے فاصلے تک وہ ہر چیز کو چیک

کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے وہاں سپر میزائل گنیں بھی نصب کر رکھی ہیں"...... چارلس نے کہا۔

"یہ تفصیل کیسے معلوم ہوئی"...... عمران نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر خرچ کرنے پڑے ہیں مجھے اور جی پی فائیو کے ایک آدمی نے ٹرانسمیٹر پر تفصیل بتا دی"...... چارلس نے کہا۔

"بلیک فائٹرز کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"سنٹر میں صرف ایک آدمی موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا لارڈنا سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انہوں نے جنگل میں کس ٹائپ کی مشینری نصب کر رکھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن لارڈنا نے کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس لیبارٹری کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"سیٹلائٹ فون ہے۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں"...... چارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

"اس لیبارٹری کے انچارج کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب۔ صرف لارڈنا ہی سامنے آیا ہے"۔ چارلس نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو میں تل ابیب میں بلیک فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر

سے معلومات حاصل کروں"...... چارلس نے کہا۔

"کیا وہاں تمہارا کوئی خاص آدمی ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یس سر۔ یہاں دولت کی پوجا کی جاتی ہے"...... دوسری طرف سے چارلس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ معاوضہ ڈبل ملے گا لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"میں ایک گھنٹے بعد آپ کو دوبارہ کال کروں گا"...... چارلس نے کہا۔

"جیمز کی وجہ سے تم بھی ان کی نظروں میں آگئے ہو اس لئے تمہیں خود بھی محتاط رہنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے تمام انتظامات کر رکھے ہیں جناب۔ چارلس گزشتہ ایک ہفتے سے ایکریمیا گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی دو ماہ بعد ہو گی"...... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اب لیبارٹری انچارج کو فون کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح انہیں ہمارا کلیو مل جائے گا اور ہمیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں کوئی سائنسی طریقہ استعمال کرنا چاہئے ورنہ عام انداز میں ہم اس لیبارٹری تک پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ تو افرادی قوت پر انحصار کرنے کا عادی ہے لیکن بلیک فائٹرز افرادی قوت کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی مشینری بھی استعمال کرتی ہے اس لئے اس کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ کیا وہ جلی ہوئی ہڈیاں حاصل کر کے مطمئن ہو گئی ہے یا نہیں ۔ پھر اس بارے میں کوئی پلاننگ بنائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" چارلس بول رہا ہوں ۔ مسٹر مائیکل "...... دوسری طرف سے چارلس کی آواز سنائی دی۔

" کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

" مسٹر مائیکل ۔ بلیک فائٹرز ہیڈ کوارٹر سے انتہائی اہم رپورٹ ملی ہے کہ کرنل گاستا جلی ہوئی ہڈیاں لے کر پریذیڈنٹ ہاؤس گئے ۔ ان ہڈیوں کا لیبارٹری معائنہ بھی کروایا گیا جس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ہڈیاں انسانی ہیں لیکن پریذیڈنٹ صاحب نے اس پر یقین کرنے سے انکار کر دیا اور ابھی کرنل گاستا پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہی

تھے کہ ہیڈ کوارٹر انچارج کو یہاں تھیونا میں بلیک فائٹرز کے سنٹر کی تباہی کی اطلاع ملی تو اس نے براہ راست پریذیڈنٹ ہاؤس کال کر کے رپورٹ دے دی جو صدر صاحب نے بھی سنی اور اس طرح یہ بات طے ہو گئی کہ یہ ہڈیاں پاکیشیائی ایجنٹوں کی نہیں ہیں جس پر کرنل گاستا بے حد شرمندہ ہوئے اور واپس آ کر انہوں نے ہیڈ کوارٹر انچارج کو سخت ڈانٹا۔ بہر حال اب یہ پلاننگ کی گئی ہے کہ وہ تھیونا کی پہاڑیوں کے عقبی طرف جا کر مورچہ بندی کریں گے اور وہاں ٹیلی ویو کو ایڈجسٹ کیا جائے گا جس سے تھیونا جنگل اور اس کے چاروں اطراف کو وسیع رینج میں چیک کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ماسٹرم ریز کو بھی ایڈجسٹ کیا جائے گا اور پھر جیسے ہی کوئی پاکیشیائی ایجنٹ جنگل کے قریب کسی بھی طرف سے پہنچے گا تو پورے ایریئے پر ماسٹرم ریز فائر کر دی جائے گی اور جی پی فائیو سمیت اس رینج میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں گے ۔ پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہاں سے اٹھا کر تھیونا سب سنٹر میں لے جایا جائے گا اور وہاں انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں تل ابیب لے جائی جائیں گی"۔ چارلس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ انتظامات مکمل ہو چکے ہیں یا ابھی ہونے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

" دو تین گھنٹوں کے اندر یہ انتظامات مکمل ہو جائیں گے ۔ پھر کرنل گاستا یہاں پہنچ جائے گا"...... چارلس نے کہا۔

"جی پی فائیو کو اس کا علم ہے یا نہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ یہ تمام کارروائی ان سے خفیہ رکھی جا رہی ہے تاکہ کریڈٹ بلیک فائٹرز حاصل کرے"....... چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب تمام صورت حال واضح ہو گئی ہے ۔ اب ہمیں اپنی پلاننگ کرنا ہو گی"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ یہ صورت حال تو بے حد پیچیدہ ہے ۔ سب سے پہلے تو دونوں ایجنسیوں سے بچ کر جنگل میں جانا اور جنگل میں موجود دونوں ایجنسیوں کے حفاظتی انتظامات سے بچنا اور پھر اس لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا حاصل کرنا اور وہاں سے بخیریت واپس آنا ۔ یہ سب کیسے ہو گا"....... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں کہ یہ سب کیسے ہو گا"....... تنویر نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے ۔

"کیا تجویز ہے تمہارے ذہن میں ۔ کھل کر بتاؤ"....... عمران نے کہا۔

"اگر تم میری تجویز پر عمل کرو تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ ہم مشن مکمل کر لیں گے"....... تنویر نے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی"....... عمران نے کہا۔

"پہاڑیوں کے عقبی طرف سے ہم اوپر چڑھیں گے تو ہمارا پہلا

ٹکراؤ بلیک فائٹرز سے ہو گا۔ ہم ان کا خاتمہ کر کے پھر نیچے جنگل کی طرف جائیں گے ۔ وہاں ہمارا دوسرا ٹکراؤ جی پی فائیو سے ہو گا اور ان کا خاتمہ کر کے ہم جنگل میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں پہنچ کر ہم وہاں موجود حفاظتی انتظامات زیرو کر کے لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے"....... تنویر نے کہا۔

"تمہاری تجویز درست ہے ۔ لیکن اس میں چند باتیں غور طلب ہیں ۔ پہلی بات تو یہ کہ ہمارا پہلا ٹکراؤ بلیک فائٹرز سے ہو گا تو وہ لوگ بکھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے خاتمے کے لئے فائرنگ کی جائے گی جس سے جی پی فائیو ہوشیار ہو جائے گی"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ تنویر کی تجویز پر ایک اور انداز میں بھی عمل کیا جا سکتا ہے کہ ہم دو گروپ بنا لیں ۔ ایک گروپ سامنے کی طرف سے جنگل میں جائے تاکہ جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز دونوں کی توجہ ان کی طرف رہے جبکہ دوسرا گروپ عقبی طرف سے اوپر جائے اور وہاں ایسی گیس فائر کی جائے جس سے تمام افراد بے ہوش ہو جائیں اور پھر دونوں گروپ اکٹھے ہو کر جنگل میں داخل ہو جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"تم نے غور نہیں کیا کہ جی پی فائیو کے آدمی جنگل کے چاروں طرف موجود ہیں ۔ اتنی وسیع رینج میں بے ہوش کر دینے والی گیس کارآمد نہیں ہو سکتی اس لئے تین اطراف میں موجود جی پی فائیو کے

آدمی اکٹھے ہو کر ہمارے مقابلے پر آجائیں گے اور ایک بات اور کہ
بلیک فائٹرز لازماً اپنے عقب کا بھی خیال رکھے گی کیونکہ وہ تربیت
یافتہ افراد ہیں"...... عمران نے کہا۔

" تمہاری بات بھی درست ہے ۔ مگر پھر"...... جولیا نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں اس پہاڑی علاقے سے واقف کسی آدمی
کو بطور گائیڈ ساتھ رکھنا چاہئے تاکہ اس کے ذریعے ہم براہ راست
پہاڑیوں کی چوٹی یا جنگل تک پہنچ جائیں"...... صالحہ نے کہا۔

" نہیں ۔ اتنا طویل کریک نہیں ہو سکتا کہ ہمیں نیچے سے اوپر
چوٹی تک یا جنگل تک پہنچا دے"...... عمران نے کہا۔

" تو یہاں بیٹھے باتیں ہی کرتے رہو گے یا کچھ آگے بھی بڑھو
گے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تنویر کی تجویز اس حد تک درست ہے کہ ہمیں براہ راست ایکشن
کرنا ہو گا ۔ لیکن اس میں کچھ ترامیم کرنا پڑے گی ۔ سب سے پہلے تو
ہمیں تھیونا میں کسی ملٹری چھاؤنی کا پتہ لگانا ہو گا ۔ وہاں سے فوجی
ہیلی کاپٹر اور یونیفارمز حاصل کر کے ان پہاڑیوں پر پہنچ جائیں ۔
لامحالہ فوجی ہیلی کاپٹر کی وجہ سے ہمیں فوری طور پر فضا میں تباہ نہیں
کیا جا سکے گا اور پھر ہم وہاں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے نیچے
اتر جائیں گے اور اس طرح جنگل کے اطراف میں موجود جی پی فائیو
کے آدمی چوکنا نہیں ہوں گے ۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ کرنل ڈیوڈ نے

فوجی ہیلی کاپٹر کو نیچے اترنے کی اجازت دی ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب ۔ فوجی ہیلی کاپٹر حاصل کرتے ہی ہمیں
ایئرفورس سے چیک کر لیا جائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ گن شپ
ہیلی کاپٹروں یا بمبار طیاروں کا پورا اسکوارڈ ہی فضا میں بھیج دیا جائے
اور پھر آپ نے خود کہا ہے کہ اتنی وسیع رینج میں بے ہوش کر دینے
والی گیس نہیں ہو سکتی"...... صفدر نے کہا۔

" میں تو تنویر کی تجویز کو کھینچ تان کر مکمل کرنے کی کوشش کر
رہا تھا لیکن اگر تم خود تنویر کی تجویز کو درست نہیں مانتے تو کیا ہو سکتا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ایک حل ہے اس کا"...... اچانک کیپٹن
شکیل نے کہا۔

" وہ کیا ۔ چلو تم بتا دو ۔ شاید تم میٹرک کے امتحان میں پاس ہو
جاؤ"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" عمران صاحب ۔ لیبارٹری کا کوئی نہ کوئی راستہ جنگل سے باہر
ہو گا ۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تمام مشینری اس گھنے جنگل کے اندر
سے لیبارٹری میں لے جائی گئی ہو ۔ اس کے لئے لازماً باہر سے کوئی
راستہ ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن یہ راستہ جنگل کے قریب ہی
ہو گا دور نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر"...... کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم جتنا سوچتے جائیں گے اتنا ہی الجھتے جائیں گے۔ اسلحہ لے کر چل پڑو۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"لیکن بغیر سوچے سمجھے ہم وہاں جا کر ہلاک تو ہو سکتے ہیں کامیاب نہیں ہو سکتے"۔۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ایک پہلو ایسا ہے جس پر ابھی تک غور نہیں کیا گیا"۔ اچانک عمران نے کہا۔

"وہ کیا"۔۔۔۔۔۔۔ سب نے چونک کر پوچھا۔

"ضروری نہیں کہ ہم پہاڑی علاقے کی طرف سے جنگل میں داخل ہوں۔ جنگل خاصا بڑا اور گھنا ہے۔ ہم مخالف سمت سے جنگل کے اندر داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں جی پی فائیو کے چند افراد ہی ہوں گے جنہیں قابو کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں جو بیلون ویو ریز فائر کی جا رہی ہوں گی ان کا کیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"بیلون ڈیو ریز کو کور کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ کس طرح"۔۔۔۔۔۔۔ سب نے ایک آواز ہو کر کہا۔

"بیلون ویو ریز سیاہ رنگ کو چیک نہیں کر سکتیں اس لئے اگر ہم سیاہ لباس پہن لیں اور چہرے پر سیاہ نقاب چڑھا لیں اور ہاتھوں پر سیاہ دستانے تو ہم بیلون ویو ریز سے بچ سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو کرنل ڈیوڈ کی ذاتی فریکونسی کا علم ہو گا

اگر کرنل ڈیوڈ کو بلیک فائٹرز کے بارے میں بتا دیا جائے تو لازماً وہ آپس میں الجھ جائیں گے اور اس طرح ہمارے داخلے کا سکوپ بن جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن کال وہاں پہنچ کر کرنی چاہئے تاکہ ان کے الجھنے سے ہم فوراً فائدہ اٹھا سکیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مگر جنگل میں جو آلات نصب ہیں ان کا کیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ایسے انتظامات کو آف کرنے کے لئے ٹاپ ٹی آر مشین استعمال کرنا ہو گی اور وہ تل ابیب سے ہی مل سکتی ہے۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ جنگل کے اندر لیبارٹری کا راستہ کیسے معلوم ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ لارڈنا کو کال کیا جائے اور اسے بھاری رقم کا لالچ دیا جائے تو ہو سکتا کہ وہ ہم سے تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائے"۔۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لارڈنا کا تھیونا میں کوئی نہ کوئی دوست ہو گا۔ اگر اسے استعمال کیا جائے تو زیادہ بہتر نتائج نکل سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ چارلس سے اس پر بات کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے تو جولیا کا چہرہ کھل اٹھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ مخصوص کوڈ

دوہرانے پر اس کا رابطہ چارلس سے ہو گیا۔

" مائیکل بول رہا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" لیس ۔ مسٹر مائیکل ۔ چارلس اٹنڈنگ یو "....... دوسری طرف سے چارلس کی آواز سنائی دی۔

" چارلس ۔ کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ لارڈنا کا کوئی دوست یا رشتہ دار یہاں تھیونا میں رہتا ہو اس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں "....... عمران نے کہا۔

" معلوم کیا کرنا ہے ۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ اس کی بزنس ٹریڈ سنٹر میں پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کرنے والی مس سارکنی سے کورٹ شپ چل رہی ہے اور وہ اکثر کلبوں میں اکٹھے نظر آتے ہیں "....... چارلس نے جواب دیا۔

" یہ مس سارکنی کہاں رہتی ہے "....... عمران نے کہا تو چارلس نے ایک رہائشی پلازہ کا ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا۔

" اوکے ۔ شکریہ "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کے لئے کوئی اور فون استعمال کرنا ہو گا کیونکہ لازماً وہاں فون چیکنگ کمپیوٹر موجود ہو گا اس لئے ہمیں فون بوتھ سے بات کرنا ہو گی "....... عمران نے کہا۔

" آپ جولیا اور صالحہ کو ساتھ لے جائیں "....... صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ چلو "....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

لارڈنا لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ وہ اس لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر تھا اور لیبارٹری میں ہی اس کا آفس تھا۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" لیس "....... لارڈنا نے کہا۔

" جوائے بول رہا ہوں "....... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا کیونکہ جوائے سائنسی حفاظتی انتظامات کا انچارج تھا۔

" کیا ہوا ۔ کوئی خاص بات "....... لارڈنا نے چونک کر کہا۔

" باس ۔ پہاڑی کی چوٹی پر اور عقبی طرف ہیلی کاپٹرز میں کچھ افراد پہنچے ہیں اور یہ سب چار ہیلی کاپٹرز پر پہاڑی کے عقبی طرف اترے اور ہیلی کاپٹر واپس چلے گئے جبکہ یہ لوگ چوٹی اور پہاڑی کی عقبی طرف پھیل گئے ہیں ۔ انہوں نے چوٹی پر بیلون ویو مشین نصب کر

دی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مزید مشینری بھی نصب کی جا رہی ہے"...... جوائے نے کہا۔

"کیا جی پی فائیو کو اس کا علم ہے"...... لارڈنا نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں باس۔ یہ کام ان سے خفیہ کیا جا رہا ہے"...... جوائے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم جنگل کی اندرونی چیکنگ پر توجہ دو"...... لارڈنا نے کہا۔

"اوکے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈنا نے رسیور رکھ دیا۔

"ان ایجنٹوں کے خلاف اس انداز میں ایکشن کر رہے ہیں جیسے چند افراد کی بجائے یہاں پوری فوج آ رہی ہو"...... لارڈنا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو لارڈنا نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈنا نے کہا۔

"مارش بول رہا ہوں باس۔ آپ کی کال ہے تھیونا سے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کس کی کال ہے"...... لارڈنا نے چونک کر پوچھا۔

"مس سارکنی کی جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈنا

بے اختیار اچھل پڑا۔

"سارکنی کی۔ کیا تم نے اس کا نمبر چیک کیا ہے"...... لارڈنا نے کہا۔

"یس سر۔ ان کے فلیٹ سے کال کی جا رہی ہے"...... مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کراؤ بات"...... لارڈنا نے کہا۔

"ہیلو۔ سارکنی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سارکنی کی آواز سنائی دی۔

"لارڈنا بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔ لارڈنا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے خصوصی طور پر اسے منع کیا تھا کہ وہ یہاں کال نہ کرے۔

"لارڈنا۔ میں نے دفتر سے ایک ہفتے کی چھٹی لے لی ہے اور میں یہ ہفتہ تمہارے پاس گزارنا چاہتی ہوں"...... دوسری طرف سے سارکنی نے کہا۔

"کیوں لی ہے چھٹی"...... لارڈنا نے چونک کر پوچھا۔

"بس۔ میرا دل چاہ رہا تھا تمہارے پاس آنے کے لئے۔ میری چھٹیاں ڈیو تھیں اس لئے میں نے لے لیں"...... سارکنی نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہاں تو ایمرجنسی نافذ ہے۔ لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ نہ میں باہر جا سکتا ہوں اور نہ تم اندر آ سکتی ہو"۔

لارڈنا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ۔ لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے لارڈنا کہ لیبارٹری کے خفیہ راستے بھی موجود ہیں ۔ تم کوئی خفیہ راستہ کھول دو میں خاموشی سے اندر آجاؤں گی اور پھر ایک ہفتہ گزار کر اسی راستے سے واپس چلی جاؤں گی ۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر میں جیف کے پاس چلی جاؤں گی"....... سار کنی نے کہا۔

"اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں گولی مار دوں گا"....... لارڈنا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کب ایسا چاہتی ہوں ۔ میں تو تمہارے پاس آنا چاہتی ہوں لیکن اب تم انکار کر رہے ہو تو پھر خود بتاؤ کہ میں ایک ہفتہ یہاں فلیٹ پر پڑے پڑے گزار دوں"....... سار کنی نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم بے حد ضدی ہو۔ ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ جنگل کے شمال میں چار سو گز دور جو پرانا معبد ہے وہاں پہنچ جاؤ۔ تمہیں راستہ کھلا ملے گا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کس طرح باہر سے راستہ کھولا جاتا ہے"....... لارڈنا نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے معلوم ہے ۔ پہلے بھی تو اسی راستے میں لیبارٹری میں آتی رہی ہوں"....... سار کنی نے کہا تو لارڈنا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔

"ٹھیک ہے ۔ لیکن خیال رکھنا تم نے اکیلے آنا ہے اور اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے"....... لارڈنا نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں ۔ تم بے فکر رہو ۔ اب شام ہونے والی ہے میں رات کو آٹھ بجے پہنچ جاؤں گی"....... سار کنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... لارڈنا نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"ضدی عورت ہے ۔ اگر اب میں انکار کر دیتا تو وہ واقعی جیف کے پاس چلی جاتی اور پھر مجھے ان دونوں کو گولی مارنا پڑتی" ۔ لارڈنا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"ڈارک بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے آپریشن روم انچارج کی آواز سنائی دی ۔

"ڈارک ۔ لارڈنا بول رہا ہوں ۔ رات آٹھ بجے سپیشل وے نمبر تھری کو اندر سے کھول دینا ۔ میری فرینڈ سار کنی ایک ہفتے کے لئے آ رہی ہے"....... لارڈنا نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈنا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔

کرنل ڈیوڈ ایک بڑی سی غار میں فولڈنگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا کہ غار کے دہانے سے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ کرنل ڈیوڈ اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ رابن تھا مواصلاتی انچارج۔

"رابن۔ تم کیوں آئے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ دو اطلاعات دینی ہیں"...... رابن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دو اطلاعات۔ کیا مطلب۔ کیسی اطلاعات"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"ایک تو یہ کہ پہاڑی کی چوٹی اور عقبی طرف بلیک فائٹرز نے پکٹنگ کرائی ہے اور دو گھنٹے پہلے وہ ہیلی کاپٹروں پر آئے ہیں۔ انہوں نے پہاڑی کی چوٹی پر کوئی بڑی سی بیلون نما مشین بھی نصب کرائی ہے جس سے ان کے مطابق ریز نکلتی ہیں اور ان ریز کے ذریعے وہ نہ

رف پورے پہاڑی علاقے بلکہ جنگل اور اس کے چاروں طرف کا لاقہ چیک کرتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کاسٹرم ریز کی شینری بھی نصب کر دی ہے تاکہ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ یہاں ہنچیں وہ اس پورے علاقے پر کاسٹرم ریز فائر کر کے ہم سمیت سب و بے ہوش کر دیں اور پھر خود گیس ماسک پہن کر وہ پاکیشیائی یجنٹوں کو اٹھا کر تھیونا میں اپنے سنٹر پر لے جائیں اور وہاں انہیں لاک کر کے تل ابیب صدر صاحب کے سامنے پیش کر سکیں"۔ رابن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ سب تفصیل کیسے معلوم ہوئی"...... کرنل ڈیوڈ نے یرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہاڑی کے عقبی طرف بھی ٹیلی ویو لگایا ہوا تھا تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ عقبی طرف سے آئیں تو انہیں چیک کیا جا سکے۔ اس ٹیلی ویو کی وجہ سے نہ صرف میں نے بلیک فائٹرز کی آمد کو کرین پر چیک کر لیا بلکہ میں نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن لی۔ ابھی کرنل گاسٹا نہیں آئے وہ کل صبح آئیں گے"۔ رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ اس طرح کرنل ڈیوڈ کے منہ سے اس کا شکار چھیننا چاہتے ہیں۔ میں ان کا پہلے ہی خاتمہ کر دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا جبکہ رابن خاموش کھڑا تھا اور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ہونہہ ۔ بتاؤ ۔ دوسری اطلاع کیا ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب ۔ آپ کے حکم پر میں نے سپر مشینری کے ذریعے لیبارٹری کی فون کالیں چیک کرنے کا انتظام کیا ہوا ہے ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تھیونا سے ایک عورت جس نے اپنا نام سارکنی بنایا ہے لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر لارڈنا کو کال کیا ہے ۔ میں نے یہ کال ٹیپ کر لی ہے آپ سن لیں"...... رابن نے کہا۔

"کیا ہے اس کال میں ۔ زبانی بتاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب یہ عورت سارکنی ایک ہفتے کے لئے لیبارٹری میں رہنے کے لئے آرہی ہے"...... رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیبارٹری میں آرہی ہے ۔ مگر وہ کیسے ۔ لیبارٹری میں تو ایمرجنسی نافذ ہے ۔ وہ کیسے لیبارٹری میں جا سکتی ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ جنگل کے شمالی طرف چار سو گز کے فاصلے پر کوئی پرانا معبد ہے جس سے خفیہ راستہ لیبارٹری کے اندر جاتا ہے ۔ یہ عورت رات آٹھ بجے وہاں پہنچے گی ۔ چیف سیکورٹی آفیسر اندر سے راستہ کھول دے گا اور وہ عورت باہر سے راستہ کھولنے کی تکنیک جانتی ہے اور اس طرح وہ اندر چلی جائے گی"...... رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ عورت کون ہے اور کیوں ان حالات میں لیبارٹری میں جا رہی ہے ۔ کیا وہ سائنس دان ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نو سر ۔ وہ چیف سیکورٹی آفیسر لارڈنا کی گرل فرینڈ ہے" ۔ رابن نے جواب دیا۔

"کیا یہ پروگرام پہلے سے طے شدہ تھا یا اچانک بنایا گیا ہے" ۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"اچانک بنایا گیا ہے"...... رابن نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ پھر یہ عورت نہیں بول رہی تھی بلکہ اس کی جگہ وہ شیطان عمران بول رہا ہو گا ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ"...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت اٹھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب ۔ وہ عورت بول رہی تھی ورنہ لارڈنا فوراً دوسری آواز پہچان جاتا"...... رابن نے کہا۔

"نانسنس ۔ احمق ۔ تمہیں کیا معلوم ۔ تمہیں جی پی فائیو میں آئے ہوئے جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں ۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ وہ شیطان کیا کیا کچھ کر سکتا ہے ۔ وہ چاہے تو میری آواز میں بھی بات کر سکتا ہے اور تم کبھی پہچان نہ سکو گے ۔ نانسنس ۔ فوراً میرے ساتھ چلو ۔ ہمیں اس جگہ کی چیکنگ کرنا ہو گی"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا ۔ رابن ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے تھا ۔ وہ دونوں قریب ہی ایک اور بڑی غار میں داخل ہو گئے جہاں چار مشینیں موجود تھیں اور ان کی

سکرینیں روشن تھیں اور ہر مشین کے سامنے ایک ایک آدمی موجود تھا۔

" یہ عورت کہاں سے بول رہی تھی ۔ معلوم کرو "....... کرنل ڈیوڈ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" یس سر "....... رابن نے کہا اور ایک مشین کی طرف بڑھ کر اس نے اس کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر سکرین پر تھیونا کا نقشہ ابھر آیا ۔ اس کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے سکرین پر حرکت کرتا ہوا دکھائی دینے لگا ۔ چند لمحوں بعد وہ نقطہ ایک جگہ پر رک کر جلنے بجھنے لگا۔

" میری پلازہ فلیٹ نمبر آٹھ سو آٹھ جناب "....... رابن نے سکرین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" سنٹر میں تمہارا آدمی موجود ہے "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر "....... رابن نے جواب دیا۔

" اسے کال کر کے کہو کہ وہ فوراً اس فلیٹ پر پہنچے اور وہاں کے بارے میں رپورٹ دے "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو رابن نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا اور پھر اس نے تھیونا سنٹر میں موجود اپنے آدمی کو کال کر کے اس فلیٹ پر پہنچنے اور وہاں کے بارے میں ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینے کے احکامات دے دیئے ۔

" کتنی دیر میں پہنچے گا یہ وہاں "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جناب نصف گھنٹہ تو بہرحال لگ ہی جائے گا "....... رابن نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جب کال آئے تو میرے پاس آ جانا "....... کرنل ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" یس سر "....... رابن نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس غار میں پہنچ گیا جہاں اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔

" اس کرنل گاسٹا کو کوئی بڑا سبق سکھانا پڑے گا ۔ یہ اب مجھ سے اڑنے لگا ہے ۔ نانسنس "....... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح اچھلا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آ گیا ہو۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ وہ تو پاکیشیائی ایجنٹوں کی جلی ہوئی ہڈیاں لے کر تل ابیب گیا تھا ۔ پھر "....... کرنل ڈیوڈ نے دوبارہ بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہونٹ بھینچے بیٹھا رہا ۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد رابن ہاتھ میں ٹرانسمیٹر پکڑے اندر داخل ہوا اور اس نے ٹرانسمیٹر کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

" کال ہے جناب "....... رابن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر لے کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔ اوور "....... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب میری پلازہ کے فلیٹ نمبر آٹھ سو آٹھ سے بول رہا ہوں۔ یہ فلیٹ مس سارکنی کے نام پر ہے لیکن جب میں فلیٹ پر پہنچا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں نے جب دروازہ زور سے دبایا تو وہ کھل گیا۔ فلیٹ خالی تھا لیکن جب میں نے مخصوص انداز میں اس کی تلاشی لی تو مس سارکنی کی لاش ایک بڑی الماری میں پڑی ہوئی ملی۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ مس سارکنی کی لاش ہے۔ کیا تم پہلے سے اسے جانتے تھے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ کمرے میں مس سارکنی کی بڑی سی تصویر موجود تھی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب ہلاک ہوئی ہے وہ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جناب۔ اس کی لاش کی حالت بتا رہی ہے کہ اسے ہلاک ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں سے معلومات حاصل کرو کہ اس فلیٹ میں کون گیا تھا اور مجھے فوراً دوبارہ کال کرو۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"دیکھا تم نے رابن۔ اس عورت کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب اس کی جگہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچیں گے اور پھر وہ لیبارٹری میں

داخل ہو جائیں گے اور ہم یہاں بیٹھے مکھیاں مارتے رہ جائیں گے۔ دیکھی تم نے ان شیطانوں کی کارروائی"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ واقعی یہ لوگ شیطان ہیں سر"...... رابن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے ان کے گرد اس انداز میں گھیرا ڈالنا ہے کہ نہ ہی لیبارٹری والوں کو اس کا علم ہو سکے اور نہ ہی بلیک فائٹرز کو اس کا علم ہو سکے۔ کیپٹن روسلہ کو بلاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... رابن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان کیپٹن اندر داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ اس کے پیچھے رابن بھی تھا۔

"رابن تم جا سکتے ہو۔ لیکن سنو۔ اگر یہ بات آؤٹ ہوئی تو تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا سر"...... رابن نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور مڑ کر غار سے باہر چلا گیا۔

"بیٹھو کیپٹن روسلہ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن روسلہ سامنے موجود فولڈنگ چیئر پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"جنگل کی شمالی سمت میں چار سو گز کے فاصلے پر ایک پرانا معبد ہے۔ اس معبد سے لیبارٹری کا خفیہ راستہ جاتا ہے اور آج رات آٹھ

بجے پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچ رہے ہیں اور ہم نے انہیں گرفتار کرنا ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن روسلہ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ یہ اطلاع کیسے مل گئی"....... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"نانسنس۔ تم کرنل ڈیوڈ کے سامنے بیٹھے ہو اور پھر یہ بات کر رہے ہو۔ نانسنس۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ کرنل ڈیوڈ احمق ہے۔ بولو"....... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی ذہانت کے تو صدر صاحب بھی قائل ہیں جناب۔ میں وہاں سکیورٹی میں رہا ہوں۔ وہ ہمیشہ آپ کی ذہانت کی تعریف کرتے تھے۔ میں تو صرف اپنی حیرت دور کرنے کے لئے یہ پوچھ رہا ہوں"....... کیپٹن روسلہ نے فوراً ہی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا کام صرف حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ سوال کرنا نہیں۔ سمجھے۔ آئندہ خیال رکھنا ورنہ تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"یس چیف"....... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"تم اپنے ساتھ دس آدمی لے جاؤ۔ لیکن تم نے براہ راست وہاں نہیں جانا کیونکہ اوپر پہاڑوں پر بلیک فائٹرز موجود ہیں۔ وہ تمہیں چیک کر لیں گے اور ہم اس معاملے کو اوپن نہیں کرنا چاہتے۔ تم اپنے آدمیوں سمیت یہاں سے سیدھے تھیونا جاؤ گے اور پھر تھیونا سے یہاں آنے کی بجائے چکر کاٹ کر اس معبد تک پہنچو گے۔ تم نے

وہاں اس انداز میں پکٹنگ کرنی ہے کہ جو آدمی بھی وہاں آئے وہ کسی صورت بھی تمہیں یا تمہارے آدمیوں کو چیک نہ کر سکے۔ اس معبد میں تم نے بے ہوش کر دینے والی وائرلیس آپریٹڈ گیس اس انداز میں نصب کرنی ہے کہ جیسے ہی تم اسے آپریٹ کرو گیس پورے معبد میں پھیل جائے اور وہاں داخل ہونے والا ہر شخص بے ہوش ہو جائے۔ اس کے بعد تم نے ان بے ہوش افراد کو اٹھا کر تھیونا سنٹر لے جانا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا لیکن میرے آنے سے پہلے انہیں ہوش نہیں آنا چاہئے۔ یہ تمام کارروائی تم نے انتہائی احتیاط سے کرنا ہے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ شیطان ہیں۔ تمہاری معمولی سی کوتاہی سے نہ صرف تم اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیئے جاؤ گے بلکہ یہ شیطان لیبارٹری میں بھی داخل ہو جائیں گے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ سارا علاقہ میرا دیکھا ہوا ہے"....... کیپٹن روسلہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ براہ راست سامنے آنے کی بجائے ایک عورت کو وہاں بھیجیں۔ تم نے اس عورت کو بھی بے ہوش کرنا ہے اور اسے بھی تھیونا سنٹر پہنچا دینا ہے۔ جتنے بھی لوگ آئیں تم نے سب کے ساتھ یہی کارروائی کرنی ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس چیف"....... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"اوکے۔ جاؤ اور انتہائی ہوشیاری سے تمام انتظامات کرو"۔

کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن روسلہ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا اور واپس مڑ کر غار سے باہر نکل گیا۔ کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔ اسے معلوم تھا کہ کیپٹن روسلہ اپنے مشن میں کامیاب رہے گا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ علم ہی نہ تھا کہ ان کے لئے وہاں ٹریپ بچھایا گیا ہے۔ وہ خود کیپٹن روسلہ کے ساتھ اس لئے نہیں گیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے براہ راست ٹکرانے سے ہمیشہ گریز کیا کرتا تھا۔

کرنل گاسٹا کا پروگرام تو رات گزار کر صبح تھیونا جانے کا تھا مگر سمتھ نے پہاڑی کی چوٹی اور عقبی طرف تمام انتظامات کر لئے تھے اور اس نے اس کی اطلاع کرنل گاسٹا کو دے دی تھی۔ چنانچہ کرنل گاسٹا نے تل ابیب میں رات گزارنے کی بجائے فوری طور پر ان پہاڑیوں پر جانے کا پروگرام بنا لیا۔ چنانچہ وہ ہیلی کاپٹر پر سوار تل ابیب سے تھیونا کی پہاڑیوں کے عقب میں پہنچ گیا اور اس وقت وہ ایک بڑے سے غار میں سمتھ کے ساتھ موجود تھا۔ سمتھ نے اسے ساری تفصیلات بتا دی تھیں اور ان تفصیلات کو سن کر کرنل گاسٹا مطمئن ہو گیا تھا کہ اب پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی طرف سے یہاں پہنچیں انہیں آسانی سے بے ہوش کر کے تھیونا سنٹر پہنچایا جا سکتا ہے اور جی پی فائیو کو اس کا علم تک نہ ہو سکے گا۔

"تمہارے یہاں آنے کی اطلاع تو جی پی فائیو کو نہیں ہو

گئی"...... کرنل گاستا نے پوچھا۔

" نہیں چیف ۔ ہم نے انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے"...... سمتھ نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ تھیونا میں جی پی فائیو کے سنٹر پر موجود مارگن کو کال کرو اور اس سے پوچھو کہ جی پی فائیو کے بارے میں کوئی اطلاع تو نہیں"...... کرنل گاستا نے کہا۔

" کیسی اطلاع"...... سمتھ نے چونک کر پوچھا۔

" تم معلوم تو کرو ۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی نئی بات سامنے آ جائے"...... کرنل گاستا نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... سمتھ نے جواب دیا اور پھر اس نے جیب سے خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ سمتھ کالنگ ۔ اوور"...... سمتھ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ مارگن اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیا جی پی فائیو کے سلسلے میں کوئی نئی بات سامنے آئی ہے۔ اوور"...... سمتھ نے پوچھا۔

" جناب ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں یہاں تھیونا میں میری پلازہ کے فلیٹ نمبر آٹھ سو آٹھ کو جا کر چیک کروں اور رپورٹ دوں۔

میں وہاں گیا تو وہاں مس سارکنی کی لاش ایک الماری کے اندر پڑی ہوئی ملی ۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ اوور"...... مارگن نے کہا۔

" یہ مس سارکنی کون ہے ۔ اوور"...... سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل گاستا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" مجھے تو معلوم نہیں جناب ۔ مجھے تو کال کر کے کہا گیا اور پھر میں نے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دے دی ۔ اوور"...... مارگن نے کہا۔

" کیا وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جو ہمیں خفیہ طور پر معلومات مہیا کر سکے ۔ اسے بھی منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا اور تمہیں بھی ۔ اوور"...... سمتھ نے کہا۔

" وہاں میرا بھائی پیٹر موجود ہے ۔ اس کی خصوصی فریکونسی میں بتا دیتا ہوں ۔ وہ آپ کو سب کچھ بتا دے گا ۔ اوور"...... مارگن نے کہا۔

" لیکن وہاں ہونے والی کال تو وہ کیچ کر لیں گے ۔ اوور"۔ سمتھ نے کہا۔

" اس کے پاس تھرٹی تھری تھاؤزنڈ ٹاپ کا کال کیچر ہے ۔ آپ اس کے ایڈوانس ٹرانسمیٹر پر بات کر لیں ۔ اوور"...... مارگن نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو کال چیک نہیں ہو سکتی ۔ ٹھیک ہے اس مشن کے بعد تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ معاوضہ دیا جائے گا ۔ اوور

اینڈ آل"....... سمتھ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس
ایک بار پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔
"ہیلو ۔ ہیلو ۔ سمتھ کالنگ ۔ اوور"....... سمتھ نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔
"یس پیٹر بول رہا ہوں ۔ آپ کی کال آنے پر میں پریشان ہو گیا
تھا کہ کہیں کال یہاں چیک نہ کر لی جائے لیکن چیکنگ سے معلوم
ہوا کہ کال چیک نہیں ہو سکی۔ شاید آپ کا یہ ٹرانسمیٹر زیادہ
ایڈوانس ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہاں ۔ اسی لئے تو میں نے یہاں کال کی ہے ورنہ تو کال کرنے کا
کوئی فائدہ ہی نہ تھا ۔ ہم نے تمہارے بھائی کو بتا دیا ہے کہ اس
مشن کے بعد تمہیں بھی تمہارا منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا اور
تمہارے بھائی کو بھی اتنا معاوضہ ملے گا کہ تم دونوں تل ابیب کے
رئیس بن جاؤ گے ۔ اوور"....... سمتھ نے کہا۔
"ٹھیک ہے ۔ آپ کیا چاہتے ہیں ۔ اوور"....... دوسری طرف سے
قدر مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"تمہارے چیف کی طرف سے تھیونا میں کسی مس سار کنی کے
فلیٹ کو چیک کرایا گیا ہے جہاں مس سار کنی کی لاش سامنے آئی
اس کی وجہ ۔ اوور"....... سمتھ نے کہا۔
"مس سار کنی لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر لارڈنا کی گرل
فرینڈ تھی ۔ اس نے لارڈنا سے کہا کہ وہ لیبارٹری میں آنا چاہتی

جس پر لارڈنا نے اسے رات آٹھ بجے جنگل کی شمالی طرف چار سو گز
کے فاصلے پر موجود معبد میں بلوایا۔ وہاں سے خفیہ راستہ لیبارٹری
میں جاتا ہے ۔ اس کی اطلاع کرنل ڈیوڈ کو مل گئی تو اس نے مس
سار کنی کو چیک کرنے کے لئے کہا ۔ مارگن نے چیکنگ کی تو وہ
ہلاک ہو چکی تھی جس پر کرنل ڈیوڈ نے کہا کہ لارڈنا کو کال پاکیشیائی
ایجنٹوں کی طرف سے کی گئی ہے ۔ ان کے مطابق پاکیشیائی ایجنٹ
علی عمران ہر لہجے کی نقل کر سکتا ہے اس لئے یہ کال مس سار کنی کی
بجائے علی عمران نے کی ہو گی اور اب یہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت
رات آٹھ بجے معبد میں پہنچے گا اور کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن روسلہ کو
دس آدمی سمیت تھیونا بھجوایا ہے ۔ وہاں سے وہ معبد میں جا کر
چیکنگ کریں گے اور پھر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے
تھیونا سنٹر میں لے جایا جائے گا جہاں کرنل ڈیوڈ انہیں بے ہوشی کے
عالم میں ہی ہلاک کر کے تھیونا سے تل ابیب لے جائیں گے۔
اوور"....... پیٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوکے ۔ تم بے فکر رہو ۔ تمہیں منہ مانگا معاوضہ ملے گا ۔ اوور
اینڈ آل"....... سمتھ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"دیکھا تم نے ۔ اگر تم کال نہ کرتے تو ہم یہاں بیٹھے ہی رہ جاتے
اور پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں تل ابیب پہنچ جاتیں"....... کرنل
اسٹا نے کہا۔
"یس سر۔ آپ واقعی انتہائی دور اندیش ہیں"....... سمتھ نے قدر

شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" اب تم بتاؤ کہ کیا اس معبد کا علاقہ تم یہاں سے چیک کر رہے
ہو"....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" نہیں جناب ۔ ہماری رینج جنگل سے صرف سو گز کے فاصلے
ہے جبکہ یہ معبد چار سو گز کے فاصلے پر ہے"....... سمتھ نے جواب
دیا۔

" پھر کیا کیا جائے "....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" باس ۔ ہم بھی وہاں خفیہ پکٹنگ کر لیتے ہیں"....... سمتھ نے
کہا۔

" نہیں ۔ اس طرح ہمیں لازماً جی پی فائیو کے آدمیوں کو ہلاک
کرنا پڑے گا اور کرنل ڈیوڈ ہماری رپورٹ کر دے گا کہ ہم نے اس
سے کریڈٹ چھیننے کی کوشش کی ہے"....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" تو پھر کیا کیا جائے چیف"....... سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" پیٹر نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق کرنل ڈیوڈ یہاں جنگل
کے قریب ہی موجود ہے جبکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش
کے تھیونا سنٹر لے جایا جائے گا اور پھر کرنل ڈیوڈ کو اطلاع دی جائے
گی اور کرنل ڈیوڈ وہاں پہنچے گا اور انہیں ہلاک کرے تل ابیب
جائے گا اس لئے اگر ہم اس تھیونا سنٹر پر پکٹنگ کر لیں اور جیسے ہی
لوگ پاکیشیائی ایجنٹوں سمیت وہاں پہنچیں تو ہم ان سب کو

ہوش کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں کو اڑا لیں"....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" لیکن پھر تو کریڈٹ چھیننے والی بات بالکل واضح ہو جائے
گی"....... سمتھ نے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ پھر کیا کیا جائے"....... کرنل
گاسٹا نے کہا۔

" باس ۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے
ساتھ ساتھ جی پی فائیو کے افراد کو بھی بے ہوش کر دیں اور پھر ان
ایجنٹوں کو اٹھا کر پہاڑیوں کے عقب میں لے جا کر ہلاک کر دیا
جائے جبکہ جی پی فائیو کے آدمیوں کو اس معبد کے قریب ڈال دیا
جائے اور اس طرح یہی سمجھا جائے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ انہیں بے
ہوش کر کے نکل گئے ہیں اور ہم نے انہیں ہلاک کر دیا"....... سمتھ
نے کہا۔

" لیکن پاکیشیائی ایجنٹ تو لیبارٹری میں داخل ہونا چاہتے ہیں ۔
وہ یہاں پہاڑیوں پر کیوں آئیں گے ۔ ایک اور کام کیا جائے ۔ جی پی
فائیو کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا جائے اور پھر ان کی لاشیں بھی
اپنے سب سنٹر میں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دی جائیں ۔ اس
طرح جب ان کا وجود ہی نہ رہے گا تو ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہ
ہو سکے گی اور ہم صدر کو کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے انہیں تھیونا میں ہی
ٹریس کر کے ختم کر دیا ہے"....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" وہ سرکاری آدمی ہیں چیف"....... سمتھ نے قدرے احتجاج

کرتے ہوئے کہا۔

" ہوتے رہیں ۔ وہ ان ایجنٹوں کے ہاتھوں بھی تو ہلاک ہو سکتے ہیں ۔ اگر ان کی بجائے ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں تو کیا ہو جائے گا ۔ اس طرح بلیک فائٹرز کو کریڈٹ تو مل جائے گا ورنہ ہماری ایجنسی ختم بھی کی جا سکتی ہے "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس چیف ۔ جیسے آپ حکم دیں "...... سمتھ نے کہا۔

" تم اپنے آدمیوں کو لے کر تھیونا میں جی پی فائیو کے سنٹر پر جاؤ۔ مارگن وہاں موجود ہے ۔ اسے ہلاک کر دو اور پھر جیسے ہی یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹوں سمیت وہاں پہنچیں ان کو بھی ہلاک کر دینا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے اپنے سنٹر میں پہنچ جانا اور پھر مجھے اطلاع دینا "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" جناب ۔ کرنل ڈیوڈ کا مزاج ایسا ہے کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی بھی لمحے وہ کیا احکامات دے دے اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہیں معبد سے سیدھا ہیلی کاپٹر پر تل ابیب لے جائے اور ہم سنٹر میں ان کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں اس لئے ہمیں یہ کارروائی وہیں معبد میں ہی کرنی چاہئے "...... سمتھ نے کہا۔

" اوہ ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ ٹھیک ہے تم اپنے آدمیوں سمیت وہاں پہلے سے پہنچ جاؤ اور اس انداز میں پلاننگ کرو کہ دونوں پارٹیوں کو معلوم نہ ہو سکے "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں سر ۔ ہم یہ کارروائی کر لیں گے "...... سمتھ

نے کہا۔

" تم نے مجھے فوراً رپورٹ دینی ہے ۔ میں ساتھ نہیں رہنا چاہتا "۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

" آپ کو ساتھ رہنے کی ضرورت بھی نہیں ۔ ہم یہ سارا کام آسانی سے کر لیں گے جناب "...... سمتھ نے کہا تو کرنل گاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بڑی سی جیپ خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ سڑک تھیونا سے کافی فاصلے سے ہو کر اسرائیل کے ایک اور علاقے رافا جاتی تھی اور اس جیپ کا رخ بھی رافا کی طرف ہی تھا۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔ صالحہ کے چہرے پر مس سار کنی کا میک اپ کیا گیا تھا اور اس نے لباس بھی مس سار کنی کا ہی پہنا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ اگر مس سار کنی کی لاش مل گئی تو مسئلہ بن جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اول تو وہاں کوئی جائے گا ہی نہیں کیونکہ مس سار کنی فلیٹ پر کسی سے نہیں ملتی اور اگر کوئی چلا بھی جائے تو لاش الماری میں ہو گی اور بفرض محال الماری سے لاش برآمد بھی ہو گئی تب بھی لارڈنا

تک اس کی اطلاع نہیں پہنچ سکتی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ لیبارٹری میں اکیلی صالحہ نہ جائے بلکہ ہم سب بھی ساتھ جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ لوگ پہلے چیک کریں گے پھر اندر جانے دیں گے۔ ہم سب کے جانے سے صورت حال خراب بھی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"بے فکر رہو جولیا۔ میں اپنا کام کر کے ہی آؤں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اس سار کنی کی جسامت اور قدوقامت تم سے ملتا ہے اس لئے مجبوری ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ میرے لئے خوش قسمتی ہے کہ یہ مشن میرے ہاتھوں مکمل ہو گا"...... صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ آپ پہلے رافا جا رہے ہیں اور پھر وہاں سے واپس آئیں گے۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی خدشہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے احتیاط بہرحال ضروری ہے۔ اگر کچھ ہو گا بھی سہی تو تھیونا سے معبد کی طرف ہو گا جبکہ ہم رافا سے جب معبد پہنچیں گے تو وہاں کوئی نہ ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ رافا نامی چھوٹے سے

قصبے میں پہنچ گئے۔ عمران نے وہاں ایک پٹرول پمپ سے جیپ کی
ٹینکی فل کروائی اور پھر ایک ریستوران میں جا کر وہ بیٹھ گئے اور
انہوں نے ہاٹ کافی منگوا لی۔

"آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"چارلس کے آدمی وہاں چیکنگ کرنے جائیں گے۔ وہ جب
چارلس کو رپورٹ دیں گے تب وہ ہمیں گرین سگنل دے گا اور ہم
یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ معاملات وہ نہیں جو آپ بتا رہے ہیں۔
ورنہ آپ ایسے حالات میں اس قدر محتاط نہ ہوتے"...... صفدر نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"دونوں ایجنسیاں ہماری تاک میں ہیں۔ ہمیں ہر قدم پھونک
پھونک کر اٹھانا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر
ہلا دیئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ وہاں گزارنے کے بعد عمران نے
پیمنٹ کی اور وہ سب ریستوران سے باہر آ کر جیپ میں سوار ہو گئے۔
تھوڑی دیر بعد جیپ ایک بار پھر تھیونا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی
لیکن اب وہ اس سڑک پر سفر کر رہے تھے جو اس معبد کے قریب سے
ہو کر تھیونا جاتی تھی۔ سڑک پر ٹریفک کم تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے
کے مسلسل سفر کے بعد عمران نے جیپ کا رخ موڑا اور اسے سائیڈ
پر موجود درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں لے گیا اور جیپ روک
دی۔

"ابھی آٹھ بجنے میں کافی وقت ہے اور اب ہم نے چارلس کی کال
انتظار کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید
ئی بات ہوتی عمران کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی آواز سنائی دی تو
مران نے تیزی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"چارلس کالنگ۔ اوور"...... چارلس کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ معبد کے گرد انتہائی سخت چیکنگ ہے۔ جی پی
ائیو کے دس آدمی تو معبد کے قریب چھپے ہوئے ہیں جبکہ ان کے گرد
خاصے فاصلے پر بلیک فائٹرز کے آدمی موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری
طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے کیسے چیکنگ کی ہے۔ اوور"...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے آدمیوں نے معبد سے کافی فاصلے پر ایک اونچے درخت پر
ی ٹی ایکس نصب کر کے چیکنگ کی ہے اور چیکنگ کے نتیجے میں
معبد سے سو گز کی رینج میں دونوں گروپس چیک ہوئے ہیں۔ وہ سب
مسلح ہیں اور ان کا انداز بتا رہا ہے کہ ان کا ٹارگٹ معبد ہی ہے۔
اوور"...... چارلس نے کہا۔

"جس آدمی نے چیکنگ کی ہے کیا تم میری اس سے بات کرا سکتے
ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ میرے پاس ہی موجود ہے۔ میں نے اسے واپس بلا

لیا تھا کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے آدمی کسی طرح بھی
سامنے آئیں ۔ ان کی واپسی کے بعد میں نے آپ کو کال کی ہے
اس آدمی کا نام ماسٹر ہے ۔ آپ ماسٹر سے بات کر لیں ۔ اوور
چارلس نے کہا۔

" ہیلو ۔ ماسٹر بول رہا ہوں ۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ایک
آواز سنائی دی اور پھر عمران نے اس سے وہاں موجود افراد کے متعلق
تفصیلی معلومات حاصل کر لیں ۔

" او کے ماسٹر ۔ اپنے باس کا میری طرف سے شکریہ ادا کرنا ۔ اوور
اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر
آف کر دیا۔

" کمال ہے ۔ کیا آپ کو الہام ہوتا ہے "....... صفدر نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" الہام اللہ کے نیک بندوں پر ہوتا ہے ۔ میں تو گنہگار آدمی ہوں
لیکن ہمارے پیشے میں احتیاط بہرحال لازمی ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ اطلاع کیسے ان دونوں ایجنسیوں تک پہنچ گئی "۔ جولیا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کچھ بھی ہو سکتا ہے ۔ بہرحال اب صالحہ کے اکیلے جانے والا
معاملہ تو ختم ہو گیا"....... عمران نے کہا۔

" اگر ہم ان دونوں ایجنسیوں کا خاتمہ کر دیں تو معاملات کو

ول کیا جا سکتا ہے ۔ آپ نے ان کی پوزیشنز کی تفصیل تو معلوم
لی ہے"....... صفدر نے کہا۔

" نہیں ۔ جس انداز میں وہ موجود ہیں لازماً ہمیں معبد تک پہنچنے
پہلے گھیر لیا جائے گا"....... عمران نے کہا۔

" تم خواہ مخواہ کے چکروں میں پڑ جاتے ہو ۔ ہم ان سب کا وہاں
کر کے آگے بڑھ سکتے ہیں"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہاں سے جنگل صرف چار سو گز کے فاصلے پر ہے ۔ وہاں ہونے
فائرنگ پہاڑیوں پر موجود بیلون ریز سے چیک ہو جائیں گی اور
کے قریب پہاڑی علاقے میں موجود کرنل ڈیوڈ تک بھی یہ
یں پہنچ سکتی ہیں"....... عمران نے کہا۔

" تو پھر اب کیا کرنا ہو گا"....... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں

اب ایک ہی حل ہے کہ ہم واپس تھیونا چلے جائیں اور نئے
ے سے کوئی پلاننگ بنائیں"....... عمران نے کہا۔

" تم جاؤ ۔ ہم یہیں رہیں گے اور مشن مکمل کر کے ہی واپس
یں گے"....... تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کس طرح مکمل کرو گے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے

" عمران صاحب ۔ ایک ترکیب ہو سکتی ہے "....... اچانک
ر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیا"....... عمران نے چونک کر کہا۔
"آپ کرنل ڈیوڈ کی ذاتی فریکونسی جانتے ہیں۔ آپ کال کر
اسے بتا دیں کہ بلیک فائٹرز نے اس کے آدمیوں کو گھیر رکھا ہے
وہ اس کا کریڈٹ چھیننا چاہتے ہیں۔ اس طرح لامحالہ کرنل ڈیوڈ
آدمیوں کو فائر کرنے کا حکم دے دے گا اور ہم اس سے فائدہ اٹھا
ہیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"فائرنگ کی آوازیں سن کر لیبارٹری کا راستہ نہ کھل سکے
کیونکہ وہ لوگ الرٹ ہو جائیں گے"....... عمران نے کہا۔
"تو پھر تم ہی بتاؤ کہ کیا کرنا چاہئے۔ واپس تو بہرحال ہم نہیں
سکتے"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ اب کوئی نہ کوئی ترکیب بہرحال
ہی پڑے گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار
چونک پڑے۔
"تم واقعی شیطان ہو۔ تم نے ترکیب پہلے ہی سوچ رکھی ہوگی
ہمیں خواہ مخواہ تنگ کر رہے ہو"....... جولیا نے کہا۔
"اس کا ذہن واقعی شیطان کا کارخانہ ہے۔ ابھی دیکھنا یہ
اچھوتی ترکیب بتائے گا کہ ہم سب بے اختیار اچھل پڑیں گے"۔ تن
نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"عمران صاحب۔ آپ ترکیب تو بتائیں"....... صفدر نے کہا۔
"ترکیب بڑی آسان سی ہے۔ یہ لوگ معبد سے شمال کی طرف

یہ ایک سو گز کے فاصلے پر ہیں۔ اس جیپ میں تھاؤزنڈ کم گیس
موجود ہے اس کی رینج دو ہزار گز تک ہے۔ اگر ہم اسے معبد پر فائر کر
دیں تو اس گیس کی وجہ سے دونوں پارٹیاں بے ہوش ہو جائیں گی
اور صالحہ اطمینان سے لیبارٹری میں پہنچ جائے گی"....... عمران نے
کہا۔
"لیکن گیس کہاں سے فائر کی جائے گی"....... صفدر نے کہا۔
"ہم براہ راست معبد کی طرف جانے کی بجائے سائیڈ سے ہو کر
جنگل کے کنارے پر پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے معبد کی طرف
بڑھیں گے اور پھر معبد کے قریب جا کر ہم شمال کی طرف گیس فائر
کر دیں گے۔ اس کے بعد صالحہ اندر جائے گی اور میں اس کے پیچھے میں
بھی چلا جاؤں گا۔ تم لوگ معبد کے قریب ہی رہنا تاکہ کوئی بھی
مسئلہ ہو تو تم اس سے نمٹ سکو"....... عمران نے کہا۔
"لیکن عمران صاحب۔ پہلے تو آپ نے اندر جانے کی بات نہیں
کی تھی"....... صالحہ نے کہا۔
"اس وقت یہ پوزیشن سامنے نہیں آئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ لارڈنا
نے بھی اندر پکٹنگ کر رکھی ہو"....... عمران نے کہا تو صالحہ نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"چلو۔ پھر ابھی ہمیں آگے بڑھنا ہے"....... عمران نے کہا تو سب
نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر عمران نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے
جنگل سے نکال کر کچھ فاصلے پر موجود سڑک پر لے آیا۔ معبد یہاں سے

کافی فاصلے پر تھا اس لئے وہ یہاں سے پیدل جانے کی بجائے جیپ
آگے بڑھ رہے تھے ۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد
عمران نے جیپ درختوں کے ایک اور جھنڈ میں لے جا کر روک دی
اور وہ نیچے اتر آئے ۔ جیپ کے عقبی حصے میں دو بیگ موجود تھے جو
صفدر اور کیپٹن شکیل نے اپنے کاندھوں پر لاد لئے ۔

" آؤ ۔ لیکن احتیاط سے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمیں کسی مشین پر
چیک کر لیا جائے " .... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا
دیئے اور پھر وہ لوگ انتہائی احتیاط سے جھاڑیوں کی اوٹ لے کر
جنگل کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ جنگل تک چونکہ ہر طرف اونچی
جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں اس لئے انہیں امید تھی کہ ان جھاڑیوں کی
اوٹ لے کر وہ آسانی سے جنگل تک پہنچ جائیں گے ۔

لارڈنا اپنے آفس میں موجود تھا ۔ آٹھ بجنے میں ابھی کافی دیر تھی
ں لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی
نٹی بج اٹھی تو لارڈنا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس " .... لارڈنا نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" جوائے بول رہا ہوں باس " .... دوسری طرف سے جوائے کی
آواز سنائی دی ۔

" کیوں کال کی ہے " .... لارڈنا نے چونک کر کہا ۔

" باس ۔ معبد کے قریب جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز دونوں کے
آدمی چھپے ہوئے ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے بے خبر ہیں " ۔
جوائے نے کہا تو لارڈنا بے اختیار اچھل پڑا ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ معبد کے قریب ۔ کیوں ۔ کیا
مطلب " .... لارڈنا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ آپ خود آکر دیکھ لیں"۔ جوا
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں"...... لارڈنا نے کہا اور اس
ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک اور کمرے
داخل ہوا تو وہاں دیواروں کے ساتھ کئی مشینیں نصب تھیں جن
سکرینوں پر مختلف مناظر نظر آرہے تھے۔ ایک مشین کے سا
جوائے کھڑا ہوا تھا۔ لارڈنا تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کہاں ہیں"...... لارڈنا نے کہا۔

"میں اس علاقے کو مزید وسیع رینج میں کر رہا ہوں۔ پھر یہا
موجود سب لوگ سامنے آجائیں گے"...... جوائے نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تو مشین
سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد جوائے نے ایک
بٹن پریس کر کے ہاتھ اٹھایا تو سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ خا
بڑا میدان تھا جس میں جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں اور یہاں مختلف
سمتوں میں جھاڑیوں کی اوٹ میں دس افراد چھپے ہوئے صاف دکھا
دے رہے تھے۔ ایک طرف ایک پرانا معبد بھی نظر آرہا تھا۔ ا
دس افراد کے جسموں پر جی پی فائیو کی مخصوص یونیفارمز موجود تھیں
اور ان سب کا رخ معبد کی طرف ہی تھا اور پھر اچانک مشین کے
نچلے حصے سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"اوہ۔ ٹرانسمیٹر کال کی جا رہی ہے"...... جوائے نے چونک کر
ہا اور پھر تیزی سے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ۔ اوور"...... ایک مخصوص آواز سنائی
ی۔

"یس سر۔ کیپٹن روسلہ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایک اور آواز
نائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے کیپٹن روسلہ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ ہم نے معبد کو گھیر رکھا ہے۔ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ
عبد کی طرف بڑھے ہم انہیں گرفتار کر لیں گے۔ اوور"...... کیپٹن
وسلہ نے جواب دیا۔

"وہ عمران انتہائی شاطر آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے
ی ساتھی کو سارگنی کے روپ میں اکیلا معبد کی طرف بھیجے اور خود
ھپ کر اس کی نگرانی کرائے اس لئے تم نے اس وقت تک حرکت
ں نہیں آنا جب تک یہ پورا گروپ سامنے نہ آجائے۔ اوور"۔
رنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن سر اگر وہ لڑکی لیبارٹری سے فارمولا لے کر اکیلی ہی تھیونا
لی گئی تو پھر۔ اوور"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"نانسنس۔ اس صورت میں اسے فوراً ہلاک کر دینا۔ فارمولا
ی صورت بھی نہیں جانا چاہئے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے
ہجے میں کہا۔

"یس سر۔حکم کی تعمیل ہو گی سر"....... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

" ہر طرف سے محتاط رہنا اور مجھے رپورٹ کرنا۔ اوور اینڈ آل"....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا

یہ سب سن کر لارڈنا کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

" ویری بیڈ۔اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو معلوم ہے کہ سارکنی یہاں آ رہی ہے اور نہ صرف پاکیشیائی ایجنٹوں کو بلکہ جی پی فائیو کو بھی علم ہو گیا ہے۔ویری بیڈ"....... لارڈنا نے کہا۔

" باس۔ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی یہاں کچھ دور موجود ہوں اس لئے میرا خیال ہے کہ سیٹلائٹ کے ذریعے اور زیادہ وسیع رینج میں مکمل چیکنگ کی جائے"....... جوائے نے کہا۔

"ہاں۔کرو"....... لارڈنا نے کہا تو جوائے نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور سکرین پر ایک بار پھر جھماکے ہونے لگے۔چند لمحوں بعد سکرین پر ایک منظر ابھرا تو جوائے اور لارڈنا بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اب ٹیلوں کی اوٹ میں کئی اور مسلح افراد چھپے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ان کے جسموں پر بلیک فائٹرز کی مخصوص یونیفارمز تھیں جس پر سرخ رنگ کی مخصوص پٹیاں تھیں۔

" بلیک فائٹرز بھی یہاں موجود ہے۔ویری بیڈ۔یہ سب کیا ہو رہا ہے"....... لارڈنا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔صورت حال واضح ہو گئی ہے۔مس سارکنی کی کال پاکیشیائی ایجنٹوں نے بھی چیک کی ہے اور دونوں ایجنسیوں نے بھی

اس لئے یہ سب یہاں موجود ہیں"....... جوائے نے کہا۔

" کیسے چیک کر لی۔ہمارا رابطہ تو سیٹلائٹ سے ہے پھر یہ چیکنگ کیسے ہو سکتی ہے"....... لارڈنا نے کہا۔

" باس۔آپ مس سارکنی سے پوچھ لیں۔کہیں ان سے تو یہ معلومات حاصل نہیں کی گئیں"....... جوائے نے کہا۔

"ہاں۔میں اس سے پوچھ لوں بلکہ اگر وہ آمادہ ہو تو اسے منع بھی کر دوں"....... لارڈنا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیسے ہوا ہے۔آفس میں پہنچ کر اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" ہیلو لارڈنا بول رہا ہوں سارکنی"....... لارڈنا نے تیز لہجے میں کہا۔

" آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں"....... دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی تو لارڈنا بے اختیار اچھل پڑا۔

" آپ کون ہیں اور سارکنی کہاں ہے"....... لارڈنا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" میں پولیس آفیسر ہوں۔سارکنی کو قتل کر دیا گیا ہے اور ہم اس کی انکوائری کے سلسلے میں یہاں موجود ہیں"....... دوسری طرف

سے کہا گیا۔

" قتل کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کس نے ایسا کیا ہے"۔ لارڈنا نے کہا۔

" پہلے آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں اور کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میرا نام لارڈنا ہے اور میں ایک سرکاری دفاعی لیبارٹری میں چیف سیکورٹی آفیسر ہوں۔ سارکنی میری دوست تھی اور اس نے مجھے فون کیا تھا کہ وہ میرے پاس آنا چاہتی ہے لیکن میں نے اسے منع کر دیا تھا۔ اب بھی میں نے اسی سلسلے میں فون کیا تھا"...... لارڈنا نے کہا۔

" مجھے افسوس ہے کہ سارکنی کو قتل کر دیا گیا ہے لیکن سارکنی کی لاش سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسے قتل ہوئے کافی وقت گزر چکا ہے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ مجھے شدید دکھ ہوا ہے"۔ لارڈنا نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا اور پھر ڈھیلے ہاتھوں سے اس نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ سارکنی کو کیوں ہلاک کیا گیا ہے"۔ لارڈنا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ ویری بیڈ۔ میں تو واقعی مارا جاتا۔

ی بیڈ"...... لارڈنا نے خودکلامی کے انداز میں کہا اور اس کے تھ ہی وہ اٹھ کر دوڑتا ہوا واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا ہوا باس"...... جوائے جو اسی مشین کے سامنے کھڑا تھا ڈنا کو اس طرح دوڑ کر آتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

" سارکنی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب میری سمجھ میں کرنل ڈیوڈ بات آئی ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی طرح معلوم ہو گیا کہ رکنی یہاں آ رہی ہے اور انہوں نے سارکنی کو ہلاک کر دیا۔ اب ینا ان کی کوئی عورت سارکنی کے روپ میں یہاں آ رہی ہو گی جس علم جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز کو بھی ہو گیا اور انہوں نے معبد کے د محاصرہ کر لیا تاکہ انہیں ختم کیا جا سکے"...... لارڈنا نے تجزیہ تے ہوئے کہا۔

" آپ کا تجزیہ درست ہے باس۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ آپ کا ر میرا تو لازماً کورٹ مارشل ہو جائے گا کہ ہم نے کیوں سارکنی کو ہاں آنے کی اجازت دی"...... جوائے نے پریشان ہوتے ہوئے ہا۔

" اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کو خود ختم کر یں۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے ان کے لئے یہ ٹریپ بچھایا تھا"...... لارڈنا نے کہا۔

" لیکن یہ سب کیسے ہو گا۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو ہم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے"...... جوائے نے کہا۔

"یقیناً ان ایجنٹوں نے سار کنی سے میری ذاتی فریکونسی اور اس کی ذاتی فریکونسی معلوم کر لی ہو گی تاکہ معبد میں داخل ہونے سے پہلے مجھ سے رابطہ کر سکیں۔ میں ان سے رابطے کی کوشش کرتا ہوں"۔ لارڈنا نے کہا۔

"لیکن باس۔ آپ ان سے کیا کہیں گے"...... جوائے نے کہا۔

"میں انہیں دوسرے راستے سے اندر لاؤں گا اور پھر ہم انہیں ہلاک کر دیں گے"...... لارڈنا نے کہا۔

"آپ کی تجویز بے حد شاندار ہے باس۔ اس طرح دونوں ایجنسیاں وہاں انتظار ہی کرتی رہ جائیں گی جبکہ ہم میدان مار لیں گے اور پھر ہمیں ترقیاں بھی ملیں گی اور انعامات بھی"...... جوائے نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو لارڈنا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دوبارہ اپنے آفس میں آ گیا۔ اس نے الماری سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر سار کنی کی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ لارڈنا کالنگ سار کنی۔ اوور"...... لارڈنا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سار کنی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد سار کنی کی آواز سنائی دی تو لارڈنا نے حیرت بھرے انداز میں ٹرانسمیٹر کو دیکھنا شروع کر دیا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ کیا واقعی سار کنی کی جگہ کوئی اور بول رہا ہے لیکن دوسرے لمحے اس کی چھٹی حس جاگ

اٹھی۔ وہ چونکہ تربیت یافتہ تھا اس لئے فوراً ہی اس کے ذہن میں خیال آیا کہ بولنے والی سار کنی کے لہجے اور آواز کی نقل کر رہی ہے۔

"سار کنی تم کہاں ہو۔ اوور"...... لارڈنا نے کہا۔

"میں معبد کی طرف آ رہی ہوں۔ کیوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سنو سار کنی۔ تمہاری یہاں آمد کا علم جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز کو ہو چکا ہے۔ انہوں نے معبد کے گرد گھیراؤ کر لیا ہے اور وہ تمہیں پکڑنا چاہتے ہیں تاکہ میرا کورٹ مارشل ہو سکے۔ اوور"...... لارڈنا نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر میں واپس چلی جاتی ہوں۔ اوور"۔ سار کنی نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی تمہارے بغیر اب نہیں رہ سکتا۔ تم ایسا کرو کہ معبد والے راستے کی طرف سے آنے کی بجائے مشرق کی طرف چلی جاؤ۔ اس طرف بھی ایک پرانی کھنڈر نما عمارت موجود ہے جہاں ایک تہہ خانہ موجود ہے۔ تم اس تہہ خانے میں اتر جانا اور پھر دائیں سمت کی دیوار پر آہستہ سے تین بار ہاتھ مارو گی تو دیوار ہٹ جائے گی اور ایک سرنگ تمہیں نظر آئے گی۔ تم اس سرنگ میں داخل ہو جانا اس طرح تم سیدھی میرے پاس پہنچ جاؤ گی اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی۔ میں دیوار کا نظام ایڈجسٹ کر دوں گا۔ اوور"۔ لارڈنا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں پہنچ جاؤں گی ۔ اوور" .... سارکنی نے کہا۔
لارڈنا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس الماری پر
رکھا اور پھر تیزی سے مڑ کر آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔

"جوائے ۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو فورتھ دے کے بارے
میں بتا دیا ہے ۔ تم اب اسے چیک کرو اور پھر جیسے ہی یہ لوگ اندر
داخل ہوں تم ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دینا ۔ اس
کے بعد ہم سرنگ میں جا کر انہیں ہلاک کر دیں گے" .... لارڈنا نے
کہا۔

"او کے باس ۔ لیکن کیا پاکیشیائی ایجنٹوں کو شک تو نہیں پڑا"
جوائے نے کہا۔

"شک ۔ الٹا میرا دماغ سن ہو گیا ہے کیونکہ ان لوگوں نے
سارکنی کی آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل کی ہے کہ میں تو
حیران رہ گیا ۔ اگر مجھے پہلے سے معلوم نہ ہوتا کہ سارکنی ہلاک ہو چکی
ہے تو میں کبھی یقین نہ کرتا کہ یہ سارکنی کی بجائے کوئی اور بول رہا
ہے" .... لارڈنا نے جواب دیا۔

"ایجنٹ ایسے ہی ہوتے ہیں باس" .... جوائے نے کہا ۔ اس
دوران وہ مسلسل مشین کو ایڈجسٹ کرتا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد
جب سکرین پر ایک منظر ابھرا تو اس نے ہاتھ ہٹائے ۔ سکرین پر
اونچی نیچی چٹانوں سے بھرا ایک وسیع و عریض میدان نظر آ رہا تھا جس
میں ایک ٹوٹی پھوٹی کھنڈر نما عمارت بھی نظر آ رہی تھی۔

"اس میدان کو سائیڈوں سے چیک کرو تاکہ ہم آنے والوں کی
نقل و حرکت کو بھی بخوبی دیکھ سکیں" .... لارڈنا نے کہا تو جوائے
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد منظر اس طرح نظر آنے
لگا جیسے کیمرہ اوپر کافی بلندی پر موجود ہو ۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد
ایک جھنڈ سے کچھ افراد انتہائی محتاط انداز میں جھاڑیوں کی اوٹ لے
کر اس عمارت کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے ۔ گو یہ سب اونچی
جھاڑیوں کی اوٹ لے کر چل رہے تھے لیکن سیٹلائٹ کی وجہ سے وہ
سکرین پر صاف دکھائی دے رہے تھے ۔ یہ چار مرد اور دو عورتیں
تھیں ۔ دو مردوں نے سیاہ رنگ کے بیگ اٹھائے ہوئے تھا۔

"یہ جو لڑکی سائیڈ پر جا رہی ہے اسے کلوز اپ میں لے آؤ" ۔ لارڈنا
نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوائے نے مشین کو
آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے وہ لڑکی سکرین پر اکیلی نظر
آنے لگی تو لارڈنا کے ساتھ ساتھ جوائے بھی بے اختیار اچھل پڑا
کیونکہ وہ لڑکی سارکنی تھی۔

"سارکنی ۔ اوہ ۔ کیا اس لڑکی نے سارکنی کا میک اپ کر رکھا
ہے ۔ ویری بیڈ ۔ یہ لوگ تو واقعی انتہائی خطرناک ہیں" .... لارڈنا
نے کہا۔

"حیرت ہے باس ۔ اس قدر کامیاب میک اپ کا تو تصور بھی
نہیں کیا جا سکتا" .... جوائے نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال ان کی موت انہیں یہاں لے آئی ہے ۔ تم تمام

انتظامات مکمل کر لو میں یہاں انہیں چیک کر رہا ہوں"...... لارڈنا نے کہا۔

"یس باس"...... جوائے کہا اور تیزی سے سائیڈ پر موجود ایک اور کمرے کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا گروپ اب عمارت تک پہنچ چکا تھا اور پھر وہ لوگ بڑے محتاط انداز میں عمارت میں داخل ہوئے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں خدشہ ہو کہ یہاں ان کے دشمن چھپے ہوئے ہیں۔ اسی لمحے جوائے اس کمرے سے باہر آ گیا۔

"میں نے انتظام کر لیا ہے باس۔ کہاں پہنچے ہیں یہ لوگ"۔ جوائے نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"عمارت میں داخل ہو رہے ہیں"...... لارڈنا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ اس نقلی سارکنی کو تہہ خانے میں اتار رہے ہیں"۔ لارڈنا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ انہیں خطرہ ہو گا کہ انہیں ہم اندر سے چیک نہ کر رہے ہوں۔ لیکن جب دیوار ہٹ جائے گی تو پھر یہ سب اندر آ جائیں گے"...... جوائے نے کہا تو لارڈنا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سارکنی تہہ خانے میں اتر چکی تھی جبکہ اس کے ساتھی وہیں باہر رہ گئے تھے۔ پھر سارکنی نے دیوار پر تین بار آہستہ سے ہاتھ مارا تو دیوار ہٹ گئی اور سارکنی نے واپس آ کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب ایک ایک کر کے تہہ خانے میں اتر گئے اور پھر وہ سب قطار بنا کر اس

سرنگ میں داخل ہو گئے تو جوائے نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو اب سرنگ واضح طور پر سکرین پر نظر آنے لگی۔ ان سب کے سرنگ میں داخل ہوتے ہی عقبی طرف ایک بار پھر دیوار برابر ہو گئی اور وہ سب اس سرنگ میں چلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

"گیس فائر کر دو"...... لارڈنا نے کہا تو جوائے نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ سرنگ میں ایک لمحے کے لئے تیز روشنی ہوئی اور پھر بجھ گئی لیکن اس کے ساتھ ہی پاکیشیائی ایجنٹ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح فرش پر گرتے چلے گئے۔

"ویری گڈ۔ اب یہ کریڈٹ ہمیں مل جائے گا۔ آؤ۔ انہیں لاشوں میں تبدیل کر دیں"...... لارڈنا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ اگر ہم سے پوچھا گیا کہ یہ لوگ سرنگ کے اندر کیسے پہنچ گئے تو پھر"...... جوائے نے کہا تو لارڈنا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ یہ سوچنے کی بات ہے۔ ٹھیک ہے انہیں اس بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر اوپر جنگل کے اندر ڈال دیتے ہیں اور پھر انہیں وہاں ہلاک کر دیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ دونوں ایجنسیز کو دھوکہ دے کر جنگل میں داخل ہو گئے تھے جہاں ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور اس طرح دونوں ایجنسیوں پر ہماری برتری بھی ثابت ہو جائے گی"...... لارڈنا نے کہا۔

"انہیں۔ سرنگ میں ہی ہلاک کر کے جنگل میں ان کی لاشیں ڈال دی جائیں"...... جوائے نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح یہاں خون کے دھبے ہوں گے جنگل میں نہیں ہوں گے اس لئے انہیں جنگل میں ہی ہلاک ہونا چاہئے"...... لارڈنا نے کہا۔

"یس باس۔ آپ واقعی بے حد گہرائی میں سوچتے ہیں"۔ جوائے نے کہا۔

"تم سیکورٹی کو کال کر کے انہیں کہہ دو کہ انہیں اٹھا کر اوپرین راستے سے باہر جنگل میں پہنچا دیں اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا"...... لارڈنا نے کہا۔

"یس باس"...... جوائے نے کہا تو لارڈنا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر واپس اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مشرقی سمت میں بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ تو جنگل کی سائیڈ سے ہو کر دوبارہ معبد کی طرف جانے کا پروگرام بنائے ہوئے تھے لیکن پھر اچانک لارڈنا کی ٹرانسمیٹر کال آ گئی اور اس نے انہیں کہا کہ چونکہ جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز دونوں معبد کو گھیرے ہوئے ہیں اس لئے سارکنی اب دوسرے راستے سے اندر آئے اور یہ وہی راستہ تھا جس کی طرف اب وہ بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"حیرت ہے عمران صاحب۔ بعض اوقات کیسے اتفاقات ہوتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیسے اتفاقات"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ دیکھیں کہ ہم کس قدر پریشان تھے لیکن قدرت نے خود بخود جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز سے بچ کر لیبارٹری میں داخل ہونے کا راستہ کھول دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر کے پاس اس قدر جدید ترین مشینری موجود ہے کہ وہ معبد سے کافی فاصلے پر موجود جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز کے آدمیوں کو چیک کر سکتا ہے تو پھر وہ یہاں پر ہمیں بھی لازماً چیک کر لے گا اور ظاہر ہے ان کا تو خیال ہے کہ سار کنی اکیلی آرہی ہے لیکن جب وہ پورے گروپ کو دیکھے گا تو پھر کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ پھر کیا کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔ عمران کی بات سن کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں بہرحال انتہائی محتاط رہنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم چیک ہو چکے ہیں"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ لوگ جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز کو چیک کر سکتے ہیں تو لامحالہ ہمیں بھی ساتھ ہی انہوں نے چیک کیا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن پھر انہوں نے ہمیں ڈھیل کیوں دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ سار کنی کی وجہ سے خاموش ہوں۔ ان کا خیال

ہو کہ ہم لوگ سار کنی کو حفاظت سے پہنچانے کے لئے ساتھ آرہے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ لارڈنا چیف سیکورٹی آفیسر ہے۔ وہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے اصل حقیقت کا علم ہو چکا ہے لیکن وہ خود کریڈٹ حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس طرف بلا رہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہم پر جو وار بھی ہو گا وہ لیبارٹری کے اندر ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"یہاں ہمیں ہلاک کر کے وہ کریڈٹ نہیں لے سکیں گے بلکہ فائرنگ یا کوئی ریز فائر ہوتے ہی آواز بلیک فائٹرز اور جی پی فائیو تک پہنچ جائے گی اور وہ لوگ ہماری لاشیں لے اڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس طرح تو وہ ہمیں پہلے بے ہوش کریں گے اور پھر فائرنگ کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور چونکہ اس پورے مشن کے دوران ہم ایک بار بھی بے ہوش نہیں ہوئے اس لئے میرا تو نشہ ٹوٹ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے بے ہوشی سے بچنے کی جو گولیاں کھائی تھیں وہ کب کام آئیں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" یہ گولیاں ڈبل کام کرتی ہیں ۔ بے ہوشی سے بچنے کا بھی اور مفلوج ہونے سے بچنے کا بھی ۔ اچھا ہوا ساری باتیں ابھی واضح ہو گئیں ۔ صفدر تمہارے پاس شیشی ہے دو گولیاں خود بھی نگل لو اور دو دو باقی ساتھیوں کو بھی دے دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب گولیاں نگل چکے تھے ۔ اب وہ پرانی سی ٹوٹی پھوٹی عمارت کے قریب پہنچ چکے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے قریب پہنچ کر رک گئے ۔

" انتہائی احتیاط سے اندر جانا ہو گا ۔ ہو سکتا ہے کہ اندر ہمارے لئے جال بچھایا گیا ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ کر عمارت میں داخل ہو گیا لیکن اندر داخل ہوتے ہی اسے احساس ہو گیا کہ عمارت خالی پڑی ہوئی ہے ۔

" یہ عمارت تو خالی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا ۔

" ہاں ۔ لیکن تہہ خانے میں پہلے صالحہ اکیلی جائے گی ۔ ہو سکتا ہے کہ تہہ خانے میں کوئی ٹیلی ویو نصب ہو"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ سب اس تہہ خانے کے قریب رک گئے ۔ صالحہ آگے بڑھ کر تہہ خانے میں اتر گئی ۔ اس نے دائیں دیوار پر تین بار ہاتھ مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے ہٹ کر دونوں اطراف میں غائب ہو گئی اور سامنے ایک سرنگ نظر آنے لگی ۔

" دیوار ہٹ گئی ہے"...... تہہ خانے سے صالحہ کی آواز سنائی دی تو عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے چند لمحوں تک تہہ خانے کا جائزہ لیا

اور اس کے بعد اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے وہ تہہ خانے میں اتر گیا ۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تہہ خانے میں اتر گئے ۔

" میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ خطرہ اس سرنگ کے اندر ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس سرنگ کا جائزہ لینا شروع کر دیا ۔

" اوہ ۔ اس چھت پر ریز پوائنٹ موجود ہیں ۔ ہوشیار رہنا ۔ جیسے ہی ریز پوائنٹ سے ریز ہم پر فائر ہوں ہم سب نے بے ہوش ہو جانا ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا ۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے اور ان کے عقب میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی اور سرنگ میں اندھیرا سا چھا گیا لیکن وہ ابھی چند قدم ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک چھت سے تیز روشنی ان پر پڑی ۔

" اوہ ۔ یہ تو توانائی سلب کرنے والی ریز ہیں ۔ اس طرح گرو جیسے اچانک تمہاری توانائی ختم ہو گئی ہو لیکن تم رہو گے ہوش میں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح نیچے گرنے لگا جیسے ریت کا بورا خالی ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ سب ٹیڑھے میڑھے انداز میں سرنگ کے آغاز میں پڑے ہوئے تھے ۔

" اگر انہوں نے آتے ہی فائر کھول دیا تو پھر"...... صفدر نے آہستہ سے کہا ۔

"اگر انہوں نے ایسا کرنا ہوتا تو پھر سرنگ میں ہی یہ سسٹم نصب کر سکتے تھے۔ بہرحال پھر بھی ہوشیار رہنا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سرنگ میں دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ان سب کے اعصاب تن سے گئے۔ ان سب کے ہاتھ ان کی جیبوں میں تھے جن میں مشین پسٹلز موجود تھے۔ چند لمحوں بعد سات افراد دوڑتے ہوئے نظر آئے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ دیکھ اطمینان ہو گیا کہ ان سب کی مشین گنیں ان کے کندھوں پر تھیں۔

"انہیں اٹھاؤ۔ ہم نے انہیں یہاں سے اندرونی پوائنٹ سے باہر جنگل میں لے جا کر ہلاک کرنا ہے۔ اٹھاؤ انہیں"...... سب سے آگے آنے والے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ سب آگے بڑھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر کاندھوں پر ڈال لیا اور پھر وہ سب مڑ کر سرنگ میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ سرنگ کا اختتام ایک بڑے کمرے میں ہوا جہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔

"انہیں یہیں ڈال دو۔ باس نے انہیں یہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... وہاں پہلے سے موجود ایک آدمی نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہیں فرش پر ڈال دیا گیا اور انہیں لے آنے والے تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلے گئے۔ چند لمحوں بعد سامنے موجود دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ بڑے فاخرانہ

انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جس کے خالی ہاتھ تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہیں وہ پاکیشیائی جنہیں اس قدر اہمیت دی جا رہی تھی"...... آنے والے نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ نے فیصلہ کیوں بدل دیا۔ اس طرح تو خون کے دھبے جنگل میں نظر نہیں آئیں گے"...... پیچھے آنے والے نوجوان نے کہا۔

"میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا جوائے"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ سسٹم ریز فائر ہونے کے بعد کوئی رسک ہو ہی نہیں۔ اب تو یہ کئی گھنٹوں تک حرکت ہی نہ کر سکیں گے"...... جوائے نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ درست ہے۔ ان کی لاشیں جنگل میں ڈالی جائیں گی"...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ ان کی چیخوں سے گونج اٹھا اور پلک جھپکنے میں عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے بلکہ وہاں پہلے سے موجود افراد اور جوائے تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ باس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر نیچے گری اور وہ اس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے

اس کی بینائی چلی گئی ہو۔ دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا نیچے گر گیا۔ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران جس نے اسے پہلے ضرب لگا کر گرایا تھا اس نے ایک اور بھرپور ضرب لگائی تو اس کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ ساکت ہو گیا۔

" میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں۔ تم جاؤ اور سب کا خاتمہ کر دو"....... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے باس اور اس کے ساتھی آئے تھے۔ باس کے ہاتھوں سے نکلنے والی مشین گن تنویر نے جھپٹ لی تھی۔ عمران نے جھک کر اس باس کی بیلٹ کھولی اور پھر اس کو پشت کے بل لٹا کر اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دیئے۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ لارڈنا ہی ہے چیف سکیورٹی آفیسر۔ ایک بار تو اس نے جھک کر اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لانے کا ارادہ کیا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل گیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

" عمران صاحب۔ یہ لیبارٹری نہیں بلکہ سکیورٹی ونگ ہے۔ یہاں موجود افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اسے اٹھاؤ۔ اب یہ خود ہمیں لیبارٹری کا راستہ بتائے گا"....... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے باس کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔

کرنل ڈیوڈ پہاڑی غار میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔

" آٹھ بج چکے ہیں لیکن کیپٹن روسلہ کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آ رہی۔ آخر کیا ہو رہا ہے"....... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا کیونکہ اب مزید انتظار اس کی برداشت سے باہر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا کیونکہ فریکونسی وہ اس پر پہلے ہی ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"....... کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس چیف۔ میں کیپٹن روسلہ بول رہا ہوں۔ اوور"۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن روسلہ کی آواز سنائی دی۔

" کیا کر رہے ہو تم۔ ابھی تک تم نے رپورٹ نہیں دی۔

اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ابھی تک یہاں کوئی نہیں آیا۔ ہم سب انتظار کر رہے ہیں۔ اوور"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"لیکن انہوں نے تو آٹھ بجے آنا تھا۔ اب تو ساڑھے آٹھ بج رہے ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن یہاں کوئی نہیں آیا۔ اوور"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"کیپٹن۔ تم غافل تو نہیں ہو گئے تھے۔ وہ تو بدروحیں ہیں شیطان ہیں تمہاری معمولی سی غفلت سے وہ اپنا کام کر جائیں گے۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہم مسلسل معبد اور اس کے اردگرد کے علاقے کی نگرانی کر رہے ہیں جناب اور ایک لمحے کے لئے بھی غافل نہیں ہوئے اور نہ ہی ادھر کوئی آیا ہے۔ ہر طرف مکمل خاموشی ہے۔ اوور"...... کیپٹن روسلہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دیر سے آئیں۔ تم بہرحال محتاط اور ہوشیار رہنا۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"وہ کیوں نہیں آئے۔ آخر کیا وجہ ہے۔ انہیں ہماری پلاننگ کا علم تو نہیں ہو گیا"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اٹھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک وہ بے چینی

سے ٹہلتا رہا۔

"اب تک نہیں آئے تو اب نہیں آئیں گے۔ انہیں لازماً اطلاع مل گئی ہو گی"...... کرنل ڈیوڈ نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ابھی ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن روسلہ کالنگ۔ اوور"...... کیپٹن روسلہ کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"باس۔ ہمارے عقب میں بلیک فائٹرز کے لوگ موجود تھے وہ بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے انتظار میں تھے۔ اب سے تھوڑی دیر پہلے اچانک دو ہیلی کاپٹر آ کر ہمارے عقب میں اترے تو ہم سب حیران رہ گئے۔ ہم نے دوربین سے چیکنگ کی تو وہاں بلیک فائٹرز کے لوگ موجود تھے۔ وہ سب ہیلی کاپٹروں میں سوار ہو رہے تھے اور پھر ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہیلی کاپٹرز پر سوار ہو کر واپس پہاڑیوں کی طرف چلے گئے ہیں۔ اوور"...... کیپٹن روسلہ نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بھی ہماری طرح ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے منتظر تھے اور اگر وہ آجاتے تو لامحالہ یہ حملہ کر کے ان کے ساتھ تمہیں بھی ہلاک کر دیتے۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے۔ تم بھی واپس آجاؤ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" باس ۔ میرا خیال ہے کہ سیکورٹی چیف لارڈنا سے براہ راست بات کی جائے ۔ کچھ نہ کچھ بہرحال گڑبڑ ہوئی ہے ۔ اوور "....... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم آجاؤ پھر بات کرتے ہیں ۔ اوور اینڈ آل "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ بلیک فائٹرز تو ہمارے پیچھے ہی پڑ گئی ہے ۔ اس کا کوئی علاج کرنا ہی پڑے گا "....... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کیپٹن روسلہ غار میں داخل ہوا اور اس نے کرنل ڈیوڈ کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" بیٹھو اور تفصیل سے رپورٹ دو "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن روسلہ نے شروع سے آخر تک تفصیلی رپورٹ بتا دی لیکن اس رپورٹ کا لب لباب وہی تھا جو وہ پہلے ٹرانسمیٹر پر بتا چکا تھا۔

" تو تمہیں ہیلی کاپٹروں کے اترنے سے پہلے یہ علم نہ تھا کہ تمہارے عقب میں بلیک فائٹرز موجود ہے "....... کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

" نہیں جناب ۔ وہ ہم سے تقریباً تین سو گز پیچھے تھے اور ہمارے ذہنوں میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ وہ لوگ بھی وہاں آسکتے ہیں "....... کیپٹن روسلہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ چیف سیکورٹی آفیسر سے بات کراؤ "....... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن روسلہ نے میز پر پڑے ہوئے سیٹلائٹ فون کا رسیور

اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس "....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کیپٹن روسلہ بول رہا ہوں ۔ جی پی فائیو کا کیپٹن روسلہ ۔ چیف سیکورٹی آفیسر سے بات کراؤ "....... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

" یس ۔ لارڈنا بول رہا ہوں "....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ سے بات کریں "....... کیپٹن روسلہ نے کہا اور رسیور کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو ۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں "....... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" جی فرمائیے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ نے اپنی گرل فرینڈ کو لیبارٹری میں داخل ہونے کی اجازت دی تھی ۔ آپ کی اور آپ کی فرینڈ کے درمیان ہونے والی بات چیت ہمارے پاس ٹیپ شدہ موجود ہے حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ یہاں ہنگامی حالات نافذ ہیں ۔ پھر کیوں آپ نے ایسا کیا "....... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" آپ یہ ریکارڈنگ لے جا کر صدر صاحب کو پیش کر دیں ۔ میں براہ راست ان کے سامنے جواب دہ ہوں اور یہ بھی سن لیں کہ صدر

صاحب کی اجازت سے یہ بات ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

" اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے ۔ لیکن پھر آپ کی گرل فرینڈ کیوں نہیں آئی"...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

" میں نے اسے منع کر دیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کب"...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

" جب پہلے بات ہوئی تو اس کے پندرہ منٹ بعد۔ کیوں"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ویری بیڈ ۔ ہم خواہ مخواہ انتظار کرتے رہے"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" اب ہم کب تک یہاں بیٹھے الوؤں کی طرح ان کے آنے کا انتظار کرتے رہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ آپ حکم دیں تو میں تھیونا جا کر انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کروں"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

" کیا وہ تمہیں سڑک پر بیٹھے مل جائیں گے ۔ نانسنس"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سر۔ تھیونا سے جنگل کی طرف آنے والے راستے پر تو پکٹنگ ہو سکتی ہے"...... کیپٹن روسلہ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ہاں ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ ویری گڈ ۔ اس طرح ہم بلیک فائٹرز سے پہلے انہیں مار گرائیں گے ۔ ویری گڈ ۔ تم فوراً اپنے

آدمیوں کو لے کر وہاں پہنچو۔ وہاں ایک چھوٹا سا چیکنگ اسٹیشن بھی بنا ہوا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس سر"...... کیپٹن روسلہ نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" وہ لوگ لازماً آئیں گے ۔ انہوں نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے اس لئے تم ہر وقت انتہائی محتاط اور ہوشیار رہنا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

" اور سنو۔ انہیں ایک لمحے کی بھی رعایت نہیں ملنی چاہئے ۔ فوراً ان پر فائر کھول دینا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" یس باس ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... کیپٹن روسلہ نے کہا اور مڑ کر غار کے دہانے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کرنل گاسٹا پہاڑی غار کے اندر کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی تھی۔ کیپٹن سمتھ کو اس نے آدمیوں سمیت واپس کال کر لیا تھا کیونکہ اب دس بج چکے تھے اس لئے اسے یقین ہو گیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اب کم از کم اس معبد میں نہیں آئیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ ان ایجنٹوں کو کیسے ٹریس کیا جائے لیکن کوئی تجویز اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی۔ اب اسے یہاں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنا حماقت لگ رہا تھا گو اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو بھی وہاں موجود ہیں لیکن اب وہ انہیں نظرانداز کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد غار کے دہانے سے سمتھ اندر داخل ہوا۔

" باس۔ اب کیا کرنا ہوگا"...... سمتھ نے قریب آ کر کہا۔

" گھنٹے سے بیٹھا یہی سوچ رہا ہوں لیکن کوئی تجویز ہی سمجھ نہیں آ رہی"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں تھیونا جا کر انہیں ٹریس کروں"...... سمتھ نے کہا۔

" وہاں دو بار ہم نے انہیں ٹریس کیا اور دونوں بار ہمیں شکست اٹھانا پڑی حتیٰ کہ صدر صاحب کے سامنے بھی شرمندگی کے سوا ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ باس ویری گڈ۔ اب وہ ہم سے نہ چھپ سکیں گے"...... اچانک سمتھ نے اچھلتے ہوئے کہا تو کرنل گاسٹا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

" کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ نانسنس"۔ کرنل گاسٹا نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

" باس۔ ہمارے پاس سیٹلائٹ وائس چیکر تھری ایکس کنڈکٹر موجود ہے۔ اگر ہم اس کا لنک سیٹلائٹ سے کر دیں اور اس میں پاکیشیائی زبان کے الفاظ فیڈ کر کے اسے اوپن کر دیں تو کنڈکٹر کی مخصوص ریز وسیع علاقے میں پھیل جائیں گی اور جیسے ہی یہ لوگ پاکیشیائی زبان میں کوئی لفظ منہ سے نکالیں گے تو کنڈکٹر فوراً ان کی موجودگی ظاہر کر دے گا اور اس طرح ہم انہیں آسانی سے ٹریس کر لیں گے"...... سمتھ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن کیا تمہیں پاکیشیائی زبان آتی ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"مجھے تو نہیں آتی"...... سمتھ نے اس بار ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"پھر کس طرح چیکنگ ہو گی"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"باس۔ اس پاکیشیائی ایجنٹ عمران کا نام فیڈ کر دیتے ہیں۔ کسی نہ کسی وقت اس کا کوئی نہ کوئی ساتھی لازماً اس کا نام لے گا"...... سمتھ نے کہا تو اس بار کرنل گاسٹا خود بھی اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ سمتھ۔ تم نے میرے اندر روح پھونک دی ہے۔ کہاں ہے یہ کنڈکٹر"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یہیں موجود ہے۔ میں چونکہ ساتھ ٹاپ ایمرجنسی بیگ لے آیا تھا اور یہ اس میں موجود ہے۔ لیکن اس بارے میں میرے ذہن میں اچانک خیال آ گیا۔ میں لے آتا ہوں"...... سمتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے چار آدمی ایک بڑی سی مشین کو اٹھائے اندر داخل ہوئے جبکہ سمتھ کے ہاتھ میں ایک بڑا بریف کیس تھا۔

"یہ اتنی بڑی مشین۔ تم تو ایمرجنسی بیگ کی بات کر رہے تھے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"جناب۔ یہ اس کنڈکٹر کا مانیٹر ہے۔ کنڈکٹر تو اس بیگ میں ہے"...... سمتھ نے جواب دیا اور پھر اس نے غار کے ایک کونے میں موجود میز پر مشین رکھ دی اور وہ چاروں شخص واپس چلے گئے۔

ن نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک آلہ نکالا اور اسے اس مشین کے عقب میں نصب کر کے اس نے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین کی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ کرنل گاسٹا خاموش بیٹھا سب کچھ دیکھ رہا تھا اور اچانک مشین پر ایس ایس کے حروف ابھر آئے۔

"اس کا مطلب ہے باس کہ کنڈکٹر کا رابطہ سیٹلائٹ سے ہو گیا ہے"...... سمتھ نے کہا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر ایک نقشہ سا پھیلتا چلا گیا۔

"یہ تھیونا اور اس کے گرد و نواح کا نقشہ ہے باس"...... سمتھ نے کہا تو کرنل گاسٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد سمتھ نے مشین کی سائیڈ سے ایک مائیک نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"عمران"...... سمتھ نے کہا اور مسلسل یہ نام بولتا چلا گیا۔ اچانک مشین پر ایف کا حرف ابھرا تو سمتھ نے مائیک آف کر کے اسے واپس مشین میں ہک سے لٹکا دیا اور پھر مشین کا ایک بڑا ہینڈل اس نے جھٹکے سے نیچے کر دیا۔

"باس۔ اب ہمیں انتظار کرنا پڑے گا۔ نجانے وہ لوگ کب یہ نام ادا کریں"...... سمتھ نے مڑ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کی رینج پورے تھیونا تک ہے"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ان پہاڑیوں اور اس سے ملحقہ علاقے تک۔ تقریباً

بیس کلومیٹر کے دائرے میں"....... سمتھ نے جواب دیا۔

" لیکن سیٹلائٹ سے تو پورے تھیونا کو بھی ٹارگٹ بنایا جا سکتا ہے"....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" نہیں جناب۔ کنڈ کٹر کی اپنی رینج اتنی ہے اور بغیر سیٹلائٹ کے اس کی رینج صرف سو گز رہ جاتی ہے"....... سمتھ نے جواب دیا۔

" پھر تو جب یہ لوگ یہاں پہنچیں گے تب ہی ان کی نشاندہی ہو گی"....... کرنل گاسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ سمتھ کوئی جواب دیتا مشین سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور سمتھ بے اختیار اٹھ کر مشین کی طرف دوڑ پڑا۔ کرنل گاسٹا بھی چونک کر مشین کو دیکھنے لگا۔ اب سکرین پر سرخ رنگ کا بڑا سا نقطہ ایک جگہ تیزی سے جلتا بجھتا دکھائی دے رہا تھا۔

" باس۔ باس۔ یہ لوگ جنگل کے اندر موجود ہیں۔ کنڈ کٹر کاشن دے رہا ہے"....... سمتھ نے قریب جا کر سکرین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" جنگل میں۔ کون سے جنگل میں"....... کرنل گاسٹا نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔

" اسی جنگل میں باس۔ جس میں لیبارٹری ہے"....... سمتھ نے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہ جنگل میں بھی پہنچ گئے۔ ویری بیڈ"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

" باس۔ جنگل میں تو لیبارٹری کے انتہائی خفیہ حفاظتی انتظامات ہیں اس کے باوجود وہ جنگل میں موجود ہیں"....... سمتھ نے کہا۔

" جلدی کرو۔ ہمیں جنگل کو گھیرنا ہے۔ جلدی کرو"....... کرنل نے کہا۔

" جناب۔ ہم وہاں کے سائنسی انتظامات کی زد میں آ سکتے ہیں۔ پہلے مجھے چیف سیکورٹی آفیسر سے بات کرنا ہو گی کہ یہ لوگ جنگل میں کیسے پہنچ گئے اور وہاں کے انتظامات کا کیا ہوا"....... سمتھ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے ایک طرف میز پر رکھے ہوئے سیٹلائٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس "....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" بلیک فائٹرز کے چیف کرنل گاسٹا چیف سیکورٹی آفیسر لارڈنا سے بات کرنا چاہتے ہیں"....... سمتھ نے فون سیکرٹری کے انداز میں کہا۔

" کراؤ بات۔ میں لارڈنا بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو سمتھ نے رسیور کرنل گاسٹا کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو۔ کرنل گاسٹا بول رہا ہوں"....... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" جی فرمائیے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ کی لیبارٹری کے اوپر جنگل میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ کیوں انہیں چیک نہیں کیا گیا"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کو کس نے اطلاع دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ اس بات کو چھوڑیں۔ جو میں نے پوچھا ہے اس کے بارے میں بتائیں"...... کرنل گاسٹا نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو غلط اطلاع دی گئی ہے۔ جنگل میں اگر کوئی چڑیا بھی داخل ہو تو ہمیں اس کا علم ہو جاتا ہے اور ہم اندر بیٹھے بیٹھے اسے ہلاک کر سکتے ہیں اور ہم یہ نگرانی چوبیس گھنٹے کرتے رہتے ہیں اور ابھی تک کوئی انسان جنگل میں داخل نہیں ہوا"...... لارڈنا نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے"...... کرنل گاسٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس۔ میں پورے یقین سے بات کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بااعتماد لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے"...... کرنل گاسٹا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا کنڈکٹر غلط کاشن دے رہا ہے"...... کرنل گاسٹا نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ سیٹلائٹ کنڈکٹر غلط کاشن دے ہی نہیں سکتا لارڈنا جھوٹ بول رہا ہے"...... سمتھ نے لارڈنا سے بھی زیادہ اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر اب کیا کیا جائے"...... کرنل گاسٹا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہم جنگل کے چاروں طرف اپنے آدمی پھیلا دیتے ہیں۔ یہ لوگ کسی نہ کسی طرف سے تو جنگل سے باہر نکلیں گے اور ہم انہیں چھاپ لیں گے"...... سمتھ نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح جی پی فائیو کو علم ہو جائے گا اور میں چاہتا ہوں کہ جی پی فائیو کو علم نہ ہو سکے اور ہم انہیں ہلاک کر دیں"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"تو پھر ایک ہی صورت ہے باس کہ ہم یہاں نگرانی کرنے کی بجائے تھیونا میں داخل ہونے والے راستے کے قریب پکٹنگ کر لیں یہ لوگ بہرحال تھیونا ہی جائیں گے"...... سمتھ نے کہا۔

"اس کنڈکٹر کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں اور وہاں تھیونا میں اسے ایڈجسٹ کر دیتے ہیں تاکہ وہ جس راستے سے بھی تھیونا میں داخل ہوں انہیں چیک کیا جا سکے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یہ اور بھی اچھا ہے۔ اس طرح جی پی فائیو مکمل طور پر ہماری طرف سے مطمئن ہو جائے گی کہ ہم واپس جا چکے ہیں"...... سمتھ نے کہا۔

"اوکے۔ چلو تیاری کرو۔ لیکن اگر یہ لوگ واپس نہ جا سکے اور یہیں ہلاک ہو گئے تب"...... کرنل گاسٹا نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اچانک اسے اس بات کا خیال آگیا ہو۔

"سر۔ جو لوگ اس طرح جنگل میں داخل ہو سکتے ہیں کہ نہ ہی جی پی فائیو کو اس کا علم ہو اور نہ ہمیں اور نہ ہی اب تک لارڈنا کو پتہ چل سکا ہے لہذا یہ لوگ آسانی سے ان میں سے کسی کے قابو میں نہیں آسکتے اور لیبارٹری میں داخل ہونے والے راستے چونکہ اندر سے ہی کھلتے ہوں گے اس لئے یہ اندر تو داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ وہاں فائرنگ یا بم بھی نہیں مار سکتے کیونکہ اس طرح یہ فوراً چیک ہو جائیں گے اس لئے لامحالہ یہ واپس تھیونا پہنچیں گے تاکہ مزید غور و فکر کر سکیں اور ہم وہاں انہیں چھاپ لیں گے"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ سمتھ کی بات سے ذہنی طور پر متفق ہو چکا تھا۔

عمران نے رسیور رکھا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات بھر آئے تھے۔

"کیا ہوا ہے۔ تم پریشان کیوں ہو گئے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہمیں کسی سائنسی آلہ کے ذریعے چیک کیا گیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ چیکنگ کے نتیجے میں انہیں یہی معلوم ہوا ہے کہ ہم جنگل میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کرنل گاسٹا کے لہجے میں جو اعتماد تھا وہ بتا رہا تھا کہ اسے یقین ہے کہ ہم جنگل میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے"...... جولیا نے کہا۔

"بلیک فائٹرز انتہائی جدید آلات استعمال کر رہی ہے۔ بہرحال ب ہمیں محتاط رہنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا

دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی تھے۔

" کیا رہا "...... عمران نے کہا۔

" ہم نے تمام لیبارٹری میں ٹی ایس تھری نصب کر دیئے ہیں "۔ صفدر نے کہا۔

" اوکے ۔ آؤ اب نکل چلیں "...... عمران نے کہا اور اٹھ کر دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے چیک کر لیا ہے کہ فارمولا وہی ہے جو ہمیں چاہیئے تھا "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے چیک کر لیا ہے "...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور پھر وہ سب آگے بڑھنے لگے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک طویل سرنگ میں بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" عمران صاحب ۔ آپ نئے راستے سے جا رہے ہیں ۔ اس پہلے والے راستے سے واپس کیوں نہیں گئے "...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس نئے راستے کا دہانہ کافی دور جا کر کھلے گا اور ہم نے اب تھیونا نہیں جانا "...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے ۔

" کیوں "...... سب نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے انہیں کرنل گاسٹا کی کال کے متعلق بتا دیا۔

" اوہ ۔ اسے کیسے معلوم ہوا کہ ہم جنگل میں ہیں "...... صفدر

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ جنگل کی بات سن کر میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے "...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" کیا "...... عمران نے پوچھا۔

" انہوں نے یقیناً ہمیں کسی سائنسی آلہ سے چیک کیا ہے اور اس آلے نے نقشے پر ہماری موجودگی کی جہاں نشاندہی کی ہو گی وہ جنگل ہو گا "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ تمہاری نقشے والی بات درست ہے ۔ انہیں کسی بھی ذریعے سے چیک کیا گیا لیکن نقشے پر چونکہ جنگل دکھایا گیا ہے اس لئے انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم جنگل میں موجود ہیں "۔ عمران نے کہا۔

" لیکن کس طرح چیک کیا گیا ہو گا ۔ اگر وہ ہماری باتیں سن سکتے تو پھر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ہم لیبارٹری میں موجود ہیں "...... صفدر نے کہا۔

" انہوں نے میرا نام کمپیوٹر میں فیڈ کیا ہو گا اور تم نے چونکہ یہاں بار بار میرا نام لیا ہے اس لئے کمپیوٹر نے نقشے پر جنگل میں ہماری موجودگی کی نشاندہی کر دی "...... عمران نے کہا۔

" تو پھر اب کیا کرنا ہے ۔ انہوں نے تو لازماً جنگل کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہو گا "...... صالحہ نے کہا۔

" گھیرتے رہیں وہ ۔ ہم جنگل سے کافی فاصلے پر رہیں گے ۔ البتہ تم

میں سے کوئی میرا نام نہیں لے گا اور نہ ہی پاکیشیائی زبان کا کوئی لفظ ادا کرے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سرنگ کے خاتمے پر وہ جہاں سے باہر نکلے وہاں ہر طرف اونچے نیچے پہاڑی ٹیلے تھے۔ پہاڑی چوٹیاں اور جنگل وہاں سے کافی فاصلے پر تھا۔ عمران نے ایک چٹان کی اوٹ سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔

"ہمیں اوپر چوٹی سے بھی چیک کیا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس لئے پرانی کہاوت کے مطابق ہمیں ٹارگٹ کی طرف ہی چلنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹارگٹ کی طرف۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پرانی کہاوت ہے کہ ایک آدمی تیر اندازی کر رہا تھا لیکن اس کا کوئی تیر ٹارگٹ پر نہ لگ رہا تھا۔ البتہ اس کے تیروں نے ارد گرد موجود کئی افراد کو زخمی کر دیا تو ایک آدمی تیروں سے بچنے کے لئے اس ٹارگٹ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اس لئے ہمیں کہیں اور جانے کی بجائے سیدھا اس پہاڑی کی چوٹی کی طرف جانا ہو گا تاکہ ان سے بچا جا سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ادھر جی پی فائیو بھی موجود ہے اس لئے ہمیں مزید محتاط رہنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں گھوم کر ان کے عقب میں جانا چاہئے۔ اس طرح ہم زیادہ محفوظ رہیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ تم لیبارٹری کو فوراً اڑا دو۔ اس سے جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز دونوں اس دھماکے کے چکر میں پڑ جائیں گے اور اس طرح ہم آسانی سے انہیں مارک کر کے اپنا راستہ بنا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا کی بات درست ہے"...... تنویر جو اب تک خاموش تھا نے جولیا کی بات کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا کی بات واقعی درست ہے"...... صفدر نے بھی جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن دھماکہ ہوتے ہی یہاں فوج پہنچ جائے گی اور پھر ہمارا یہاں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا اس لئے ہم دھماکہ اس وقت کریں گے جب ہم کسی محفوظ مقام پر پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ اسی طرح چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے پہاڑی چوٹی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لیکن باوجود کوشش کے انہیں وہاں کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت نظر نہ آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چوٹی پر پہنچ گئے۔

"یہاں تو کوئی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لوگ واپس چلے گئے ہیں"...... صفدر نے

کہا۔

" مجھے تو جی پی فائیو کی نقل و حرکت بھی نظر نہیں آ رہی ۔ یہ سب کیا ہوا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ کرنل ڈیوڈ۔ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

" یس ۔ کرنل ڈیوڈ ۔ چیف آف جی پی فائیو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

" پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں ۔ اوور"...... عمران نے ملٹری سیکرٹری کے لہجے میں کہا۔

" یس ۔ کرائیں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ اوور"...... عمران نے اس بار صدر اسرائیل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی نرم لیکن کسی حد تک خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کی کیا پوزیشن ہے اور آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" سر۔ ہم تھیونا کے جنگل میں زیر زمین لیبارٹری کی نگرانی کر رہے ہیں ۔ جی پی فائیو کے آدمیوں نے جنگل کو چاروں طرف سے

یرا ہوا ہے ۔ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچیں گے ہم ان کا اتمہ کر دیں گے ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" کیا آپ کو یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہو چکا ہے اور وہ لوگ یہاں آئیں گے ۔ اوور"۔ مران نے صدر صاحب کے لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ آپ تو بہتر جانتے ہیں کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح ارگٹ کو ٹریس کر لیتے ہیں اور اس کے علاوہ ہم نے تھیونا سے گل کی طرف آنے والے راستے پر بھی خفیہ پکٹنگ کی ہوئی ہے تا کہ کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" گڈ شو ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ آپ ہی حاصل کریں ۔ یے بلیک فائٹرز کیا کر رہی ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" معلوم نہیں جناب ۔ ہمارے درمیان رابطہ نہیں ہے ۔ اوور"۔ نل ڈیوڈ نے کہا۔

" کرنل گاسٹا کی ٹرانسمیٹر فریکونسی تو آپ کو معلوم ہو گی ۔ اوور"۔ ران نے کہا۔

" یس سر ۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انے فریکونسی بتا دی ۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر

" اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم تھیونا جاتے تو لامحالہ یہ ہمیں

چیک کر لیتے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔ اب کرنل گاسٹا سے بات کرنا ہوگی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈیوڈ کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ ۔ اوور"۔ عمران نے ایک بار پھر ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ کرنل گاسٹا اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ اوور"...... عمران نے اس بار صدر صاحب کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ میں کرنل گاسٹا بول رہا ہوں سر ۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ میں تھیونا میں ہوں ۔ ہم نے یہاں پورے تھیونا میں مکمل چیکنگ کر رکھی ہے ۔ جیسے ہی یہ لوگ ٹریس ہوئے ہم ان پر اٹیک کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے ۔ اوور"...... کرنل گاسٹا نے

کہا۔

"کرنل ڈیوڈ تو جنگل کو گھیرے ہوئے ہے ۔ آپ وہاں نہیں گئے اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ۔ ہم پہاڑوں پر موجود تھے ۔ ہم نے ایک آلہ جسے کنڈکٹر کہا جاتا ہے کو سیٹلائٹ سے لنک کر کے اس کی مخصوص ریز کو پہاڑیوں اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں پھیلا دیا اور اس میں ہم نے عمران کا لفظ فیڈ کر دیا ۔ پھر ہمیں کاشن ملا کہ یہ لفظ تھیونا کے جنگل میں بولا گیا ہے ۔ اس پر ہم نے لیبارٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر لارڈنا سے بات کی تو اس نے بتایا کہ پورے جنگل کو چیک کیا جا رہا ہے ۔ یہ لوگ جنگل میں نہیں ہیں جس پر ہم نے فیصلہ کیا کہ اسی انداز میں انہیں تھیونا میں چیک کیا جائے ۔ چنانچہ ہم وہاں تھیونا سنٹر پہنچ گئے اور ہم نے اب تھیونا اور اس کے ارد گرد کے علاقے کو ان ریز سے کور کیا ہوا ہے اس لئے لامحالہ یہ لوگ چیک ہو جائیں گے اور پھر انہیں ہلاک کرنا ہی رہ جائے گا ۔ اوور"...... کرنل گاسٹا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب آپ کو کاشن ملا تھا کہ یہ جنگل میں ہیں تو پھر آپ نے وہاں کیوں ایکشن نہیں کیا ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ ہمیں معلوم ہے کہ جنگل میں لیبارٹری کی چیکنگ کے انتہائی سخت انتظامات ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ کاشن غلط ہو اور یہ ریز جنگل میں درست کام نہ کرتی ہوں کیونکہ وہاں کی آب و ہوا

درختوں کی وجہ سے مرطوب ہوتی ہے اس لئے ہم تھیونا میں شفٹ ہو گئے ہیں۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔لیکن آپ نے ہر صورت میں کامیابی حاصل کرنی ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب صورت حال واضح ہو گئی ہے۔بہر حال اب ہم نے براہ راست تھیونا نہیں جانا بلکہ پہاڑوں کے عقب میں سفر کرتے ہوئے وہاں سے چکر کاٹ کر تھیونا جانا ہے اور جیسا میں نے پہلے کہا کہ کسی نے میرا نام نہیں لینا"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کرنل گاسٹا کی حالت دیکھنے والی تھی۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے
ہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو بال نوچنے سے باز رکھے ہوئے ہو۔وہ
اس وقت جنگل سے کافی فاصلے پر ایک اونچے ٹیلے پر کھڑا تھا۔سمتھ
ں کے ساتھ تھا۔جنگل اور اس کے ارد گرد کا پورا علاقہ خوفناک
ھماکوں سے تباہ و برباد ہو کر رہ گیا تھا۔کرنل گاسٹا تھیونا میں ہی
ھا کہ دھماکہ ہوا اور یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ تھیونا میں
پنے سنٹر میں بیٹھے ہوئے کرنل گاسٹا کو یوں محسوس ہوا جیسے دھماکہ
ں سنٹر میں ہوا ہو اور پھر جب سمتھ نے اسے اطلاع دی کہ یہ
ماکہ جنگل کے نیچے موجود لیبارٹری میں ہوا ہے اور پوری لیبارٹری
ل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور اس کے ارد گرد موجود جی پی فائیو کے
آدمی شدید زخمی ہوئے ہیں اور کرنل ڈیوڈ جو جنگل کے قریب
غار میں موجود تھا وہ بھی دھماکہ ہوتے ہی باہر نکلا اور پھر

پتھروں کی بارش نے اسے بھی شدید زخمی کر دیا ہے تو وہ ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچا۔ پہلے تو اس نے ہیلی کاپٹر میں رہتے ہوئے جنگل کا راؤنڈ لگایا اور پھر ہیلی کاپٹر کو اس ٹیلے کے قریب اتار کر وہ خود اس ٹیلے پر چڑھ گیا تاکہ فوج کی نقل و حرکت کو چیک کر سکے۔

" یہ بہت برا ہوا ہے۔ بہت برا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ہار گئے ہیں۔ کاشن درست تھا اور اس وقت پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری کے اندر موجود تھے جبکہ ہم سمجھے کہ وہ جنگل میں ہیں"....... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" باس۔ یہ لوگ لامحالہ تل ابیب پہنچیں گے اور پھر وہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ اب بھی انہیں پکڑا جا سکتا ہے"۔ سمتھ نے آہستہ سے کہا۔

" اوہ ہاں۔ فوراً واپس چلو۔ اب یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں"....... کرنل گاسٹا نے ٹیلے سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر تل ابیب کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر کرنل گاسٹا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر سمتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک سمتھ کی جیب سے ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو پائلٹ سمیت سب چونک پڑے۔ سمتھ نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ راکسن کالنگ۔ اوور"....... ایک تیز آواز سنائی دی۔

" یس۔ سمتھ بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ اوور"....... سمتھ نے جواب دیا۔

" باس۔ ہم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو سمتھ کے ساتھ ساتھ کرنل گاسٹا بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیسے۔ کہاں ہیں وہ لوگ۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"....... سمتھ نے چیختے ہوئے کہا۔

" باس۔ میں تھیونا کے شمال مغرب کی طرف موجود تھا کہ اچانک میں نے ایک بس سے دو عورتوں اور چار مردوں کو اترتے ہوئے دیکھا۔ یہ کنٹری سائیڈ بس تھی اور رافا سے آ رہی تھی۔ میں انہیں دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ ان عورتوں اور مردوں کے قد و قامت وہی تھے جو میں پہلے تل ابیب میں چیکنگ کے دوران دیکھ چکا تھا۔ میں نے ان کا تعاقب کیا اور پھر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں کیونکہ وہ انتہائی محتاط تھے اور اپنی نگرانی کو بھی اس انداز میں چیک کر رہے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ افراد ہیں۔ یہ سیدھے تھیونا کے بس ٹرمینل پر پہنچے اور پھر یہ تھیونا جانے والی بس میں سوار ہو گئے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اب کہاں ہیں یہ سب۔ اوور"....... سمتھ نے کہا۔

" تھیونا سے یہ تل ابیب روانہ ہو چکے ہیں۔ میں کار میں ان کا

تعاقب کر رہا ہوں اور کار سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں ۔ اوور "۔ راکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ ہم ہیلی کاپٹر پر پہنچ رہے ہیں ۔ تم احتیاط سے تعاقب جاری رکھو ۔ اوور اینڈ آل "...... سمتھ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس بس کو روکنا ضروری ہے ۔ اگر یہ تل ابیب میں داخل ہو گئے تو ان کو ٹریس کرنا مشکل ہو جائے گا "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" باس ۔ راکسن ان کا تعاقب کر رہا ہے ۔ وہ بے حد محتاط اور تیز آدمی ہے ۔ اگر ہم نے بس کر روکا تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے ہیلی کاپٹر پر ہی قبضہ کر لیں ۔ اگر ہمارے پاس میزائل گن ہوتی تو ہم اس پوری بس کو ہی اڑا دیتے ۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا ۔ جب تک ہم اسلحہ لیں گے یہ لوگ تل ابیب پہنچ جائیں گے "...... سمتھ نے کہا۔

" تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے "...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ۔ ہم ہیلی کاپٹر ان سے پہلے تل ابیب پہنچ سکتے ہیں ۔ یہ لوگ لامحالہ بس ٹرمینل پر ہی اتریں گے ۔ ہم وہاں ان کی نگرانی کر سکتے ہیں اور پھر جیسے ہی یہ لوگ کسی کوٹھی میں پہنچیں گے ہم اسے تباہ کر دیں گے "...... سمتھ نے کہا۔

" نہیں ۔ اب کوٹھی تباہ نہیں کرنی ۔ پہلے بھی یہ تجربہ دو بار ناکام ہو چکا ہے ۔ اب انہیں پہلے بے ہوش کرنا ہے اور پھر اسی بے ہوشی

کے عالم میں ان کا خاتمہ کرنا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم ہیڈ کوارٹر میں جیگر سے کہہ دو کہ وہ کاریں لے کر بس ٹرمینل پر پہنچ جائے ۔ وہ بے حد تیز آدمی ہے "...... کرنل گاسٹا نے کہا تو سمتھ نے ٹرانسمیٹر پر ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر کے اس نے جیگر کو ساری تفصیل بتا کر اسے ہدایات دے کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب بس کو چیک کرنے کی ضرورت نہیں ورنہ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر یہ لوگ ہوشیار ہو جائیں "...... کرنل گاسٹا نے کہا تو سمتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ۔ کرنل گاسٹا اور سمتھ نے سب سے پہلے جیگر کے بارے میں معلوم کیا اور یہ سن کر انہیں اطمینان ہو گیا کہ جیگر چار ساتھیوں سمیت جا چکا ہے ۔ کرنل گاسٹا اب اپنے آفس میں آکر بیٹھ گیا اور پھر ڈیڑھ گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل گاسٹا نے جھپٹ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" جیگر کالنگ ۔ اوور "...... جیگر کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کرنل گاسٹا اٹنڈنگ یو ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور "۔ کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" چیف ۔ یہ لوگ لارڈز کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں موجود ہیں ۔ ہم نے ان پر گیس فائر کر دی ہے ۔ اب آپ حکم

دیں تو ہم اندر داخل ہو کر ان کا خاتمہ کر دیں۔ اوور"...... جیگر کی آواز سنائی دی۔

" نہیں۔ اب تو یہ لوگ بے بس ہو چکے ہیں۔ اب ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے اور میں اب دوبارہ صدر صاحب کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ تم انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں اس کوٹھی سے نکال کر کاسٹرم سنٹر میں پہنچا دو۔ میں وہیں جا رہا ہوں۔ پہلے ان کے میک اپ واش ہوں گے پھر ان کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اوور"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... جیگر نے کہا۔

" اوکے۔ اوور اینڈ آل "...... کرنل گاسٹا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تل ابیب کی ایک رہائشی کالونی میں موجود تھا۔ عمران تھیونا کے پہاڑی سلسلے کے عقبی طرف سے اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اترا اور پھر وہ براہ راست تھیونا جانے کی بجائے چکر کاٹ کر رافا پہنچے۔ رافا میں انہیں تھیونا جانے کی والی بس مل گئی اور وہ اس بس کے ذریعے تھیونا پہنچ گئے۔ رافا پہنچتے ہی عمران نے وائرلیس چارجر کے ذریعے تھیونا جنگل کے نیچے موجود لیبارٹری میں موجود میگا پاور بم بلاسٹ کر دیا تاکہ اس کی تباہی سے پیدا ہونے والی افراتفری کی وجہ سے ان پر سے توجہ ہٹ سکے۔ تھیونا پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھی بس ٹرمینل سے تل ابیب کی بس پر سوار ہوئے اور پھر اطمینان سے تل ابیب پہنچ گئے۔ انہوں نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ کسی طرح بھی ان کی نگرانی نہ ہو رہی ہو۔ تل ابیب بس ٹرمینل سے عمران نے ایک پبلک فون بوتھ سے چارلس

کو کال کیا اور پھر چارلس کی وجہ سے یہ کوٹھی فوری طور پر انہیں مل گئی۔

" عمران صاحب۔ اس فارمولے کو اگر پہلے نکال دیا جائے تو ہم زیادہ آسانی سے سرحد کراس کر سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" اگر انہیں شک پڑ گیا ہو گا کہ ہم فارمولا لے اڑے ہیں تو پھر تمام کوریئر سروسز کی چیکنگ جاری ہو گی اور نہ صرف کوریئر سروسز بلکہ تمام بیرونی راستوں پر اور سرحدوں کی بھی چیکنگ ہو رہی ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ چارلس کے ذریعے فارمولا باہر نہیں بھجوایا جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" بھجوایا تو جا سکتا ہے لیکن میں یہ رسک نہیں لینا چاہتا۔ یہ انتہائی اہم فارمولا ہے اور اس کا تعلق پاکیشیا کے ایٹمی دفاع سے ہے اور اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم نے اب کیا سوچا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" میں نے چارلس سے کہا ہے کہ وہ کسی ایسی خاتون کے درست کاغذات مجھ تک پہنچائے جو صالحہ یا جولیا کی قد و قامت کی ہو۔ اکیلی عورت پر اس قدر شک نہیں کیا جائے گا اور نہ اس انداز میں اس کی جسمانی تلاشی لی جا سکتی ہے جس طرح مردوں کی لی جاتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" پھر صالحہ اور جولیا کو اکٹھے بھیجا جائے تاکہ اگر کوئی مسئلہ ہو تو دوسری اس کی مدد کر سکے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ دو کا گروپ ان کے لئے مشکوک ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن اچانک چکرانے لگا ہو۔

" یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔ باقی ساتھیوں نے بھی بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پکڑ لئے تو عمران نے تیزی سے اپنے ذہن کو بلینک کرنا شروع کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ نہ صرف انہیں چیک کر لیا گیا ہے بلکہ ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس بھی فائر کر دی گئی ہے اور اسے معلوم تھا کہ اس بار وہ انہیں ہوش میں لانے کا تکلف نہیں کریں گے جبکہ فارمولا بھی اس کی جیب میں موجود تھا لیکن اس کی یہ کوشش بھی ناکام ہو گئی اور اس کے ذہن پر سیاہ چادر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح عمران کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی اور آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کا جسم دیوار کے ساتھ زنجیر سے جکڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں بازو اوپر کر کے دیوار میں موجود کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے جبکہ گردن سے ٹانگوں تک پورا جسم زنجیر میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے بازوؤں میں شدید درد کی

لہریں سی اٹھ رہی تھیں۔ بازوؤں میں درد کی وجہ وہ فوراً سمجھ گیا کہ بے ہوشی کی وجہ سے اس کے پورے جسم کا جھکاؤ نیچے کی طرف تھا جس کا اثر بازوؤں پر بہرحال پڑنا ہی تھا۔ وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا تو اس کے بازوؤں میں موجود تیز درد میں کمی ہونا شروع ہو گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اسی انداز میں دیوار کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے لیکن وہ سب بے ہوش تھے اور ان کے خصوصی میک اپ چیک نہیں کئے گئے تھے۔ عمران نے اپنی انگلیوں کو موڑا اور پھر کڑوں کے بٹن چیک کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اپنی ذہنی ورزشوں کے رد عمل کی وجہ سے گیس کا دباؤ کم ہوتے ہی ہوش میں آ گیا ہے لیکن اس کے ساتھی ہوش میں نہیں آئے تھے اور انہیں جس انداز میں جکڑا گیا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ فوری ایکشن میں نہیں آنا چاہتے اور انہیں یہ بھی خطرہ ہے کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھی خود بخود ہوش میں نہ آ جائیں۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ بٹن چیک کر چکا تھا۔ اس نے دونوں بٹنوں کو پریس کیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ کڑوں سے آزاد ہو گئے۔ عمران نے تیزی سے گردن کے قریب دیوار میں موجود کنڈے پر ہاتھ پھیرا اور چند لمحوں بعد اس کا بٹن بھی چیک کر کے پریس کر دیا تو زنجیر باہر آ گئی اور پھر عمران نے اپنے جسم کو تیزی سے حرکت دی تو ساری زنجیر کھڑکھڑاتی ہوئی نیچے فرش پر جا گری۔ عمران تیزی سے اپنے قدموں پر جھک گیا اور چند لمحوں بعد

اس کے دونوں پیر بھی کڑوں سے آزاد ہو چکے تھے۔ اس نے آزاد ہوتے ہی سب سے پہلے آگے بڑھ کر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر اپنے کوٹ کی جیبوں کی فوراً تلاشی لی لیکن جیبیں خالی تھیں۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ فارمولا بے ہوشی کے دوران ہی نکال لیا گیا ہے اور اگر فارمولا انہوں نے واپس اسرائیل کے صدر کو بھجوا دیا تو اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کامیاب ہونے کے باوجود ناکام ہو گئے ہیں۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو دوسری طرف چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ عمران دبے قدموں باہر آ گیا اور پھر راہداری کو کراس کر کے وہ دروازے کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے پاس چونکہ کوئی اسلحہ نہیں تھا اور اس کے سارے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے اس لئے وہ بے حد محتاط تھا۔ وہ چند لمحے کھڑا آہٹ سنتا رہا لیکن کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔ اس نے آہستہ سے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ اس نے اندر جھانکا تو کمرہ واقعی خالی تھا۔ وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں دو الماریاں موجود تھیں۔ اس نے ایک الماری کھولی تو بے اختیار اچھل پڑا۔ الماری میں ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا۔ اس نے ایک مشین پسٹل اٹھایا اور دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک راہداری تھی جو ایک طرف باہر برآمدے میں ختم ہو رہی تھی جبکہ دوسری طرف نیچے

سیڑھیاں جا رہی تھیں ۔ راہداری کے دونوں اطراف میں دروازے تھے جن میں سے ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس میں سے روشنی باہر راہداری میں آ رہی تھی ۔ عمران آہستہ سے راہداری میں داخل ہوا اور پھر اس روشنی کی طرف جانے کی بجائے وہ مڑ کر بیرونی برآمدے کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ انتہائی محتاط انداز میں چل رہا تھا ۔ برآمدے کے قریب پہنچ کر وہ بے اختیار رک گیا کیونکہ باہر اسے کسی آدمی کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا اور پھر اس نے آہستہ سے سر باہر نکالا تو برآمدے میں اسے دو مسلح افراد کھڑے نظر آئے ۔ برآمدے کی دوسری طرف آخر میں ایک بڑا سا پھاٹک تھا جو بند تھا ۔ پھاٹک کے قریب ایک چھوٹا سا گارڈز روم تھا جس میں سے روشنی باہر آ رہی تھی عمران آگے بڑھنے کی بجائے تیزی سے واپس مڑا اور پھر دبے قدموں راہداری میں اس دروازے کی طرف بڑھنے لگا جس سے روشنی باہر آ رہی تھی ۔ وہ دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا ۔ اب اس کے کانوں میں آوازیں بھی پڑنے لگی تھیں ۔ ایک عورت اور ایک مرد آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑا کہ یہ آوازیں ٹی وی کی تھیں ۔ اس نے آہستہ سے سر آگے کی طرف جھکایا تو اس نے دیکھا کہ ایک لمبے قد کا آدمی کرسی پر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا اور سامنے ٹی وی آن تھا ۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو نال سے پکڑا اور دروازے کو ایک جھٹکے سے دھکیلا اور آگے بڑھ کر مشین پسٹل کا

دستہ اس آدمی کے سر پر مارا تو اس آدمی کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت سائیڈ پر جا گرا ۔ عمران نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات ماری اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ آدمی یکلخت ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا ۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے چیک کیا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ برآمدے کے قریب پہنچ کر اس نے مشین پسٹل کا رخ ان دونوں کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا ۔ ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے ۔ اسی لمحے گارڈ روم سے ایک آدمی بوکھلائے ہوئے انداز میں باہر نکلا اور پھر برآمدے کی طرف دوڑ کر آنے لگا ۔ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی آنے والا بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا کیونکہ گولیاں ٹھیک اس کے دل میں اتر گئی تھیں ۔ یہی حالت برآمدے میں موجود افراد کی ہوئی تھی ۔ عمران نے پشت پر گولیاں اس انداز سے فائر کی تھیں کہ وہ دل میں اتر گئیں اور وہ بھی چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے ۔ عمران نے صحن میں پڑی ہوئی گارڈ کی لاش اٹھا کر ایک سائیڈ پر کر دی اور پھر برآمدے میں موجود افراد کی لاشیں بھی اس نے سائیڈ میں کر کے رکھ دیں تاکہ پھاٹک کھلتے ہی لاشیں نظر نہ آئیں ۔ اس کے ساتھ ہی وہ ٹی وی والے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ آدمی ابھی تک کرسی سمیت نیچے فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔ عمران نے اسے اٹھایا اور سائیڈ سے

نکل کر اس نے اسے ایک اور کرسی پر ڈال دیا اور کمرے میں موجود الماری کو کھولا تاکہ فارمولے کو چیک کر سکے لیکن الماری میں فارمولا موجود نہ تھا۔ البتہ ایک جدید میک اپ واشر اور ایک لمبی گردن والی نیلے رنگ کی بوتل موجود تھی۔ عمران نے بوتل اٹھا کر اس پر موجود لیبل کو غور سے پڑھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ اس آدمی کی طرف بڑھا۔ اس آدمی کو کاندھے پر لادا اور کمرے سے باہر نکل آیا اور پھر راہداری کے پہلے کمرے میں سے ہوتا ہوا اس بڑے کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ عمران نے اس آدمی کو فرش پر لٹایا اور پھر جیب سے لمبی گردن والی بوتل نکال کر صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے یہی کارروائی باقی ساتھیوں کے ساتھ کی اور آخر میں بوتل کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔

" صفدر ہوش میں آؤ۔ ہم دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں"۔ عمران نے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ آزاد ہو گئے ہیں "....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ بس اللہ کی رحمت ہو گئی ہے "....... عمران نے کہا اور
گے بڑھ کر اس نے صفدر کی دونوں کلائیاں کڑوں سے آزاد کر دیں
ر پھر گردن کے قریب موجود کڑے کو کھول کر زنجیر باہر نکال دی۔
ند لمحوں بعد صفدر آزاد ہو چکا تھا۔ باقی ساتھی بھی اب ہوش میں آ
ہے تھے۔

" پہلے اس آدمی کو میرے ساتھ مل کر کڑوں میں جکڑ دو۔ پھر مزید
ات ہو گی "....... عمران نے کہا۔

" یہ ہے کون "....... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" اس عمارت کا انچارج لگتا ہے "....... عمران نے کہا اور پھر صفدر
ے ساتھ مل کر اس نے اس آدمی کو جکڑ دیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو
نجیروں سے آزاد کرا دیا۔

" تم لوگ باہر جاؤ۔ میں اس سے ضروری پوچھ گچھ کرتا ہوں۔
لحہ ساتھ والے کمرے میں موجود الماری میں ہے "....... عمران نے
نہیں مختصر حالات بتاتے ہوئے کہا تو سب تیزی سے دروازے کی
رف بڑھ گئے۔

" صفدر۔ جس کمرے میں ٹی وی چل رہا ہے وہاں فون موجود ہے
اٹھا کر یہاں لے آؤ "....... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے
ثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ
ونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں
رکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو

گیا اور چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور
اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس کا جسم تن سا گیا۔ اس نے
حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر حیرت کی شدت سے اس کا چہرہ تیزی
سے بگڑتا چلا گیا۔

"تم۔ تم۔ مم۔ مگر۔ کیا مطلب۔ تم تو بے ہوش تھے اور
جکڑے ہوئے تھے"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"اپنا نام بتاؤ تاکہ گفتگو میں آسانی رہے"...... عمران نے نرم
لہجے میں کہا۔

"میرا نام ہوپر ہے اور یہ کاسٹرم سنٹر ہے۔ بلیک فائٹرز کا
سنٹر"...... اس آدمی نے خود ہی نام کے ساتھ اس جگہ کے بارے میں
بھی بتا دیا۔

"میری جیب میں ایک تہہ شدہ فائل تھی وہ کہاں ہے"۔ عمران
نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ فارمولا۔ وہ تو کرنل گاسٹا لے گیا ہے"...... ہوپر
نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کہاں لے گیا ہے اور کب۔ تفصیل سے سب کچھ بتاؤ تاکہ
تمہاری جان بخشی ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"کرنل گاسٹا یہاں پہنچے اور انہوں نے کہا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو
ایک کوٹھی میں بے ہوش کر کے یہاں لایا جائے اور پھر ایک ویگن پر
تم لوگوں کو یہاں لایا گیا۔ کرنل گاسٹا کے حکم پر تمہاری تلاشی لی

گئی۔ باقی تو عام چیزیں تھیں البتہ ایک تہہ شدہ فائل تمہاری جیب
میں موجود تھی۔ کرنل گاسٹا نے وہ فائل کھول کر دیکھی تو بے اختیار
اچھل پڑا۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ تم سب کو زنجیروں میں جکڑ دیا
جائے اور تمہارے میک اپ واش کئے جائیں اور تمہیں اس وقت
تک ہوش میں نہ لایا جائے جب تک وہ واپس نہ آ جائیں۔ اس کے
بعد وہ فائل لے کر چلے گئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے
تمہیں زنجیروں میں جکڑ دیا اور تمہارے میک اپ واش کئے مگر تم
لوگ میک اپ میں نہیں تھے اور پھر میں کرنل گاسٹا کی واپسی کا
انتظار کر رہا تھا کہ میرے سر پر اچانک ضرب لگی اور میں بے ہوش ہو
گیا"...... ہوپر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کرنل گاسٹا کہاں گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"انہوں نے پہلے پریذیڈنٹ صاحب کو فون کیا تھا لیکن دوسری
طرف سے بتایا گیا کہ پریذیڈنٹ صاحب کسی اہم ترین سرکاری
میٹنگ میں مصروف ہیں تو کرنل گاسٹا نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا
کہ وہ پریذیڈنٹ ہاؤس آ رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ چلے گئے۔ اسی لمحے
کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فون
سیٹ تھا۔ اس نے فون سیٹ ایک کرسی پر رکھا اور اس کا پلگ
دیوار میں موجود پوائنٹ سے لنک کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے
ٹون چیک کی اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو صفدر رک گیا۔

" اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو "....... عمران نے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو صفدر نے جیب سے رومال نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے ہوپر کے جبڑے بھینچ کر اس کے کھلے ہوئے منہ میں رومال کا گولہ بنا کر ڈال دیا جبکہ عمران نے اس دوران نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تھے۔

" یس ۔ پریذیڈنٹ ہاؤس "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں بلیک فائٹرز کے سنٹر سے ہوپر بول رہا ہوں ۔یہاں بلیک فائٹرز کے چیف جناب کرنل گاسٹا موجود ہوں گے ان سے بات کرائیں "....... عمران نے کہا۔

" وہ پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ میٹنگ میں مصروف ہیں ۔ انہیں ڈسٹرب نہیں کیا جا سکتا "....... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہوپر پر فائر کھول دیا ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوپر چند لمحوں میں ہی ہلاک ہو گیا۔

" آؤ ۔ اب ہمیں پریذیڈنٹ ہاؤس جانا ہو گا۔ فارمولا واپس وہاں پہنچ گیا ہے۔ اگر دیر ہو گئی تو نجانے فارمولا کہاں بھیج دیا جائے "....... عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ وہاں کیسے ہم ریڈ کر

سکتے ہیں ۔ وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے "۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پھر تم بتاؤ اب کیا کیا جائے "....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ کرنل گاسٹا لازماً واپس آئے گا اس لئے ہمیں یہیں اس کا انتظار کرنا چاہئے "....... صفدر نے کہا۔

" کرنل گاسٹا کو کور کرنے کا کیا فائدہ جبکہ فارمولا وہ صدر صاحب کو دے کر آئے گا "....... عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن بہرحال میں پریذیڈنٹ ہاؤس پر ریڈ کرنے کا مشورہ نہیں دوں گا ۔ اس طرح ہم بری طرح پھنس جائیں گے ۔ کرنل گاسٹا کو پکڑ کر اس سے کوئی نہ کوئی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے "....... صفدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ہی کمرے سے باہر آ گئے۔

" کیا معلوم ہوا عمران صاحب "....... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو برآمدے میں موجود تھا۔

" فی الحال تو ٹائیں ٹائیں فش ۔ جو فارمولا اس قدر جدوجہد کے بعد حاصل کیا گیا تھا وہ واپس پہنچ چکا ہے "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے اس بات سے شدید دھچکا لگا ہے۔

" ہماری جانیں بچ گئی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ۔ فارمولے کا کیا ہے اسے ہم دوبارہ بھی حاصل کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" دراصل ہمارے میک اپ ہماری جانیں بچانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں ورنہ شاید کرنل گاسٹا ہماری لاشیں بھی پریذیڈنٹ ہاؤس ساتھ لے جاتا"...... عمران نے کہا۔ اس دوران صالحہ اور جولیا بھی برآمدے میں پہنچ گئیں۔

" عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں کی بجائے بلیک فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہئے"...... صالحہ نے کہا۔

" کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" میرا خیال ہے کہ اگر ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا جائے تو ہم پریذیڈنٹ ہاؤس سے آسانی سے فارمولا حاصل کر سکتے ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

" جبکہ صفدر کا خیال ہے کہ کرنل گاسٹا کو یہاں کور کیا جائے اور پھر اس کی مدد سے آگے بڑھا جائے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ فون کی گھنٹی بج رہی ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران تیزی سے اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں فون موجود تھا فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ ہوپر بول رہا ہوں"...... عمران نے ہوپر کی آواز اور لہجے

ں کہا۔

" کرنل گاسٹا بول رہا ہوں ۔ تم نے اتنی دیر سے فون کیوں اٹنڈ یا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" میں بے ہوش افراد کو چیک کرنے گیا تھا"...... عمران نے لمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا پوزیشن ہے ان کی"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا۔

" سر وہ زنجیروں میں حکڑے ہوئے بے ہوش پڑے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" تم ان کا خاتمہ کر دو کیونکہ فارمولا اصلی ہے اس لئے اب یہ ات حتمی طور پر طے ہے کہ میک اپ واش نہ ہونے کے باوجود یہ صل ایجنٹ ہیں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" اوکے سر ۔ کیا آپ نہیں آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ ان کی لاشیں ہیڈ کوارٹر بھجوا دینا ۔ وہاں انہیں اعلیٰ حکام کے روبرو پیش کیا جائے گا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" فارمولے کی تصدیق کیا پریذیڈنٹ ہاؤس کے سائنس دانوں نے کی ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا پریذیڈنٹ ہاؤس میں سائنس دان ہوتے یں ۔ نانسنس ۔ صدر صاحب نے ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رونالڈ کو کال کر کے ان سے تصدیق کرائی ہے اور پھر انہیں فارمولا ے دیا تاکہ ان کی لیبارٹری میں اس پر کام ہو سکے"...... کرنل گاسٹا

نے کہا۔

" اوکے سر۔ ٹھیک ہے "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے پر اس نے رسیور رکھنے کی بجائے کریڈل دبا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" چارلس بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے چارلس کی آواز سنائی دی۔

" مائیکل بول رہا ہوں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ آپ۔ فرمائیے "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" تمہاری کوٹھی میں ہمیں بے ہوش کر دیا گیا اور اس وقت ہم اپنے مہمانوں کے ایک سنٹر میں موجود ہیں "...... عمران نے کہا۔

" آپ کھل کر بات کریں مسٹر مائیکل۔ میرے پاس خصوصی فون ہے جس کی کال کسی صورت ٹریس نہیں ہو سکتی "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" تو اب آپ کیا چاہتے ہیں "...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چارلس نے کہا۔

" ریڈ لیبارٹری کا محل وقوع جس کا انچارج ڈاکٹر رونالڈ ہے اور ایک رہائشی کوٹھی جس میں اسلحہ، میک اپ کا سامان اور کاریں موجود ہوں "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ گولڈن سکائی کالونی کی کوٹھی نمبر بیس میں پہنچ جائیں۔ وہاں میرا آدمی تھامیش موجود ہے۔ میں اسے فون پر بتا

دیتا ہوں "...... چارلس نے کہا۔

" کہیں یہ جیمز تو ثابت نہیں ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ یہ بے حد قابل اعتماد آدمی ہے۔ یہ کوٹھی میں نے صرف اپنے لئے رکھی ہوئی ہے۔ آپ بے فکر ہو کر وہاں چلے جائیں میں اس دوران ریڈ لیبارٹری اور ڈاکٹر رونالڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں "...... چارلس نے کہا۔

" اوکے۔ "...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر رسیور رکھنے سے پہلے خصوصی طور پر چیک کیا کہ کہیں اس فون میں میموری تو نہیں۔ جب اسے مکمل اطمینان ہو گیا کہ اس میں میموری نہیں ہے تو اس نے رسیور رکھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کرنل گاسٹا جب اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا تو اس کا چہرہ مسرت اور کامیابی سے چمک رہا تھا کیونکہ صدر صاحب نے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی دل کھول تعریف کی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اسے اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے گا۔ وہ آفس میں پہنچا اور اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کاٹرم سنٹر سے لاشیں پہنچ گئی ہیں"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا۔

"لاشیں۔ نو سر"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو کرنل گاسٹا بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کاسٹرم سنٹر کے انچارج ہوپر نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں یہاں نہیں بھجیں"...... کرنل گاسٹا نے حلق کے

بل چیختے ہوئے کہا۔

"نو سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا اور پھر انٹرکام کا رسیور کریڈل پر پٹخ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو کرنل گاسٹا کا چہرہ لٹک گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... کرنل گاسٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر۔ وارڈی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل گاسٹا بول رہا ہوں۔ تمہارا سنٹر کاسٹرم سنٹر کے قریب ہے وہاں کوئی فون اٹنڈ نہیں کر رہا۔ وہاں فوراً جاؤ اور ہوپر سے کہو کہ مجھ سے بات کرے"...... کرنل گاسٹا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے اس طرح رسیور کریڈل پر پٹخ دیا جیسے سارا قصور ہی کریڈل کا ہو۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ ایجنٹ تو بے ہوش اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ پھر کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے"...... کرنل گاسٹا نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" وارڈی بول رہا ہوں باس کاسٹرم سنٹر سے ۔یہاں تو قتل عام کیا گیا ہے ۔ہوپر اور اس کے تینوں ساتھیوں کی لاشیں یہاں پڑی ہوئی ہیں "...... وارڈی نے کہا تو کرنل گاسٹا بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ۔کیا کہہ رہے ہو ۔کیا زنجیروں میں جکڑی ہوئی لاشیں بھی موجود ہیں وہاں "...... کرنل گاسٹا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" نہیں جناب ۔زنجیریں فرش پر پڑی ہوئی ہیں البتہ ہوپر کی لاش دیوار کے ساتھ کڑوں میں جکڑی ہوئی ہے "...... وارڈی نے جواب دیا۔

" ویری بیڈ ۔اس کا مطلب ہے کہ وہ ایجنٹ نکل گئے ہیں ۔مگر ۔مگر کیسے "...... کرنل گاسٹا نے چیختے ہوئے کہا۔

" باس ۔میں کیا بتا سکتا ہوں "...... دوسری طرف سے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل گاسٹا نے ایک بار پھر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" ویری بیڈ ۔اس کا مطلب ہے کہ معاملات پھر بگڑ گئے ہیں ۔ویری بیڈ "...... کرنل گاسٹا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... کرنل گاسٹا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔اس کا

موڈ چونکہ یہ خبر سن کر خراب ہو گیا تھا اس لئے وہ چیخ کر بول رہا تھا۔

" سر ۔ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کی کال ہے "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" اوہ اچھا ۔کراؤ بات "...... کرنل گاسٹا نے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

" ہیلو ۔ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" یس ۔کرنل گاسٹا بول رہا ہوں "...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" صدر صاحب سے بات کیجئے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" یس سر ۔میں کرنل گاسٹا بول رہا ہوں سر "...... کرنل گاسٹا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کرنل گاسٹا ۔ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں آپ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہوں گی ۔آپ انہیں پریذیڈنٹ ہاؤس بھجوا دیں تاکہ میں پریس کانفرنس کر کے تمام یہودیوں کو یہ خوشخبری سنا سکوں کہ اسرائیل کے دشمن نمبر ایک ہلاک ہو چکے ہیں "...... صدر نے کہا۔

" مم ۔مگر سر ۔وہ غائب ہیں سر "...... کرنل گاسٹا نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

" غائب ہیں ۔کیا مطلب ۔کون غائب ہیں ۔یہ آپ کیا کہہ رہے

ہیں ۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کس سے بات کر رہے ہیں"۔ صدر نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

" سر۔ میں ابھی ہیڈ کوارٹر پہنچا ہوں ۔ میں بھی یہی سمجھا تھا کہ لاشیں یہاں پہنچ گئی ہوں گی لیکن لاشیں نہ پہنچنے پر میں نے کاسٹرم سنٹر فون کیا لیکن وہاں سے فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو میں نے اپنے ایک آدمی کو وہاں بھیجا جس نے اطلاع دی کہ کاسٹرم سنٹر کا انچارج اور اس کے مسلح ساتھی سب ہلاک ہو چکے ہیں اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ جو بے ہوش اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے پراسرار طور پر غائب ہو چکے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے اور زیادہ منمناتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ پھر نکل گئے ہیں ۔ ویری بیڈ ۔ جب ان سے فارمولا مل گیا تھا تو آپ کو انہیں پہلے ہی ہلاک کرنا چاہئے تھا"...... صدر نے اپنے منصب کی پرواہ کئے بغیر چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سر۔ ان کے میک اپ واش نہیں ہوئے تھے اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ فائل فارمولے کی ہے یا نہیں ۔ ویسے سر۔ میں نے پوری احتیاط کی تھی کہ انہیں بغیر اینٹی گیس کے ہوش آ ہی نہیں سکتا تھا اس کے باوجود میں نے انہیں زنجیروں میں جکڑ دیا تھا لیکن پھر نجانے کیا ہوا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ اب آپ دوبارہ انہیں تلاش کریں ۔ انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے "...... صدر نے غصیلے لہجے

میں کہا۔

" یس سر۔ وہ بلیک فائٹرز سے بچ کر نہیں جا سکتے سر"...... کرنل گاسٹا نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی ۔ کرنل گاسٹا کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جیسے اس کے سارے خواب بکھر کر رہ گئے ہوں ۔ ظاہر ہے اب اسے اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ اس وقت تک نہیں مل سکتا تھا جب تک وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو دوبارہ ٹریس کر کے ہلاک نہ کر دے ۔ اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ انہیں کیسے دوبارہ ٹریس کیا جائے کہ اچانک ایک خیال کے تحت وہ چونک پڑا ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود مخصوص بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سٹاگر بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کرنل گاسٹا بول رہا ہوں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" کاسٹرم سنٹر سے پاکیشیائی ایجنٹ فرار ہو گئے ہیں اور ہم نے انہیں ہر صورت میں ٹریس کر کے ختم کرنا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تم زیرو ایکس کی مخصوص تکنیک استعمال کرو۔ شاید کام بن جائے"۔ سٹاگر نے کہا۔

"سر۔ ان کی آواز کا کوئی ٹیپ آپ کے پاس ہے"...... سٹاگر نے کہا۔

"ٹیپ۔ نہیں کیوں"...... کرنل گاسٹا نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ زیرو ایکس میں ان کی آواز ٹیپ کی ہوئی ہو تب ہی انہیں ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ ویسے نہیں"...... سٹاگر نے جواب دیا۔

"اور کوئی طریقہ بتاؤ"...... کرنل گاسٹا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ اگر ان کا خون یا لباس یا ان سے متعلقہ کوئی بھی چیز مل جائے تو پھر خصوصی فوجی کتوں کی مدد سے ان کا سراغ لگایا جا سکتا ہے۔ گو پورے تل ابیب میں کتوں کی مدد سے انہیں ٹریس کرنا خاصا مشکل ہو گا لیکن اگر کتوں کے دو گروپ بنائیں جائیں اور ایک گروپ ہوٹلوں میں چیک کرے اور دوسرا رہائشی کالونیوں میں تو کام ہو سکتا ہے"...... سٹاگر نے کہا۔

"تمہارے پاس کتنے کتے ہیں"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا۔

"بیس ہیں جناب"...... سٹاگر نے جواب دیا۔

"اور تل ابیب میں کتنی رہائشی کالونیاں ہیں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"جناب۔ تقریباً بیس کے قریب تو ہوں گی"...... سٹاگر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ کتوں کو لے کر کاسٹرم سنٹر پر جاؤ۔ وہاں ان

ں سے نکلنے والا سامان موجود ہے وہ کتوں کو سونگھا دو اور پھر ہر
شی کالونی میں ایک کتا بھجوا دو۔ یہ لوگ ہوٹلوں میں نہیں رکتے
شی کالونیوں میں ہی رہائش اختیار کرتے ہیں اور پھر جیسے ہی یہ
ں ٹریس ہوں تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے"...... کرنل گاسٹا
نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا
کرنل گاسٹا نے رسیور رکھ دیا۔

"اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے"...... کرنل گاسٹا نے
ڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا
ر پھر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ اس نے ہیڈ کوارٹر
ارج کو حکم دیا کہ وہ پوری بلیک فائٹرز فورس کو پاکیشیائی
جنٹوں کو ٹریس کرنے کا حکم دے دے اور اس کے ساتھ ہی رسیور
ھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب سوائے
نتظار کرنے کے اور کچھ باقی نہ رہا تھا۔

خصوصی ہسپتال کے ایک کمرے میں بیڈ پر کرنل ڈیوڈ لیٹا ہوا
تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا کمبل تھا اور اس کی آنکھیں کھلی
ہوئی تھیں اور چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ بے بسی کے تاثرات بھی
نمایاں تھے کہ دروازہ کھلا تو کرنل ڈیوڈ نے چونک کر دروازے کی
طرف دیکھا۔ دروازے سے کیپٹن روسلہ اندر داخل ہو رہا تھا۔

"سر۔ آپ کے بچ جانے سے بے حد خوشی ہوئی ہے"...... کیپٹن
روسلہ نے سیلوٹ کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بچ تو گیا ہوں لیکن میں یہاں بے بس پڑا ہوا ہوں اور وہ
کرنل گاسٹا میدان مار لے گا"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ کرنل گاسٹا کامیاب ہو کر بھی ناکام رہے ہیں"...... کیپٹن
روسلہ نے بیڈ کے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... کرنل ڈیوڈ

نے چونک کر کہا۔

"سر۔ بلیک فائٹرز نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے بے
ش کیا اور اپنے ایک سنٹر پر لے گئے۔ وہاں انہیں بے ہوشی کے
لم میں زنجیروں میں جکڑ دیا گیا اور ان سے فارمولا ملا جسے لے کر
نل گاسٹا پریذیڈنٹ ہاؤس گئے اور وہاں ان کی ملاقات پریذیڈنٹ
احب سے ہوئی۔ یہ وہی فارمولا تھا جس کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ
اں آئے تھے۔ گو ان کے میک اپ واش نہیں ہوئے تھے لیکن
مولا کنفرم ہوتے ہی یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی کہ یہی
کیشیائی ایجنٹ ہیں۔ چنانچہ کرنل گاسٹا نے اس سنٹر انچارج کو فون
ن کے خاتمے کا حکم دے دیا اور ان لوگوں کی لاشیں بلیک فائٹرز
، ہیڈ کوارٹر بھجوانے کا کہہ دیا لیکن پھر جب کافی دیر ہو گئی اور
یں ہیڈ کوارٹر نہ پہنچیں تو معلوم ہوا کہ پاکیشیائی ایجنٹ نکل
نے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور سنٹر کے تمام افراد ہلاک کر دیئے
ہیں۔ اب دوبارہ بلیک فائٹرز انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کر
ہے"...... کیپٹن روسلہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس تفصیل کا کیسے علم ہوا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ جی پی فائیو کا مخبر جو بلیک فائٹرز ہیڈ کوارٹر میں ہے اس نے
اع دی ہے"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو انہیں ٹریس کیا جا سکتا ہے لیکن میں تو یہاں بیڈ پر
ہوا ہوں۔ ویری بیڈ۔ اب کون انہیں ٹریس کرے گا"۔ کرنل

ڈیوڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنے آپ پر غصہ آرہا ہو کہ وہ کیوں بیڈ پر پڑا ہوا ہے۔

"سر۔ میں نے اس کے لئے کوشش شروع کر دی ہے"۔ کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"کیسی کوشش۔ کھل کر بات کرو"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ لوگ فارمولا واپس حاصل کرنے کے لئے لازماً پریذیڈنٹ ہاؤس پر ریڈ کریں گے اس لئے میں نے پریذیڈنٹ ہاؤس کی خفیہ نگرانی شروع کر دی ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں گے ہلاک کر دیئے جائیں گے"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"تم احمق ہو۔ سر سے پاؤں تک احمق۔ نانسنس۔ کس نے تمہیں جی پی فائیو میں بھرتی کیا ہے۔ نانسنس۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ تمہاری طرح احمق ہوں گے کہ پریذیڈنٹ ہاؤس پر چڑھ دوڑیں گے۔ کیا پریذیڈنٹ صاحب فارمولا جیب میں رکھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے لازماً فارمولا کسی لیبارٹری میں بھجوا دیا ہو گا۔ اس لیبارٹری کے متعلق معلوم کرو کیونکہ یہ شیطان وہیں ریڈ کریں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آپ واقعی بے حد عقل مند ہیں سر"...... کیپٹن روسلہ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو یہاں بیڈ پر پڑا ہوا ہوں۔ نانسنس۔ وہاں ریذیڈنٹ ہاؤس میں ہمارے مخبر موجود ہیں ان سے معلوم کرو۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن روسلہ نے جواب دیا۔

"جاؤ۔ اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے مجھے رپورٹ دو۔ جاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا تو کیپٹن روسلہ اٹھا اور اس نے سیلوٹ کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"نانسنس۔ نجانے کہاں کہاں سے احمق آجاتے ہیں جی پی فائیو میں"...... کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن روسلہ کے جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کیپٹن روسلہ دوبارہ اندر داخل ہوا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ کچھ معلوم ہوا"...... کرنل ڈیوڈ نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ فارمولا ریڈ لیبارٹری بھجوایا گیا ہے۔ ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رونالڈ کو صدر صاحب نے وہیں پریذیڈنٹ ہاؤس میں کال کیا۔ انہوں نے پہلے تو اس فارمولے کو چیک کیا اور صدر صاحب کو بتایا کہ یہ اصلی پاکیشیائی فارمولا ہے۔ چنانچہ صدر صاحب نے فارمولا ان کے حوالے کر دیا کیونکہ اب اس پر کام ریڈ لیبارٹری میں ہو گا"...... کیپٹن روسلہ نے مؤدبانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ایک تو حکومت نے نجانے کتنے رنگوں کی لیبارٹریاں بنا رکھی ہیں ۔ کہاں ہے یہ ریڈ لیبارٹری "...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" خفیہ لیبارٹری ہے جناب ۔ سیکرٹری سائنس کو علم ہوگا اور ان سے تو آپ ہی معلوم کر سکتے ہیں "...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

" ہونہہ ۔ فون لے آؤ۔ میں معلوم کرتا ہوں "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن روسلہ اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا ۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن روسلہ اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں فون پیس تھا۔

" وزارت سائنس کے سیکرٹری کے نمبر معلوم کر کے اس سے میری بات کراؤ "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن روسلہ نے انکوائری سے نمبر معلوم کئے اور پھر بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس ۔ پی اے ٹو سیکرٹری سائنس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" چیف آف جی پی فائیو سیکرٹری صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں "...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن روسلہ نے فون پیس کرنل ڈیوڈ کے کان سے لگا دیا کیونکہ کرنل ڈیوڈ کا پورا جسم بیڈ پر کلیمپڈ تھا۔

" یس سر۔ سیکرٹری سائنس بول رہا ہوں "...... ایک مردانہ آواز

سنائی دی ۔

" کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو "...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ فرمائیے جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ریڈ لیبارٹری جس کے انچارج ڈاکٹر رونالڈ ہیں کہاں واقع ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" کیوں ۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ۔ کیا کوئی مسئلہ ہے "۔ سیکرٹری سائنس نے چونک کر کہا۔

" اس لیبارٹری میں ایک پاکیشیائی فارمولا صدر صاحب نے بھجوایا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اس فارمولے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں صدر صاحب نے مجھے اس لیبارٹری کی حفاظت کا حکم دیا ہے "۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" لیکن وہاں بھیجے جانے والے تمام فارمولے تو ہمارے ذریعے بھیجے جاتے ہیں "...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

" یہ فارمولا صدر صاحب نے براہ راست ڈاکٹر رونالڈ کو پریزیڈنٹ ہاؤس کال کر کے دیا ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو فارمولا لیبارٹری میں دو روز بعد پہنچے گا کیونکہ ڈاکٹر رونالڈ دو روز کی چھٹی پر ہیں ۔ انہوں نے مجھے فون کیا تھا کہ ان کی بہن ایکریمیا سے آئی ہوئی ہے اور وہ ان کے ساتھ دو روز گزارنا چاہتے ہیں اس لئے میں نے انہیں چھٹی دے دی "...... سیکرٹری سائنس

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں جانا تھا انہوں نے "...... کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

" ان کا آبائی گھر لٹل پرٹ سٹی میں ہے۔ ان کے والد کے نام پر والڈ ہاؤس ہے "...... سیکرٹری سائنس نے جواب دیا۔

" وہاں کا فون نمبر کیا ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

" ویسے۔ یہ ریڈ لیبارٹری ہے کہاں "...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" تل ابیب کے مشرقی علاقے میں زیر زمین خفیہ لیبارٹری ہے۔ اس کے اوپر ہاسوپ نام کی معروف ٹوائے فیکٹری ہے۔ راستہ بھی اس فیکٹری سے جاتا ہے لیکن کمپیوٹر چیکنگ کے بغیر کوئی آدمی اندر داخل نہیں ہو سکتا "...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہم اب بخوبی اس کی حفاظت کر لیں گے۔ شکریہ "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اشارہ کیا تو کیپٹن روسلہ نے فون اس کے کان سے ہٹا کر آف کر دیا۔

" میں نمبر بتاتا ہوں۔ اس نمبر پر میری بات کراؤ "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیئے تو کیپٹن روسلہ نے نمبر پریس کئے اور ایک بار پھر فون پیس کرنل ڈیوڈ کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں "...... ایک بھاری اور خشک آواز سنائی دی۔

" کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو "...... کرنل ڈیوڈ نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ آپ۔ آپ نے یہاں کیسے فون کیا۔ یہ تو میرا آبائی گھر ہے "...... ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کا یہ نمبر سیکرٹری سائنس نے مجھے دیا ہے۔ کیا آپ دو روز کی چھٹی پر ہیں "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" ہاں۔ میری بہن ایکریمیا سے آئی ہوئی ہے۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں "...... ڈاکٹر رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کو پریذیڈنٹ ہاؤس کال کر صدر صاحب نے پاکیشیائی فارمولا دیا تھا "...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

" جی ہاں۔ مگر "...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

" اب وہ فارمولا کہاں ہے "...... کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

" میرے پاس ہے "...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

" صدر صاحب نے یہ فارمولا اس لئے تو نہیں دیا تھا کہ آپ اسے جیب میں ڈال کر گھومتے رہیں۔ یہ انتہائی اہم فارمولا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ آپ کو پہلے فارمولا ریڈ لیبارٹری پہنچانا چاہیئے تھا "...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے صدر صاحب کو بتایا تھا کہ میں دو دن کی چھٹی پر اپنے آبائی گھر جا رہا ہوں۔ اگر وہ حکم دیں تو میں یہ فارمولا پہلے ریڈ

لیبارٹری پہنچا دوں مگر انہوں نے کہا کہ میں اسے ساتھ لے جا سکتا ہوں کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں اور اگر وہ زندہ ہوں تب بھی وہ لیبارٹری کے چکر میں پڑے رہیں گے اور فارمولا یہاں محفوظ رہے گا کیونکہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ فارمولا میں ساتھ لے آیا ہوں۔ آپ چونکہ جی پی فائیو کے چیف ہیں اس لئے میں نے آپ کو بتا دیا ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر صدر صاحب نے اجازت دی ہے تو ٹھیک ہے لیکن پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہوئے۔ وہ بلیک فائٹرز کے سنٹر سے فرار ہو گئے ہیں۔ میرا نائب کیپٹن روسلہ جی پی فائیو کے ایک گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ جائے گا وہ آپ کے مکان کی نگرانی کریں گے اور اگر یہ ایجنٹ وہاں پہنچے تو انہیں ہلاک کر دیں گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن آپ انہیں منع کر دیں کہ وہ ہمارے گھر میں کوئی مداخلت نہ کریں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ لیکن آپ نے بھی محتاط رہنا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں محتاط ہوں اور اب زیادہ محتاط رہوں گا"۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"آپ نے کسی کو یہ تو نہیں بتانا کہ فارمولا آپ کے پاس ہے۔ آپ نے سوائے صدر صاحب کے باقی ہر ایک کو یہی بتانا ہے کہ

فارمولا آپ نے ریڈ لیبارٹری پہنچا دیا تھا۔ اس طرح آپ اور فارمولا دونوں محفوظ رہیں گے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اوکے کہہ کر پھر اشارہ کیا تو کیپٹن روسلہ نے فون ہٹا کر اسے آف کر دیا۔

"اب تم گروپ لے کر لٹل پرٹ جاؤ اور والڈ ہاؤس کی نگرانی اس انداز میں کرو کہ پاکیشیائی ایجنٹ اگر وہاں پہنچیں تو تم انہیں ہلاک کر سکو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر انہیں کیسے معلوم ہو گا کہ فارمولا وہاں ہے"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"وہ شیطان ہیں۔ انہیں وہ سب کچھ بھی معلوم ہو جاتا ہے جو ہمیں بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر طرح محتاط رہنا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اور سنو۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا کریڈٹ ہر صورت میں جی پی فائیو کو ملنا چاہئے اس لئے اگر تم نے کوئی کوتاہی کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا۔ کاش میں ٹھیک ہوتا تو پھر ان کی موت یقینی تھی۔ بہرحال جاؤ اور ان کو ہلاک کر کے مجھے رپورٹ دو"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"اور سنو۔ اگر تم کامیاب رہے تو تمہیں جی پی فائیو کا نمبر ٹو بنا دیا

جائے گا۔ یہ میرا وعدہ رہا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اگر یہ لوگ وہاں آئے تو پھر لازماً ہلاک ہو جائیں گے لیکن سر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ریڈ لیبارٹری پہنچ جائیں۔ ہمیں وہاں کی بھی نگرانی کرنی چاہئے"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہاں فارمولا نہیں ہے تو پھر وہاں جانے کا کیا فائدہ اور تم انہیں نہیں جانتے۔ میں جانتا ہوں۔ انہیں ہر حالت میں معلوم ہو جائے گا کہ فارمولا کہاں ہے اس لئے یہ وہیں پہنچیں گے جہاں فارمولا ہے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"اور سنو۔ اگر بلیک فائٹرز کے لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پھر بھی کامیابی ہمیں ملنی چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن روسلہ نے کہا۔

"اب جاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں تو کیپٹن روسلہ اٹھا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ کمرے میں اس وقت عمران، صالحہ اور جولیا موجود تھے جبکہ باقی ساتھی فرنٹ اور عقبی طرف نگرانی میں مصروف تھے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ اس کوٹھی کو بھی کسی طرح ٹریس نہ کر لیا جائے۔ عمران کو چارلس کی طرف سے کال کا انتظار تھا لیکن اس کی ابھی تک کال نہ آئی تھی۔

"اس بار واقعی ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا ہے۔ اچھا خاصا مشن مکمل ہو گیا تھا کہ فارمولا ہاتھ سے نکل گیا"...... صالحہ نے کہا۔

"شکر کرو زندہ ہو اور یہ سب اس لئے ہوا کہ عمران کا اپنا ایجاد کیا ہوا میک اپ ہمارے چہروں پر ہے جو واش نہ ہو سکا اور پھر عمران کو بھی ہوش آ گیا ورنہ تو ہم سب قبروں میں پڑے ہوتے"...... جولیا نے کہا۔

" یہاں قبروں میں ڈالنے کا تکلف کس نے کرنا تھا۔ یوں کہو کہ گٹروں میں پڑے ہوتے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... عمران نے کہا۔

" چارلس بول رہا ہوں جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے "...... عمران نے کہا۔

" مائیکل صاحب ۔ پہلے تو یہ سن لیں کہ بلیک فائٹرز کا ایک خصوصی سیکشن راسکی نسل کے کتوں کے ساتھ تل ابیب کی تمام کالونیوں میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو تلاش کر رہا ہے اور آپ کو اگر معلوم نہ ہو تو میں بتا دیتا ہوں کہ راسکی نسل کے کتے مخصوص بو کو لاکھوں میں پہچان سکتے ہیں اور ان کی قوت شامہ اس قدر تیز ہوتی ہے کہ پانچ سو گز سے بھی یہ مخصوص بو سونگھ لیتے ہیں "...... چارلس نے کہا۔

" کتنے کتے ہیں ان کے پاس "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ہر کالونی میں ایک کتا لے جایا جا رہا ہے "...... چارلس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اس کا بندوبست میں کر لوں گا تم اصل بات بتاؤ "...... عمران نے کہا۔

" مسٹر مائیکل ۔ پریذیڈنٹ ہاؤس سے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق صدر صاحب نے ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رونالڈ کو ریذیڈنٹ ہاؤس میں کال کیا اور پھر اسے یہ فارمولا دے دیا "۔ چارلس نے کہا۔

" مگر یہ ریڈ لیبارٹری ہے کہاں "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میں نے وزارت سائنس سے معلومات حاصل کی ہیں ۔ ان کے مطابق یہ لیبارٹری تل ابیب کے مشرقی علاقے میں زیر زمین واقع ہے اس کے اوپر ہاسوپ نام کی ٹوائے فیکٹری ہے "...... چارلس نے کہا۔

" ڈاکٹر رونالڈ کے بارے میں کوئی تفصیل ۔ اس کا فون نمبر "۔ عمران نے پوچھا۔

" ڈاکٹر رونالڈ کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ دو روز کی چھٹی پر اپنے آبائی گھر جو لٹل پرٹ میں واقع ہے وہاں گیا ہوا ہے کیونکہ اس کی بہن ایکریمیا سے آئی ہے اور وہاں والڈ ہاؤس ان کا آبائی مکان ہے "...... چارلس نے کہا۔

" کیا ڈاکٹر رونالڈ پریذیڈنٹ ہاؤس سے براہ راست وہاں گیا ہے یا پہلے ریڈ لیبارٹری گیا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" یہ تو معلوم نہیں ہو سکا "...... چارلس نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ شکریہ ۔ تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا "۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تمہارے پاس فرنامس خوشبو ہے "...... عمران نے صالحہ کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا ۔ میں نے تو یہاں خوشبو استعمال ہی نہیں کی۔ کیا آپ نے میرے پرس کی تلاشی لی تھی"۔ صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

" میں اگر خواتین کے پرس کی تلاشی لینے کا عادی ہوتا تو اب تک جولیا کے پرس میں موجود اپنی تصویر اڑا چکا ہوتا ۔ تم نے ایک بار پرس میرے سامنے کھولا تھا تو مجھے اس میں فرنامس کی بڑی شیشی نظر آ گئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرے پرس میں تمہاری تصویر کیوں ہو گی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو میں نے آج تک پرس میں نہیں جھانکا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میری تصویر پرس میں نہیں تمہارے دل میں ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

" عمران صاحب ۔ آپ فرنامس خوشبو کا کیوں پوچھ رہے تھے ۔ یہ تو میں شوقیہ ساتھ رکھتی ہوں اور کسی خاص فنکشن میں ہی استعمال کرتی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

" راسکی نسل کے کتوں کو ڈاج دینے کے لئے فرنامس خوشبو ہی استعمال ہو سکتی ہے ۔ یہ اس قدر تیز اور مخصوص خوشبو ہے کہ اس کی موجودگی میں کتے اور کوئی بھی بو نہیں سونگھ سکتے ۔ تم ایسا کرو

۔ میرے ساتھ سب ساتھیوں پر یہ خوشبو سپرے کر دو ورنہ کسی بھی لمحے راسکی کتے اس کوٹھی کو ٹریس کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا ۔ صالحہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ ئی جہاں اس کا پرس موجود تھا جبکہ عمران نے رسیور اٹھایا اور نکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز نائی دی۔

" لٹل پرٹ کا یہاں سے رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ اسی لمحے صالحہ اندر داخل دئی تو اس کے لباس سے تیز خوشبو آ رہی تھی ۔ اس نے جولیا اور مران پر بھی خوشبو کا سپرے کیا اور پھر کمرے سے باہر چلی گئی۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز نائی دی۔

" والڈ ہاؤس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ والڈ ہاؤس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یہاں ڈاکٹر رونالڈ ہوں گے ان سے بات کرائیں ۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے

لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا ۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" یس سر ۔ ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں جناب "...... تھوڑی دیر بعد ایک بھاری آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں "...... عمران نے کہا۔

" یس سر "...... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

" ہیلو "...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے پریذیڈنٹ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں "...... ڈاکٹر رونالڈ نے پہلے سے زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر رونالڈ ۔ وہ فارمولا محفوظ ہے "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ میں نے احتیاطاً اسے لاکر میں رکھ دیا ہے سر "۔ ڈاکٹر رونالڈ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" لاکر میں ۔ مگر کیوں "...... عمران نے کہا۔

" سر ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ کی کال آئی تھی ۔ وہ پہلے تو مجھ پر ناراض ہوئے کہ میں فارمولا لے کر یہاں لٹل پرٹ میں کیوں آیا ہوں لیکن جب میں نے انہیں بتایا کہ آپ کی اجازت اور حکم سے ایسا ہوا ہے تو انہوں نے مجھے مزید محتاط رہنے کے

لئے کہا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ وہ اپنا ایک گروپ میری حفاظت کے لئے بھیج رہے ہیں ۔ انہوں نے مجھے یہ بھی کہا کہ سوائے صدر صاحب کے اور میں کسی کو نہ بتاؤں کہ فارمولا کہاں ہے جس پر میں پریشان ہو گیا ۔یہاں سٹی بینک موجود ہے ۔ میں نے مزید حفاظت کے لئے فارمولا اس کے لاکر میں رکھوا دیا ہے "...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا۔

" آپ نے بہت اچھا کیا ۔ اور سنیں ۔ چاہے کوئی بھی آپ سے یہ فارمولا طلب کرے آپ نے نہیں دینا "...... عمران نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ فارمولا اس لاکر سے اڑایا جا سکتا ہے "۔ جولیا جو لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے ساتھ بیٹھی ساری بات چیت سن رہی تھی نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ اور یہ اتفاق ہے کہ میں نے صدر اسرائیل کی آواز اور لہجے میں بات کی تو اس نے سب کچھ بتا دیا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے کس خیال کے تحت صدر کے لہجے میں بات کی تھی "...... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال تھا کہ میں اس سے ریڈ لیبارٹری کے بارے میں حفاظتی نقطہ نظر کے حوالے سے تمام تفصیلات معلوم کر لوں گا ۔

اس بات کا تو مجھے تصور بھی نہ تھا کہ اس قدر اہم فارمولا ڈاکٹر رونالڈ ساتھ لے گیا ہوگا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے کہا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل کو بلاؤ۔ ہم سب کی بجائے یہ دونوں وہاں جا کر آسانی سے فارمولا حاصل کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

کرنل گاستا اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گاستا نے کہا۔

"سمتھ بول رہا ہوں جناب۔ ابھی ابھی جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر سے ہمارے مخبر نے اطلاع دی ہے کہ کیپٹن روسلہ دس مسلح افراد کے ساتھ لٹل پرٹ سٹی گیا ہے"...... دوسری طرف سے سمتھ کی آواز سنائی دی۔

"کیوں۔ وہ وہاں کیا کرنے گیا ہے"...... کرنل گاستا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں نے بھی حیرت کی وجہ سے مزید معلومات حاصل کیں تو ایک اہم بات سامنے آئی ہے کہ کیپٹن روسلہ ہسپتال میں کرنل ڈیوڈ سے ملنے گیا اور پھر واپس آ کر اس نے اپنے آدمیوں کو بتایا

کہ ریڈ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر رونالڈ جسے صدر صاحب نے
پاکیشیائی فارمولا دیا ہے اور وہ صدر صاحب کے حکم پر فارمولے
سمیت اپنے آبائی شہر لٹل پرٹ چلا گیا ہے اور دو روز بعد اس کی واپسی
ہو گی اور کرنل ڈیوڈ نے فون پر اس سے بات کر کے یہ بات کنفرم
کر لی ہے اور اب کرنل ڈیوڈ کو یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی
اس بات کا سراغ لگا لیں گے اس لئے کیپٹن روسلہ دس مسلح افراد کو
ساتھ لے کر ڈاکٹر رونالڈ کی حفاظت اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے
کے لئے وہاں گیا ہے"...... سمتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس طرح تو کریڈٹ جی پی فائیو لے جائے گی
لیکن یہاں تل ابیب میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو کتوں سے ٹریس کئے
جانے کی کیا رپورٹ ہے"...... کرنل گاسٹا نے پوچھا۔

"سر ۔ تمام کالونیوں کو چیک کیا گیا ہے لیکن کہیں بھی پاکیشیائی
ایجنٹوں کی نشاندہی نہیں ہوئی"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیسے معلوم ہو گا کہ فارمولا ڈاکٹر
رونالڈ کے حوالے کیا گیا ہے اور وہ اسے لٹل پرٹ اپنے ساتھ لے گئے
ہیں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"جناب ۔ ہر طرف مخبر موجود ہیں ۔ جی پی فائیو سے بھی تو معلوم
ہو سکتا ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"ہونہہ ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن اب ہمیں کیا کرنا

چاہئے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"جناب ۔ میرا خیال ہے کہ ہم بھی لٹل پرٹ جا کر ڈاکٹر رونالڈ کی
نگرانی کریں تاکہ اگر واقعی پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچیں تو ہم ان کو
ہلاک کر سکیں ۔ صرف دو روز کا مسئلہ ہے ۔ اس کے بعد فارمولا ریڈ
لیبارٹری پہنچ جائے گا اور پھر وہاں کی نگرانی کی جائے گی"۔ سمتھ نے
کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں خود وہاں جاؤں گا ۔ تم ساتھ چلو گے اس لئے
اپنے آدمیوں کو تیار کرو اور پھر مجھے کال کر دینا"...... کرنل گاسٹا نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گاسٹا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"ستاگر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ستاگر کی
آواز سنائی دی تو کرنل گاسٹا بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارے کتے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کرنے میں کیوں ناکام
رہے ہیں ۔ مجھے ابھی سمتھ نے رپورٹ دی ہے"...... کرنل گاسٹا نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر ۔ میں نے باس سمتھ کو بھی رپورٹ دی تھی کہ گولڈن
سکائی کالونی میں جس آدمی کو کتا دے کر بھیجا گیا تھا اس نے بتایا ہے
کہ اس کالونی کی کوٹھی نمبر بیس کے سامنے کتا رکا اور اس کا انداز بتا
رہا تھا کہ وہ الجھ گیا ہے لیکن پھر وہ آگے بڑھ گیا"...... ستاگر نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے"...... کرنل گاسٹا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ کتا وہاں الجھتا ہے جہاں اسے اصل بو کے ساتھ کوئی اور تیز بو آ رہی ہو۔ چنانچہ میں نے اس رپورٹ کے بعد اس آدمی کو اکیلے وہاں بھیجا اور اس نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس کوٹھی سے فرنامس کی تیز خوشبو اس نے سونگھی ہے جس کا مطلب ہے کہ یہی کوٹھی ہمارا ٹارگٹ ہے۔ لیکن ان لوگوں نے اصل بو چھپانے کے لئے یا ویسے ہی فرنامس کی خوشبو استعمال کی اور اس تیز خوشبو کی وجہ سے اصل بو دب گئی جس کی وجہ سے کتا الجھ گیا"۔ سٹاگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ فوراً وہاں چیک کراؤ کہ اندر کون ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا ہی تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گاسٹا نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" سمتھ بول رہا ہوں سر۔ کاریں اور آدمی تیار ہیں"...... سمتھ نے کہا۔

" ابھی سٹاگر کی کال آئی ہے۔ اس نے گولڈن سکائی کالونی کی

ایک کوٹھی پر شک کا اظہار کیا ہے۔ پہلے اسے پوری طرح چیک کر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہیں گھیرنے میں کامیاب ہو جائیں"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... سمتھ نے کہا تو کرنل گاسٹا نے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ بے چینی سے سٹاگر کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ سٹاگر کی بات درست ہے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گاسٹا نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... کرنل گاسٹا نے تیز لہجے میں کہا۔

" سٹاگر بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے سٹاگر کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل گاسٹا نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

" سر۔ اس کوٹھی میں دو عورتیں اور دو مرد موجود تھے۔ میں نے وہاں کارل ٹی گیس فائر کر دی ہے اور وہ چاروں بے ہوش ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے اندر جا کر چیکنگ کی تو ان چاروں نے خصوصی طور پر فرنامس پرفیوم کا سپرے کیا ہوا تھا"...... سٹاگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے ان کے سامان کی تلاشی لی ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر۔ وہاں اسلحہ بھی ہے اور میک اپ کا سامان بھی اور

مختلف لباس بھی ۔ اس کے علاوہ اور کوئی خاص چیز نہیں ہے"۔ سٹاگر نے کہا۔

"لیکن یہ گروپ تو چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل تھا اور تم کہہ رہے ہو کہ ان کی تعداد چار ہے ۔ باقی دو مرد کہاں گئے"۔ کرنل گاسٹا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ وہ کہیں باہر گئے ہوں ۔ بہرحال وہ واپس یہیں آئیں گے"...... سٹاگر نے کہا۔

"تم ان چاروں کو سپیشل پوائنٹ پر بھجوا دو اور خود اپنے ایک آدمی سمیت وہیں ٹھہرو اور جیسے ہی ان کے دو ساتھی آئیں تم نے انہیں بھی بے ہوش کر دینا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"سر۔ کیوں نہ انہیں ہلاک کر دیا جائے"...... سٹاگر نے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم نے انہیں کارل ٹی گیس سے بے ہوش کیا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر۔ یہ انتہائی زود اثر گیس ہے"...... سٹاگر نے جواب دیا۔

"ایسی صورت میں ان کے ہوش میں آنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا اس لئے جب تک مکمل چیکنگ نہ ہو جائے اس وقت تک معاملات کو فائنل نہیں کیا جا سکتا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر"...... سٹاگر نے جواب دیا۔

"میں خود سپیشل پوائنٹ پر رہوں گا ۔ ان دونوں کے آنے پر تم

نے انہیں بھی بے ہوش کر کے وہاں پہنچا دینا ہے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گاسٹا نے رسیور رکھ دیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے ۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل گاسٹا بول رہا ہوں سمتھ ۔ تم اپنے آدمیوں کے ساتھ لٹل پرٹ چلے جاؤ ۔ میں ابھی یہاں مصروف ہوں ۔ وہاں تم نے خیال رکھنا ہے کہ جی پی فائیو کامیاب نہ ہو جائے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر"...... سمتھ نے کہا تو کرنل گاسٹا نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا تاکہ سپیشل پوائنٹ پہنچ سکے ۔

کار جیسے ہی گولڈن سکائی کالونی کے مین چوک سے ہو کر کالونی میں داخل ہوئی تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا صفدر یکلخت چونک پڑا اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔

"کیا ہوا"...... ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری کوٹھی کی نگرانی ہو رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"میں نے کوٹھی کے گارڈ روم کے روشندان پر سبز رنگ کی پٹیاں تیرتی ہوئی دیکھی ہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔ پہلے واپس چلتے ہیں۔ پھر زیادہ بہتر انداز میں چیکنگ ہو سکے گی"...... صفدر نے کہا اور کار سے نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے کیپٹن شکیل بھی نیچے اترا اور پھر وہ دونوں اس طرف کو واپس چل پڑے جدھر سے کار آئی تھی۔ دو سو گز چلنے کے بعد صفدر رک گیا اور مڑ کر اس کوٹھی کی طرف دیکھنے لگا جس میں ان کی رہائش تھی۔

"وہ دیکھو گارڈ روم کے روشندان کے شیشے پر"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو اور یہ نگرانی کوٹھی کے بالکل سامنے درخت سے کراس ٹون کے ذریعے کی جا رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں عقبی طرف سے اندر جانا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"عقبی طرف بھی یقیناً نگرانی ہو گی اور یہاں تو گارڈ روم کے روشندان کی وجہ سے چیک ہو گیا ہے لیکن شاید عقبی طرف یہ نگرانی چیک نہ ہو سکے اور ہم پر فائر کھول دیا جائے اس لئے پہلے اس نگرانی کرنے والے کو پکڑنا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں چکر کاٹ کر عقبی طرف سے جانا ہو گا۔ آؤ"...... صفدر نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے کار کی طرف بڑھنے لگے کار کی سائیڈ سے ہو کر وہ آگے بڑھ گئے۔ ان کے چلنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چہل قدمی کے لئے گھر سے نکلے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس درخت کے نیچے سے گزرے جس پر ان کے خیال کے مطابق نگرانی کرنے والا موجود تھا کہ یکلخت صفدر نے کوٹ کی جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی پسٹل سے نکلنے والا چھوٹا سا کیپسول گھنے درخت کے اندر فائر ہو گیا۔ اوپر سے کچھ آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک دبلا پتلا آدمی نیچے گرتا دکھائی دیا۔ دوسرے لمحے ہلکے سے دھماکے سے وہ ایک اونچی جھاڑی پر گرا

اور پھر پلٹ کر زمین پر آگرا۔

" اوپر چڑھ کر دیکھو۔ کراس ٹون مشین درخت پر نصب ہو گی "...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور درخت پر چڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ درخت کے اوپر پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس نیچے آیا تو اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹی سی مشین موجود تھی۔

" چلو۔ تم کوٹھی کے پھاٹک پر موجود کال بیل بجاؤ اور جب پھاٹک کھلے گا تو میں اس آدمی کو اٹھا کر لے آؤں گا"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے مشین وہیں جھاڑیوں کے قریب رکھی اور تیزی سے چلتا ہوا سڑک کراس کر کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا لیکن جب پھاٹک کے قریب پہنچ کر کیپٹن شکیل نے چھوٹے پھاٹک کو دبایا تو وہ اندر سے بند نہ تھا۔ کیپٹن شکیل اندر داخل ہو گیا اور صفدر ہونٹ بھینچے وہیں خاموش کھڑا رہا۔ اونچی جھاڑیوں کی وجہ سے اوٹ میں پڑا ہوا دبلا پتلا آدمی نظر نہ آ رہا تھا اس لئے وہ اطمینان سے کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل چھوٹے پھاٹک سے باہر آیا اور اس نے کوٹھی خالی ہونے کا اشارہ کیا تو صفدر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہاں کسی کو نہ پا کر اس نے جھک کر اس آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور مشین اٹھا کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا سڑک کراس کر کے کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا۔

" تم کار لے آؤ میں اسے باندھتا ہوں"...... صفدر نے کہا تو

کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا جبکہ صفدر اس آدمی کو اٹھائے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور اس نے اسے صوفے کی کرسی پر ڈال دیا اور مشین کو ایک طرف رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کوٹھی کے دوسرے کمروں میں گھومنے لگا اور جب پوری کوٹھی کا چکر کاٹ کر اور سٹور سے رسی کا بنڈل لے کر وہ واپس اس کمرے میں پہنچا تو کیپٹن شکیل بھی واپس آ چکا تھا۔

" صفدر۔ دوسری کار گیراج میں موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران صاحب ساتھیوں سمیت خود نہیں گئے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میں نے چیک کر لیا ہے۔ انہیں بے ہوش کر کے یہاں سے لے جایا گیا ہے۔ یہ آدمی شاید ہماری واپسی کا منتظر تھا۔ اب یہ خود بتائے گا کہ عمران صاحب کو کہاں لے جایا گیا ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر کیپٹن شکیل کے ساتھ مل کر اس نے اس آدمی کو کرسی پر رسی کے ساتھ باندھ دیا۔

" پانی لے آؤ تاکہ اس کے حلق میں ڈال کر اسے ہوش میں لایا جا سکے "...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا سائیڈ پر موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جگ تھا۔ صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کے جبڑے بھینچے اور کیپٹن شکیل نے جگ سے پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا۔ جب دو تین گھونٹ پانی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو صفدر

نے ہاتھ ہٹا لئے اور کیپٹن شکیل بھی پیچھے ہٹ گیا۔

" تم عقبی طرف اور سامنے کے رخ پر چیکنگ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا کوئی ساتھی یہاں موجود ہو"...... صفدر نے کہا۔

" پوچھ گچھ میں زیادہ دیر مت لگانا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اور ساتھیوں کی زندگیاں خطرے میں ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف ایک جگہ پر ہی کسمسا کر رہ گیا۔ صفدر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

" تم۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"...... اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم اس کوٹھی میں ہو جس کی نگرانی کر رہے تھے۔ تمہارا نام کیا ہے"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ تم نے مجھے چیک کیسے کیا۔ میں تو گھنے درخت پر چھپا ہوا تھا"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گارڈ روم کے روشندان پر کراس ٹون کی مخصوص ریز نظر آ گئی تھیں لیکن چونکہ تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا اس لئے سزا کے طور پر تمہاری ایک آنکھ نکال دینی چاہئے"...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی

ے حرکت میں آیا اور کمرہ اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی کربناک
خ سے گونج اٹھا۔ اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا خنجر کی نوک سے نکل کر
اہر آ گرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس آدمی نے انتہائی کربناک انداز
ں دائیں بائیں سر مارنا شروع کر دیا اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت
ے مسخ ہو رہا تھا۔

" فوراً میرے سوالوں کے جواب دیتے جاؤ ورنہ دوسری آنکھ کے
اتھ ساتھ ناک، کان اور انگلیاں بھی کٹ جائیں گی۔ جواب دینے
صورت میں ہم صرف تمہیں بے ہوش کر کے چلے جائیں گے۔
لو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" رابرٹ۔ میرا نام رابرٹ ہے۔ پلیز مجھے آزاد کر دو۔ میں
ہارے ہر سوال کا جواب دوں گا"...... رابرٹ نے تکلیف کی شدت
ے تڑپتے ہوئے کہا۔

" تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے۔ جی پی فائیو یا بلیک فائٹرز
ے"...... صفدر نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

" بلیک فائٹرز سے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہمارے ساتھی کہاں ہیں۔ درست جواب دینا ورنہ"۔ صفدر
ے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" سپیشل پوائنٹ پر۔ تھامس روڈ کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک
ں۔ وہ سپیشل پوائنٹ ہے بلیک فائٹرز کا"...... رابرٹ نے جواب
اور پھر صفدر نے اس نے تمام تفصیل معلوم کرلی کہ کس طرح

راسکی نسل کا کتا اس کوٹھی کے سامنے الجھ کر رہ گیا تھا جس پر یہاں
چیکنگ کی گئی تو یہاں دو مرد اور دو عورتیں موجود تھیں ۔ کرنل گاسٹا
کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے ان چاروں کو بے ہوش کر کے سپیشل
پوائنٹ پر بھجوانے اور یہاں نگرانی کو جاری رکھنے کا حکم دیا اور اس
سلسلے میں وہ یہاں موجود تھا۔

" تم کتنی بار اس سپیشل پوائنٹ پر گئے ہو"...... صفدر نے
پوچھا۔

" چار پانچ مرتبہ "...... رابرٹ نے جواب دیا اور پھر صفدر کے
پوچھنے پر اس نے سپیشل پوائنٹ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

" تمہارا بلیک فائٹرز میں کیا عہدہ ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

" میں سٹاگر کے گروپ میں کام کرتا ہوں اور کراس ٹون مشین
کا ماہر ہوں"...... رابرٹ نے جواب دیا اور اس کے جواب سے صفد
سمجھ گیا کہ یہ فیلڈ کا تربیت یافتہ آدمی نہیں ہے ۔ صرف کراس ٹو
مشین کو آپریٹ کرتا ہے اس لئے ایک آنکھ نکلنے پر ہی وہ تیر کی طر
سیدھا ہو گیا تھا۔ تربیت یافتہ افراد اس قدر جلدی سرنڈر نہیں ہ
کرتے ۔ صفدر کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور پلک
جھپکنے میں خنجر رابرٹ کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔ رابرٹ کا منہ
مارنے کے لئے کھلا ضرور لیکن اس کے حلق سے چیخ نہ نکل سکی ا
اس کی آنکھ بے نور ہوتی چلی گئی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں کے
امنے دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جسم میں دوڑنے والی درد کی تیز
ون نے اسے ذہنی طور پر بیدار کر دیا۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے
ے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے
ے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ
ا کا جسم کرسی میں موجود راڈز سے جکڑا ہوا تھا اور یہ راڈز گردن
ے لے کر پیروں تک چلے گئے تھے ۔ وہ صرف اپنا سر ہلا سکتا تھا۔ اس
ے ایک ہی نظر میں دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں
جود ہیں ۔ سامنے کرسی پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بیٹھا
ا تھا اور اس کے پیچھے مشین گن سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے ۔
ئی ساتھیوں کے جسم بھی اسی طرح راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اور
سب ہوش میں آنے کے پراسس سے گزر رہے تھے ۔ سب سے آخر

صالحہ تھی جس کے بازو میں ایک آدمی انجکشن لگا رہا تھا۔

" تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ کیا نام ہے تمہارا"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے۔ لیکن ہمیں یہاں کون لایا ہے اور ہمیں اس طرح کیوں جکڑا گیا ہے۔ ہمارا قصور کیا ہے اور تم کون ہو اور پاکیشیا کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام کرنل گاسٹا ہے اور میں بلیک فائٹرز کا چیف ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم سب پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہارا میک اپ کسی طرح بھی واش نہیں ہوا لیکن اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... کرنل گاسٹا نے سرد لہجے میں کہا۔

" میک اپ۔ بلیک فائٹرز۔ کیا مطلب۔ ہم تو ایکریمین ہیں۔ ہمارے پاس کاغذات موجود ہیں۔ ہم تو یہاں سیاحت کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" میرے دل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بے حد قدر ہے اس لئے اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہو تو بتا دو۔ میں تمہیں زندہ یہاں سے واپس بھجوا دوں گا کیونکہ ہم نے فارمولا تو تم سے حاصل کر ہی لیا ہے۔ اب تمہاری موت سے ہمیں براہ راست کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" اس کا جواب تو پاکیشیا والے ہی دے سکتے ہیں۔ میں کیا کہہ

ا ہوں۔ ویسے میرا نام مائیکل ہے اور میں ایکریمین سیاح ں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سٹاگر"...... کرنل گاسٹا نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے لمبے قد کے ی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر"...... سٹاگر نے کہا۔

" رابرٹ سے معلوم کرو کہ ان کے باقی دو ساتھی واپس آئے ہیں نہیں"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" یس سر۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... سٹاگر نے کہا اور مڑ کر رے سے باہر چلا گیا۔

" مجھے تمہارے دو ساتھیوں کا انتظار ہے۔ وہ یہاں آ جائیں تو پھر م سب کو ہلاک کر دیا جائے گا"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" اس انتظار کی کوئی خاص وجہ ہو گی۔ ویسے ہم چاروں کے علاوہ ور تو ہمارا کوئی ساتھی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی عمران ہو۔ میں عمران سے ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران میری بات مان لے گا اور اس طرح تم سب ہلاک ہونے سے بچ جاؤ گے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

" تم نے عمران سے قرضہ لینا ہے یا اسے قرضہ دینا ہے"۔ عمران سے نہ رہا گیا تو فقرہ اس کے منہ سے نکل ہی گیا اور یہ فقرہ سنتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا کرنل گاسٹا بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تو تم ہو عمران ۔ تمہارا یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ تم عمران ہو ۔ ویری گڈ"....... کرنل گاسٹا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے ۔ کتنی بار بتانا پڑے گا"....... عمران نے کہا۔

" جو بھی ہو ۔ اب بہرحال تمہیں بتانا ہو گا کہ تمہارے میک اپ کیسے واش ہو سکتے ہیں"....... کرنل گاسٹا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کرنل گاسٹا کے اس فقرے سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کرنل گاسٹا نے انہیں کیوں زندہ رکھا ہوا ہے اور کیوں انہیں ہوش میں لایا گیا ہے کیونکہ وہ ان کے میک اپ واش کر کے ان کی لاشیں اسرائیل کے صدر کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے اسی لمحے دروازہ کھلا اور سٹاگر اندر داخل ہوا۔

" جناب ۔ رابرٹ نے بتایا ہے کہ ابھی تک کوئی واپس نہیں آیا"....... سٹاگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آجائیں گے ۔ اب ویسے بھی مجھے ان کی پرواہ نہیں رہی کیونکہ اصل آدمی مل گیا ہے"....... کرنل گاسٹا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" یس سر"....... سٹاگر نے کہا اور کرسی کی سائیڈ میں تن کر کھڑا ہو گیا۔

" سنو عمران ۔ اگر تم مجھے اپنا اور اپنے ساتھیوں کے میک اپ

واش کرنے کا طریقہ بتا دو تو میں کرنل گاسٹا تم سے حلفاً وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بغیر کسی تکلیف کے ہلاک کر دوں گا"....... کرنل گاسٹا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" واہ ۔ کمال ہے ۔ موت سے بڑی تکلیف اور کیا ہو سکتی ہے ۔ واہ کیا خوبصورت آفر ہے ۔ بہرحال ایک بات میں بھی تمہیں بتا دوں کرنل گاسٹا کہ تم جیسا احمق شاید اسرائیل میں دوبارہ پیدا نہ ہو ۔ تم بلاوجہ ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران بنانے پر تلے ہوئے ہو میں نے سفارت خانے سے ملاقات کا وقت بھی لیا ہوا ہے اگر میں وہاں نہ پہنچا تو لازماً وہ لوگ حرکت میں آجائیں گے اور تمہیں شاید معلوم نہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا اپنے شہریوں کی حفاظت کے سلسلے میں کس قدر حساس ہے ۔ ہمارے اغوا اور ہلاکت کے بعد اسرائیلی حکومت کی بنیادیں تک ہل جائیں گے اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم اصل آدمیوں کو ٹریس کرو"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر تمہیں مزید زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں"۔ کرنل گاسٹا نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" سر ۔ اگر آپ اجازت دیں تو ان کے میک اپ واش ہو سکتے ہیں"....... اچانک سٹاگر نے کہا تو کرنل گاسٹا بے اختیار اچھل پڑا۔

" وہ کیسے"....... کرنل گاسٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میک اپ کے فن میں بین الاقوامی شہرت یافتہ گریٹ لینڈ کے مشہور میک اپ مین ماسٹر اسرائیل آئے ہوئے ہیں۔ اگر انہیں معاوضہ مل جائے تو وہ لازماً ان کے میک اپ واش کر دیں گے"...... ستاگر نے کہا۔

"کیا وہ یہاں آجائے گا اور کتنا وقت لے گا۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ ان کا میک اپ واش ہونا چاہئے"...... کرنل گاسٹا نے کہا۔

"یس سر۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر وہ یہاں ہوں گے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ان کے آنے پر چند منٹوں میں ان کے میک اپ واش ہو جائیں گے"...... ستاگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بلاؤ اسے۔ یہ گو اب مکمل طور پر بے بس ہیں مگر پھر بھی یہ دونوں مسلح آدمی یہیں رہیں گے"...... کرنل گاسٹا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ستاگر نے کہا۔

"سنو۔ اگر یہ لوگ کوئی غلط حرکت کریں تو بغیر توقف کے گولی مار دینا"...... کرنل گاسٹا نے کمرے میں موجود دونوں مسلح آدمیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دونوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا تو کرنل گاسٹا ہونٹ بھینچے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور ستاگر بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آگیا اور پھر دونوں مسلح افراد پیچھے ہٹ کر دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے بے

اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ واقعی اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا اور اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کرنل گاسٹا کسی وقت بھی گولی چلا سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے انہیں بچ نکلنے کا موقع مل گیا تھا۔ اب اس نے اطمینان سے کرسیوں اور راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس کے سارے ساتھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ ان کی کرسیوں پر راڈز کے ڈبل سیٹ ہیں۔ ٹانگوں کے سامنے موجود راڈز کا بٹن کرسی کے عقب میں تھا جبکہ گردن اور پیٹ کے سامنے والے راڈز کا تعلق دروازے کے ساتھ لگے ہوئے بورڈ پر موجود بٹنوں سے تھا۔ کرسی کا نچلا حصہ بند تھا اس لئے اس کے پیر معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے اس لئے حقیقتاً اس سیٹ اپ نے اسے بے بس کر دیا تھا لیکن عمران کی فطرت مایوس ہونے والی نہیں تھی۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ ان راڈز سے کیسے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

"مسٹر مائیکل۔ اگر آپ ان دونوں افراد کو تھوڑی دیر کے لئے کمرے سے باہر بھجوا دیں تو میں راڈز سے آزاد ہو سکتی ہوں"۔ اچانک صالحہ نے فرنچ زبان میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں ان راڈز سے باہر نکل سکتی ہوں۔ لیکن جلدی نہیں اس لئے کہہ رہی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ باہر نہیں جائیں گے اس لئے کچھ اور سوچو"...... عمران نے

کہا تو صالحہ نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" سنو۔ کیا تم مجھے پانی پلا سکتے ہو "....... صالحہ نے اس بار سامنے کھڑے ہوئے دونوں آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم نے فرنچ زبان میں جو باتیں کی ہیں وہ ہم نے سن لی ہیں اور ہم فرنچ زبان جانتے ہیں"....... ان میں سے ایک نے بڑے تضحیک آمیز لہجے میں کہا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" اگر تم فرنچ جانتے ہو تو یہ بتاؤ کیا کوئی ان راڈز سے باہر آ سکتا ہے یا نہیں "....... عمران نے کہا۔

" کسی صورت بھی نہیں نکل سکتا۔ اسے غلط فہمی ہوئی ہے"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

" چلو یہ آزما لے اگر یہ باہر آجائے تو اسے واپس اندر ڈال کر پانی پلا دینا اور اگر نہ نکل سکے تو میری طرف سے اجازت ہے اسے گولی مار دینا"....... عمران نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے"....... دونوں نے کہا۔

" لو سیا۔ اب تمہاری قسمت کہ تم پانی پینے میں کامیاب ہوتی ہو یا نہیں "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن انہیں مجھے کچھ وقت دینا ہو گا"....... صالحہ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم تمہیں پندرہ منٹ کا وقت دیتے ہیں۔ کر لو کوشش"....... ان میں سے ایک نے کہا اور دونوں کا انداز بتا رہا تھا

۔ انہیں سو فیصد یقین ہے کہ صالحہ باہر نہ آسکے گی اور بظاہر نظر بھی ایسا ہی آتا تھا کیونکہ راڈز اس قدر ٹائٹ تھے کہ ٹانگیں کسی صورت اوپر نہ آسکتی تھیں۔

" ٹھیک ہے "....... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھانا شروع کر دیا۔ لیکن تھوڑی سی کوشش کے بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ٹھیک ہے۔ میں ہار گئی ہوں۔ تم چاہو تو مجھے گولی مار دو اور چاہو تو پانی پلا دو"....... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو دونوں مسلح افراد بے اختیار ہنس پڑے۔

" جاؤ یار اسے پانی پلا دو۔ بے چاری نے جان بچانے کی کوشش تو کی ہے"....... ایک نے دوسرے سے کہا تو دوسرا سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا جبکہ ایک مسلح آدمی ویسے ہی کھڑا تھا۔ کمرے میں خاموشی تھی۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا کیونکہ صالحہ نے جو کچھ کیا تھا وہ اس کی سمجھ میں نہ آیا تھا۔ ویسے اس نے خود دیکھ لیا تھا کہ اس کا ان راڈز سے نکلنا تقریباً ناممکن تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے فوری کچھ کرنا چاہئے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی ایک بوتل تھی۔ وہ صالحہ کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے قریب جا کر بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پانی اس کے منہ

لگا دیا لیکن صالحہ نے سر کو جھٹکا دیا تو پانی کی بوتل منہ سے ہٹ گئی اور پانی اس کی گردن پر گرا اور کاندھوں اور جسم پر بہتا چلا گیا۔ اس آدمی نے یکلخت بوتل سیدھی کی ہی تھی کہ دوسرے لمحے صالحہ نے ایک بار پھر سر کو جھٹکا دیا تو اس کا سر سیدھی ہوتی ہوئی بوتل سے ٹکرایا اور وہ آدمی بوتل کو گرنے سے بچانے کے لئے ایک قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ یکلخت صالحہ کے دونوں بازو سائیڈ سے آگے کی طرف آئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اس طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا جیسے چکنی مچھلی ہاتھ کی گرفت سے نکلتی ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ کیا"...... دونوں نے چیخ کر کہا اور آگے بڑھنے ہی لگے تھے کہ یکلخت صالحہ نے قلابازی لگائی اور اس کے ساتھ ہی بوتل والا آدمی اس کے دونوں پیروں کی بھرپور ضرب کھا کر پیچھے آنے والے آدمی سے ٹکرایا اور وہ دونوں نیچے گرے ہی تھے کہ صالحہ اچھل کر فرش پر کھڑی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے جھکی جبکہ وہ دونوں آدمی نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے لگے تھے اور ان میں سے ایک کی مشین گن جو اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے اس کے کاندھے سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی صالحہ نے جھپٹ لی اور اس کے ساتھ ہی صالحہ نے اچھل کر اٹھتے ہوئے اس آدمی کے سینے پر لات مار دی اور پھر اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے دونوں آدمی

چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے جبکہ صالحہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ دونوں آدمی ساکت ہو چکے تھے۔

"کمال کر دیا صالحہ۔ گڈ شو"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صالحہ مسکراتی ہوئی سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے وہاں موجود سرخ رنگ کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ بٹن آف ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے لیکن اسی لمحے دور سے انہیں فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو پارٹیوں کے درمیان باقاعدہ فائرنگ ہو رہی ہو۔

"کھولو۔ جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا تو صالحہ جو فائرنگ کی آوازیں سن کر رک گئی تھی تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے عمران کی کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی عمران کی ٹانگوں کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔ فائرنگ اب رک گئی تھی۔ عمران نے جھک کر دوسری مشین گن اٹھا لی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف راہداری تھی جبکہ دور سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ یہ کرنل گاسٹا کی آواز ہے۔ دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو

کھلا ہوا تھا۔ عمران اس دروازے کے قریب آ کر ایک لمحے کے لئے
رک گیا۔

" ادھر لے آؤ انہیں۔ ادھر "...... کرنل گاسٹا کی چیختی ہوئی آواز
سنائی دی۔ آواز اس کمرے کے دوسری طرف راہداری سے آ رہی تھی
جبکہ یہ کمرہ خالی تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور کمرہ کراس کر کے
دوسرے کھلے ہوئے دروازے پر پہنچ گیا۔ دوسری طرف بھی راہداری
نظر آ رہی تھی۔ عمران تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا کیونکہ راہداری میں
دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر چار
آدمی تیزی سے دروازے کے سامنے سے گزرے۔ ان میں سے دو نے
ایک ایک آدمی کو اٹھایا ہوا تھا۔ اٹھائے ہوئے دونوں آدمیوں کو
دیکھتے ہی عمران کا ذہن بھک سے اڑ گیا کیونکہ یہ صفدر اور کیپٹن
شکیل تھے اور دونوں زخمی تھے۔ انہیں اٹھا کر لے جانے والے آگے
بڑھ گئے تو عمران تیزی سے باہر نکلا اور اس کا رخ اس طرف تھا جدھر
صفدر اور کیپٹن شکیل کو لے جایا گیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک
بار پھر واپس دروازے کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ صفدر اور کیپٹن
شکیل کو اٹھا کر لے جانے والے مڑ کر ایک دروازے میں داخل ہو
رہے تھے اور ان کے مڑنے کی وجہ سے وہ ان کی نظروں میں آ سکتا تھا
جب راہداری میں آہٹ ختم ہو گئی تو عمران ایک بار پھر راہداری
میں آیا اور تیزی سے چلتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ان کی تلاشی لی ہے "...... کرنل گاسٹا کی تیز آواز سنائی دی۔

" باس۔ ایک آدمی کے کوٹ کی اندرونی جیب سے یہ فائل ملی
ہے "...... ایک دوسری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔
وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ فائل پاکیشیائی فارمولے کی ہے کیونکہ صفدر اور
کیپٹن شکیل کو اس نے نٹل پرٹ فارمولا حاصل کرنے کے لئے بھیجا
تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی
مشین گن نے گولیاں اگلنی شروع کر دیں۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کرنل
گاسٹا اور اس کی سائیڈ میں کھڑے ہوئے چاروں مسلح آدمی گولیاں کھا
کر چیختے ہوئے نیچے گرے۔ اسی لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے
قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

" کوٹھی کو چیک کرو اور جو نظر آئے اڑا دو "...... عمران نے اندر
سے چیختے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ آنے والے اس کے ساتھی
ہیں اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک طرف گری ہوئی
فائل اٹھا لی۔ عمران نے ایک نظر فائل کو دیکھا اور پھر اسے تہہ کر
کے جیب میں ڈال کر وہ فرش پر پڑے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل
کی طرف بڑھ گیا۔

اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں
کرنل ڈیوڈ، ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل اسوارڈ اور بلیک فائٹرز
کے میجر سمتھ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہرے لٹکے
ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد میٹنگ ہال کا دروازہ کھلا اور صدر اور ان
کے پیچھے وزیراعظم اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے
اور پھر تینوں نے ہی انہیں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھیں"...... صدر نے خشک لہجے میں کہا اور خود وہ اپنی
مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد وزیراعظم اور
دوسرے افراد بھی بیٹھ گئے۔

"کرنل گاسٹا ہلاک ہو گئے ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹ تل ابیب
سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ ہم سب کے لئے ڈوب
مرنے کا مقام ہے کہ باہر سے صرف چھ افراد تل ابیب میں داخل

ئے اور ہماری ایجنسیاں باوجود بھرپور وسائل کے ان پر ہاتھ نہیں
سکیں۔ اس کا تو مطلب ہے کہ تمام ایجنسیوں کو ختم کر دیا
ئے"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن تینوں سر
کائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی نے جواب نہ
یا۔

"میجر سمتھ۔ آپ بتائیں کہ کرنل گاسٹا کیسے ہلاک ہوئے۔
نصیلی رپورٹ دیں"...... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد
بجر سمتھ سے کہا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جائیں اور بیٹھ کر جواب دیں"...... صدر نے کہا۔

"شکریہ سر"...... میجر سمتھ نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سر۔ کرنل گاسٹا نے پاکیشیائی فارمولا ان ایجنٹوں سے حاصل
ر کے آپ کو پیش کر دیا تھا۔ چونکہ ان ایجنٹوں کا میک اپ کسی
ورت واش نہ ہو سکا تھا اور پہلے بھی اس سلسلے میں کرنل گاسٹا
شرمندہ ہو چکے تھے اس لئے وہ ان ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کی بجائے
فارمولا لے کر آپ کے پاس پہنچ گئے جبکہ یہ ایجنٹ بے ہوش بھی تھے
اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھی لیکن وہ ہمارے آدمیوں کو ہلاک
کر کے فرار ہو گئے۔ پھر اطلاع ملی کہ فارمولا ڈاکٹر رونالڈ لے کر لٹل
پرٹ چلے گئے ہیں تو کرنل گاسٹا نے مجھے وہاں حفاظت کے لئے بھیج
دیا اور خود انہوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ایک بار پھر ٹریس کر لیا
اور انہیں بے ہوش کر کے سپیشل سنٹر لے گئے۔ وہاں پر انہیں ڈبل

راڈز والی کرسیوں میں جکڑا گیا۔ ان کے دو ساتھی غائب تھے اس لئے ان کی رہائش گاہ کی نگرانی کی جا رہی تھی جبکہ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ ڈاکٹر رونالڈ کی رہائش گاہ کی نگرانی کرتا رہا تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی طرح فارمولے کے پیچھے وہاں پہنچیں تو انہیں ہلاک کیا جا سکے۔ پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ سپیشل پوائنٹ پر کرنل گاسٹا اور بلیک فائٹرز کے تمام آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو میں اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر واپس آ گیا اور ہم نے ایک بار پھر ان ایجنٹوں کی تلاش شروع کر دی لیکن ابھی تک وہ ٹریس نہیں ہو سکے جبکہ وہ لٹل پرٹ بھی نہیں پہنچے۔ وہاں سے ڈاکٹر رونالڈ فارمولا لے کر واپس ریڈ لیبارٹری چلے گئے تو ہمارے ساتھی واپس آ گئے۔ پھر آپ کی کال پر میں یہاں حاضر ہوا ہوں"...... میجر سمتھ نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل گاسٹا کو میں نے شروع میں ہی یہ بات بتا دی تھی کہ انہیں ایک لمحے کا بھی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دیا جائے"...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ دو بار انہوں نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا اور اطلاع ملتے ہی کوٹھیوں کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا لیکن پہلی کوٹھی خالی ملی جبکہ دوسری کوٹھی سے جلی ہوئی ہڈیاں دستیاب ہوئیں۔ لیکن وہ بھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی نہیں تھیں اس لئے پہلے ان کے میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ان کا میک اپ جدید ترین میک

اپ واشر سے بھی واش نہ ہو سکے"...... میجر سمتھ نے جواب دیا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ آپ کی ایجنسی ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ناکام رہی ہے۔ کیوں"...... صدر نے اس بار کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ اس بار ٹارگٹ براہ راست بلیک فائٹرز کو دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ہم نے مسلسل کوشش کی اور میں زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گیا۔ البتہ میں نے بھی جی پی فائیو کا دستہ لٹل پرٹ بھیجا تھا تاکہ کم از کم فارمولا تو محفوظ رہے اور فارمولا بچ گیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اس بار کامیاب واپس جانے کی بجائے ناکام واپس گئے ہیں اور یہ شاید پہلا موقع ہے کہ اس بار وہ کامیاب نہیں ہو سکے"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ بات واقعی ہمارے حق میں جاتی ہے کہ یہ پہلا موقع ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ناکام واپس گئے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ کیا یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ وہ واپس چلے گئے ہیں"...... خاموش بیٹھے ہوئے وزیراعظم نے کہا۔

"ہاں۔ علی عمران نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ کرنل گاسٹا اور اس کے آدمیوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو زخمی کر دیا ہے اور وہ ایک بار فارمولا حاصل کرنے کے باوجود دوبارہ اسے کھو چکا ہے اس لئے فوری طور پر وہ فارمولے کے پیچھے نہیں بھاگ سکتے اس لئے وہ اسرائیل سے واپس جا رہے ہیں اور اس نے دھمکی دی ہے کہ اگر

اس فارمولے پر کام کیا گیا تو وہ دوبارہ اسرائیل آئے گا"...... صدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ صرف دھمکی ہے ۔ جب وہ پہلے اسے حاصل نہیں کر سکے تو اب کیسے کریں گے"...... وزیراعظم نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ وہ واپس پاکیشیا جانے کی بجائے قبرص سے ہی واپس آجائیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ہر صورت میں چوکنا رہیں"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ آپ نے چیک کرایا ہے کہ فارمولا محفوظ ہے"۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" ہاں ۔ فارمولا ڈاکٹر رونالڈ کے پاس تھا اور ڈاکٹر رونالڈ فارمولا لے کر لٹل پرٹ چلے گیا۔ وہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ پہنچ ہی نہ سکے ۔ اس کے بعد ڈاکٹر رونالڈ فارمولے سمیت واپس لیبارٹری میں پہنچ گئے اور انہوں نے مجھے کال کر کے بتایا کہ فارمولا محفوظ ہے"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بلیک فائٹرز کے کرنل گاسٹا کی جگہ میجر سمتھ کو دے دی جائے تاکہ یہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرتے رہیں"۔ وزیراعظم نے کہا۔

" اوکے ۔ میجر سمتھ ۔ آپ کو کرنل گاسٹا کے عہدے پر ترقی دے کر بلیک فائٹرز کا سربراہ بنایا جاتا ہے ۔ آپ اب کرنل رینک پر ہوں گے ۔ احکامات پہنچ جائیں گے لیکن آپ نے اس وقت تک جب تک

فارمولے پر کام فائنل نہ ہو جائے انتہائی ہوشیار اور محتاط رہنا ہے"...... صدر نے کہا تو میجر سمتھ نے اٹھ کر باقاعدہ سیلوٹ کیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" کرنل ڈیوڈ ۔ آپ نے بھی ہوشیار اور محتاط رہنا ہے"...... صدر نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر"...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ میٹنگ برخاست کی جاتی ہے"...... صدر نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر کے ساتھ ساتھ وزیراعظم اور باقی سب افراد بھی چونک پڑے ۔

" کوئی ایمرجنسی کال ہے"...... صدر نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئے اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ریڈ لیبارٹری سے ڈاکٹر رونالڈ کی کال ہے جناب ۔ وہ ٹاپ ایمرجنسی میں آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" اوہ ۔ کراؤ بات"...... صدر نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ۔ جناب میں ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر رونالڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا ٹاپ ایمرجنسی ہے ۔ جلدی بتائیں ۔ کیا لیبارٹری پر حملہ ہو گیا ہے"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب ۔ لیبارٹری پر حملہ نہیں ہوا بلکہ جو فارمولا مجھے دیا گیا تھا وہ نقلی ہے ۔ میں پاکیشیائی فارمولے کی بات کر رہا ہوں سر"...... ڈاکٹر رونالڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جیسے میٹنگ ہال میں بم پھٹ پڑا۔

"نقلی ہے ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ پہلے آپ نے خود اس فارمولے کو یہاں پریذیڈنٹ ہاؤس میں چیک کیا تھا ۔ اب وہ کیسے نقلی ہو گیا"...... صدر نے اپنے منصب کی پرواہ کئے بغیر چیختے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ اس وقت وہ اصلی فارمولا تھا لیکن اب جب میں نے جا کر لیبارٹری میں اسے چیک کیا تاکہ اس پر کام شروع کیا جا سکے تو اس فارمولے کے آخری دو صفحات جن پر اصل فارمولا تھا وہ نقلی ہیں اور یہ ایک عام میزائل کے فارمولے کے بارے میں ہیں اور ان دو صفحات کے بغیر یہ فارمولا کسی کام کا نہیں"...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ڈاکٹر رونالڈ ۔ فارمولا آپ کے پاس تھا اور آپ اسے لے کر لٹل پرٹ گئے ۔ وہاں سے آپ فارمولے سمیت واپس لیبارٹری میں پہنچ گئے اور اس دوران پاکیشیائی ایجنٹ لٹل پرٹ پہنچے ہی نہیں تو فارمولا کیسے تبدیل ہو گیا"...... صدر نے اس بار

پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ میرا خیال ہے کہ اسے بینک لاکر میں تبدیل کیا گیا ہے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا تو صدر اور وہاں موجود سب افراد ایک بار پھر اچھل پڑے۔

"بینک لاکر ۔ کیا مطلب ۔ فارمولا کیا آپ نے بینک لاکر میں رکھ دیا تھا ۔ مگر کیوں"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ پہلے کرنل ڈیوڈ صاحب نے مجھے فون کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہوشیار رہنے کا کہا اور پھر آپ نے فون کیا اور آپ نے بھی اسی خدشے کا اظہار کیا تو میں نے مناسب سمجھا کہ فارمولا اپنے پاس رکھنے کی بجائے بینک لاکر میں رکھ دیا جائے تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ کسی طرح مجھ تک پہنچ بھی جائیں تو وہ فارمولے تک نہ پہنچ سکیں ۔ ویسے کوئی مجھ تک نہیں پہنچا اور میں نے واپسی پر جب لاکر چیک کیا تو فارمولا اس میں موجود تھا ۔ میں نے ابتدائی صفحات چیک کئے اور مطمئن ہو کر واپس لیبارٹری آ گیا اور میں نے آپ کو بھی اس کی اطلاع دے دی ۔ اب جب میں نے دوسرے سائنس دانوں سے ڈسکس کرنے اور اس پر کام کرنے کے لئے اسے تفصیل سے پڑھا تو معلوم ہوا کہ آخری دو صفحات تبدیل شدہ ہیں"۔ ڈاکٹر رونالڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ میں نے تو آپ کو لٹل پرٹ فون نہیں کیا ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ تو یہ چکر چلا ہے ۔ ویری بیڈ"۔ صدر

نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"کیا ہوا سر"...... وزیراعظم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ واقعی بدروحیں ہیں ۔ شیطان ہیں ۔ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ کبھی نہیں کر سکتے"...... صدر نے یکلخت ہذیانی انداز میں کہا۔

"جناب ۔ آپ اپنے آپ کو سنبھالیں ۔ اسرائیلوں کی ذہانت کو پوری دنیا تسلیم کرتی ہے"...... وزیراعظم نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"ہاں کرتی ہے ۔ ساری دنیا تسلیم کرتی ہے لیکن یہ شیطان ۔ یہ بدروحیں یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہر بار اسرائیل کو شکست دے جاتے ہیں ۔ میں ان کی بات کر رہا ہوں"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو لٹل پرٹ گئے ہی نہیں"...... وزیراعظم نے کہا۔

"یہی تو شاطرانہ چال کھیلی ہے انہوں نے اور اس چال سے ہم مار کھا گئے ۔ میں سارا کھیل سمجھ گیا ہوں ۔ اس عمران کو یہ مہارت حاصل ہے کہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل کر سکتا ہے ۔ اس کو کسی طرح معلوم ہو گیا کہ فارمولا رونالڈ کے پاس ہے اور ڈاکٹر رونالڈ لٹل پرٹ میں ہے ۔ اس نے میری آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے

ڈاکٹر رونالڈ کو فون کر کے خطرے کا اظہار کیا اور یقیناً اس نے میری آواز میں اسے مشورہ دیا ہو گا کہ فارمولے کی حفاظت اس انداز میں کی جا سکتی ہے کہ اسے بینک لاکر میں رکھ دیا جائے اور ڈاکٹر رونالڈ نے ظاہر ہے میرا حکم تو ماننا ہی تھا اس لئے اس نے ایسا ہی کیا اور جی پی فائیو اور بلیک فائٹرز ڈاکٹر رونالڈ کی حفاظت کرتی رہی جبکہ وہ بینک لاکر سے آسانی سے فارمولا لے اڑے ۔ یہ کام ان کے لئے مشکل نہیں تھا"...... صدر نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر ۔ فارمولا تو موجود تھا ۔ صرف اس کے آخری دو صفحات تبدیل کئے گئے ہیں ۔ ان ایجنٹوں کو اس کی کیا ضرورت تھی ۔ وہ مکمل فارمولا لے جاتے"...... وزیراعظم نے کہا تو صدر نے ایک بار پھر طویل سانس لیا۔

"یہی تو ان کی شاطرانہ ذہانت ہے جس کا مقابلہ ہم نہیں کر پا رہے ۔ اگر وہ فارمولا لے جاتے اور لاکر خالی ہو جاتا تو ڈاکٹر رونالڈ کو فوری علم ہو جاتا اور ہمیں بھی فوری اطلاع مل جاتی اور ہم تمام سرحدوں پر چیکنگ شروع کر دیتے لیکن فارمولا مل جانے کی وجہ سے ہم مطمئن رہے اور وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ اس عمران نے یقیناً مجھے فون بھی اسی لئے کیا ہو گا کہ ہم اس پر خوش رہیں کہ فارمولا محفوظ ہے اور یہ لوگ ناکام واپس جا رہے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"اوہ واقعی ۔ یہ شاطرانہ ذہانت کی انتہا ہے ۔ لیکن اب بھی ہماری

ایجنسی پاکیشیا سے یہ فارمولا حاصل کر سکتی ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

"اب وہ ہوشیار ہوں گے۔ اب یہ فارمولا حاصل کرنا ناممکن ہے اس لئے اس خیال کو ہی ترک کرنا پڑے گا۔ ٹھیک ہے میٹنگ برخاست کی جاتی ہے"...... صدر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت قبرص کی ایک رہائشی کالونی میں موجود تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے سینوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں کیونکہ وہ خاصے زخمی تھے۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ بروقت ہماری مرہم پٹی نہ کرتے اور وہاں سے نہ نکال لیتے تو اس بار ہمارا بچنا مشکل تھا"...... صفدر نے کہا۔

"تم پہلے بھی یہ بات کر چکے ہو۔ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جب وہ کسی کو بچانا چاہتا ہے تو خود ہی اسباب پیدا کر دیتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے کہ آدمی نہ بچ سکے تو پھر تمام اسباب بھی کام نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری زندگیاں مقصود تھیں اس لئے اس نے صالحہ کو ہمت دی اور صالحہ نہ صرف ان راڈز سے باہر آ گئی بلکہ اس نے وہاں موجود دونوں افراد کا خاتمہ بھی کر دیا جبکہ حقیقت

یہ ہے کہ میں بھی بے بس ہو کر رہ گیا تھا۔ پھر فائرنگ کی آوازیں سن کر مجھے احساس ہوا کہ باہر کوئی گڑبڑ ہے اس لئے میں وہاں بروقت پہنچ گیا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویسے صالحہ نے واقعی حیرت انگیز کام دکھایا ہے۔ میں تو ابھی تک نہیں سمجھ سکی کہ یہ سب کیسے ہوا۔ اسرائیل سے نکلنے اور صفدر اور کیپٹن شکیل کے شدید زخمی ہونے کی وجہ سے مجھے صالحہ سے بات کرنے کا وقت ہی نہیں ملا"...... جولیا نے کہا۔

" عمران صاحب کی بات درست ہے۔ ہر کام اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوتا ہے۔ میں نے محسوس کر لیا تھا کہ بازوؤں سے اوپر گردن تک کے راڈز پوری طرح بند نہیں ہیں اور وہ آسانی سے کھل سکتے ہیں۔ شاید ان میں کوئی فنی نقص تھا۔ اس طرح میں سمجھ گئی کہ اگر کسی طرح میرے دونوں بازو باہر آجائیں تو میں پیٹ اور ٹانگوں کے راڈز سے اپنے جسم کو اوپر اٹھا سکتی ہوں۔ لیکن بازو جس انداز میں پھنسے ہوئے تھے ان کا نکلنا ناممکن تھا۔ پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ اگر پانی بازوؤں پر ڈالا جائے تو یقیناً یہ نکل سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے پانی پینے کی خواہش کی اور پھر جیسے ہی پانی جسم پر پڑا جسم خود بخود سکڑا اور بازو باہر آگئے۔ اس کے بعد آپ جانتے ہیں کہ کیا ہوا اور مجھے خوشی ہے کہ اس طرح نہ صرف ہم سب موت سے بچ گئے بلکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کی زندگیاں بھی بچ گئیں"...... صالحہ نے جواب

دیتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" چارلس بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ میں نے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہونے والی خصوصی میٹنگ کی ٹیپ حاصل کر لی ہے۔ کیا آپ سننا پسند کریں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ارے۔ تم پسند کی بات کر رہے ہو۔ اسرائیل کے صدر کی آواز تو مجھے اپنے ملک کے معروف گلوکاروں سے بھی زیادہ پسند ہے اس لئے تو اسے ٹیپ کرنے کی میری طرف سے فرمائش ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا تو دوسری چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوکے۔ ٹیپ سنیں "...... چارلس نے کہا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسرائیلی صدر کی آواز سنائی دی اور پھر جو بات چیت وہاں ہوتی رہی عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے سنتے رہے۔ جب آخر میں ڈاکٹر رونالڈ کی کال آئی تو عمران چونک پڑا اور پھر جیسے جیسے ڈاکٹر رونالڈ نے تفصیل بتائی عمران کے چہرے پر مسکراہٹ ابھرتی چلی گئی اور پھر جب ٹیپ ختم ہوئی تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں نے بھی اطمینان کا طویل سانس لیا۔

" آپ نے ٹیپ سن لی "...... ٹیپ ختم ہوتے ہی چارلس کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ کیا شاندار گلوکاری کی ہے آپ کے صدر نے"...... عمران نے کہا تو چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

" میرا صدر نہیں اسرائیل کا صدر کہیں جناب ۔ میں تو قبرصی ہوں ۔ ویسے اس ٹیپ کو سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ میں کس قدر ذہین لوگوں کے ساتھ کام کرتا رہا ہوں ۔ آپ واقعی سپر جینئیس ہیں مسٹر مائیکل اور مجھے اس پر فخر ہے"...... چارلس نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو کیا تمہیں جو اتنا ڈھیر سا معاوضہ میں نے دینا ہے وہ اب نہیں لو گے"...... عمران نے چونک کر اور اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ سے معاوضہ لینا واقعی میری کم ظرفی ہے مسٹر مائیکل ۔ میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ آپ نے مجھے خدمت کا موقع دیا ہے"...... چارلس نے کہا۔

" ارے نہیں ۔ اس طرح تو تم بھوکے مر جاؤ گے ۔ ہمارے ہاں ایک مثال ہے کہ اگر گھوڑا گھاس سے دوستی لگائے گا تو پھر بھوکا مر جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ تم جیسا مخلص اور ذہین دوست بھوکا مر جائے اس لئے بے فکر رہو ۔ تمہیں ڈبل معاوضہ ملے گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چارلس کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" شکر ہے آپ نے گھوڑا کہا ہے گدھا نہیں کہا۔ بہرحال شکریہ"۔ چارلس نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہ تو میں نے اپنی بچت کی ہے کیونکہ پھر مجھے بھی گدھا بننا پڑتا کیونکہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ ہم جنسوں میں ہی دوستی ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا تو چارلس ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" ہماری پاکیشیا روانگی کے انتظامات کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

" کاغذات تیار ہو رہے ہیں ۔ شام تک مل جائیں گے"۔ چارلس نے کہا۔

" اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اسرائیل کا صدر سچ کہہ رہا تھا کہ تمہارا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا"...... جولیا نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" اسرائیل کے صدر بے چارے کو کیا معلوم کہ ایک صاحب ایسے ہیں جو مستقل مقابلے پر جمے ہوئے ہیں"...... عمران نے کن انکھیوں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہاری ذہانت کا واقعی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ بات طے ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسی ذہانت نے تو اب تک کنوارہ رکھا ہوا ہے ۔ ویسے ایک مشہور قول ہے کہ اگر روزی عقل کی بنیاد پر تقسیم کی جاتی تو سارے احمق بھوکے مر جاتے اور اس طرح اگر شادی ذہانت کی بنیاد پر ہوتی تو سارے بے وقوف کنوارے ہوتے تمہاری طرح"...... عمران نے

کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے فارمولا پاکیشیا بھجوا دیا ہے یا نہیں "...... اچانک صفدر نے کہا۔

" ہاں ۔یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے میں نے یہی کام کیا تھا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیئے ۔

" عمران صاحب ۔آپ نے فارمولا بدلا ہے ۔دوسرے فارمولے کے کاغذات آپ کو کہاں سے ملے اور آپ تو لٹل پرٹ گئے ہی نہیں پھر تبدیل شدہ فارمولا لاکر میں کیسے پہنچ گیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" ارے ہاں ۔ واقعی مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا اور تم تو مستقل ہمارے ساتھ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

" یہ کام چارلس نے سرانجام دیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ اس بار آپ نے تمام کام چارلس کے ذریعے کروایا ہے ۔ان صاحب کا حدود اربعہ کیا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" یہ فلسطینی ہے اور مذہباً عیسائی ہے ۔ لیکن اس کے بچپن کے حالات کچھ ایسے ہیں کہ یہ یہودیوں سے دلی نفرت کرتا ہے ۔اس نے قبرص اور اسرائیل میں انتہائی منظم مخبری کا نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے اور اس نیٹ ورک کو فلسطینی تنظیمیں استعمال کرتی ہیں ۔ چارلس کے بارے میں ٹپ مجھے ایک فلسطینی تنظیم کے لیڈر نے دی

تھی اور اس نے چارلس کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کرے اور تم نے دیکھا کہ چارلس نے واقعی ہر قدم پر ہم سے تعاون کیا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے

" عمران صاحب ۔آپ کرنل ڈیوڈ کو ہمیشہ زندہ چھوڑ دیتے ہیں جبکہ آپ نے کرنل گاسٹا کو ہلاک کر دیا ہے ۔اس کی کیا کوئی خاص وجہ ہے کیونکہ جو کچھ آپ کرنل ڈیوڈ کے بارے میں کہتے ہیں وہی کچھ کرنل گاسٹا کے بارے میں بھی تو کہا جا سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ جذباتی اور مشتعل مزاج آدمی ہے ۔ایسے آدمی کو آسانی سے ہینڈل کیا جا سکتا ہے اور اس کی جذباتیت سے فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے لیکن کرنل گاسٹا ڈیوڈ سے مختلف آدمی ہے اور اس نے تین بار ہمیں ٹریس کر کے گرفتار کر لیا تھا ۔وہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ ہم بچ گئے اس لئے ایسے آدمی کا خاتمہ ضروری تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویسے میرا خیال تھا کہ کرنل گاسٹا کی موت کے بعد بلیک فائٹرز کو ختم کر دیا جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا"...... صفدر نے کہا۔

" بلیک فائٹرز نے واقعی اس بار ہمارے خلاف کئی مرتبہ کامیابی حاصل کی ہے جو آج تک جی پی فائیو بھی حاصل نہیں کر سکی اور اسرائیل کے صدر اس بات کو سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے بلیک فائٹرز کو قائم رکھا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد